ترجمہ
دیوان بوعلی قلندر
مع مثنوی

اہتمام
محمد صدیق خان شبلی

ترجمہ

دیوان بو علی قلندر مع مثنوی

اہتمام

محمد صدیق خان شبلی

الفیصل ناشرانِ و تاجرانِ کتب

غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

Marfat.com

انتساب

حبیب لبیب ڈاکٹر صدیق جاوید

کے نام

انتہائی خلوص و محبت کے ساتھ

محمد صدیق خان شبلی

Marfat.com

پیش لفظ

فارسی مسلمانوں کے ساتھ برصغیر میں آئی اور تقریباً ایک ہزار سال تک ان کی اقبال مندی کا نشان بن کر یہاں زندہ رہی۔ برصغیر کے اہل قلم نے اس شیریں زبان میں ایسا وقیع ادبی سرمایہ یادگار چھوڑا ہے۔ جو مقدار و معیار میں ایران میں تخلیق ہونے والے فارسی ادب سے کسی طرح کم نہیں ہے مسلمانوں کے زوال کے ساتھ فارسی بھی زوال پذیر ہوئی اور آج صورت حال یہ ہے کہ ہم فارسی میں موجود اپنے اس شاندار ادبی ورثے سے کٹ کر رہ گئے ہیں۔ اس ورثے میں تاریخ، تصوف و اخلاق کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجے کی شاعری بھی شامل ہے جس سے لوگ آج بھی لطف لے سکتے ہیں مگر زبان کی مشکل درمیان میں حائل ہے حالانکہ اردو اور فارسی لسانی اعتبار سے ایک دوسرے سے بڑی قربت رکھتی ہیں اور اردو کے شعری مزاج کی تشکیل میں فارسی کے اثرات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے اردو جاننے والوں کے لئے فارسی شاعری کو سمجھنا زیادہ مشکل نہیں۔

اسی خیال سے بوعلی شاہ قلندر کی فارسی غزلیات اور ان کی ایک مثنوی کا متن اردو ترجمے کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ حضرت بوعلی شاہ پانی پتی بلند پایہ صوفی تھے اور ان کی غزل برصغیر میں فارسی غزل کی عارفانہ روایت کا ایک اعلیٰ نمونہ ہے۔ ان کی جس مثنوی کو اس مجموعے میں شامل کیا گیا ہے وہ بھی عارفانہ حلقوں میں بے حد مقبول رہی ہے حتیٰ کہ پنجابی میں اس کا منظوم ترجمہ بھی ملتا ہے اور علامہ اقبال کو بھی یہ مثنوی بہت پسند تھی ایک زمانے میں وہ اس کی پیروی میں خود ایک مثنوی لکھنا چاہتے تھے۔

میں اس کام کے سلسلے میں اپنے عزیز دوست ڈاکٹر صدیق جاوید صاحب کا شکر گزار ہوں جن کی محبت نے مجھ سے یہ کام مکمل کروایا۔ اس کتاب کے ناشر فیصل صاحب کی ہمت بھی قابل داد ہے جنہوں نے اس ترجمے کی اشاعت کا اہتمام کیا۔

محمد صدیق خان شبلی

Marfat.com

مقدمہ

شیخ بو علی قلندر احوال و آثار

شیخ بو علی قلندر کا شمار برصغیر کے اکابر صوفیا میں ہوتا ہے شیخ کا نام شرف الدین کنیت ابوعلی یا بوعلی اور لقب قلندر تھا۔ وہ مشرقی پنجاب کے مشہور شہر پانی پت میں پیدا ہوئے ڈاکٹر ساجد اللہ تفہیمی کی تحقیق کے مطابق ان کی تاریخ پیدائش 602 ہجری ہے۔ لیکن بعض کتابوں میں 605 بھی ملتی ہے۔ بوعلی امام حنیفہ کی اولاد میں سے تھے۔ شیخ کے والد کا نام فخر الدین اور لقب سالار تھا فخر الدین کرمان کے علاقے میں چھٹی صدی ہجری کے وسط مین پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے عہد کے مشہور صوفی شاہ محمد کرمانی کے ہاتھ پر بیعت کی اور ان کی راہنمائی میں سیر و سلوک کے مرحلے طے کیے۔ مرشد اپنے مرید سے اس قدر خوش ہوئے کہ انہوں نے اپنی بیٹی بی بی حافظہ جمال سالار فخر الدین کے عقد میں دے دی۔ ''نظام الدین'' شیخ فخر الدین کی پہلی اولاد تھی جو اس بیوی کے بطن سے پیدا ہوئی۔ بوعلی کی والدہ محترمہ ہونے کا شرف بھی اس خاتون کو حاصل ہے۔

نظام الدین اوائل جوانی ہی میں وطن کو خیر باد کہہ کر برصغیر آ گئے اور پانی پت کے شہر میں آ کر آباد ہو گئے۔ 600ء میں ان کے والد فخر الدین بھی بیٹے کے پاس پانی پت آ گئے اور وہ اپنی وفات تک اسی شہر میں رہے اور یہیں دفن ہوئے۔ بوعلی قلندر کی ولادت سالار فخر الدین کے پانی پت میں قیام کے دوران ہی ہوئی۔ بوعلی نے ابتدائی تعلیم پانی پت ہی میں حاصل کی۔ مولانا سراج الدین

Marfat.com

مکی کی خدمت میں قرآن حفظ کیا اس کے بعد دہلی آ گئے اور یہاں کے اساتذہ کی شاگردی اختیار کی۔ ان میں شیخ قطب الدین بختیار کاکی کے خلیفہ شیخ شہاب الدین' امام فخر الدین رازی کے شاگرد مولانا نجم الدین دمشقی اور مولانا رکن الدین سامانوی قابل ذکر ہیں۔ مسلمانوں کے دارالحکومت سیاسی مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ علمی مرکز بھی ہوا کرتے تھے۔ مغلوں کی یلغار کی وجہ سے ایران اور عرب ممالک کے بہت سے علماء گوشہ عافیت کی تلاش میں دہلی آ گئے تھے اور دہلی اس زمانے میں عالم اسلام کا ایک بہت بڑا علمی مرکز بن گیا تھا۔ بوعلی کی تعلیم اسی ماحول میں ہوئی تھی۔

فارغ التحصیل ہونے کے بعد شیخ کئی سال تک دہلی میں ایک منارے والی مسجد مین درس و تدریس اور افتاء (فتوے دینا) میں مصروف رہے۔ کہتے ہیں کہ بوعلی بارہ سال تک دہلی کی مسجد قوۃ الاسلام میں وعظ فرماتے رہے۔ شیخ کا تعلق ایک صوفی گھرانے سے تھا ان کے والد سالار فخر الدین شاہ محمد کرمانی کے مرید تھے اس لئے ذوق عرفانی شیخ کو ورثے مین ملا تھا چنانچہ وہ درس و تدریس کے ساتھ عبادت و ریاضت میں بھی مصروف رہتے تھے۔ شیخ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی' سید خضر رومی اور سید بحری قلندر جیسے مشائخ سے ارادت تو رکھتے تھے لیکن انہوں نے کسی سے بیعت نہیں کی وہ کسی کے باضابطہ مرید نہیں ہوئے اسی لئے انہیں اویسی بھی کہا گیا ہے۔ انہوں نے اپنے ایک رسالے میں حضرت علیؓ سے براہ راست کسب فیض کرنے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔

سیر وسیاحت:

سیر و سیاحت بھی ہمارے صوفیا کی ایک اہم خصوصیت رہی ہے۔ ان کا

Marfat.com

ایک بڑا مقصد تو اپنے عہد کے مشائخ کی صحبت سے فیض یاب ہونا تھا دوسرے سفر کے تجربات اور صعوبات سے اپنی تربیت کرنا تھا۔ چنانچہ شیخ بوعلی قلندر بھی درس و تدریس کو چھوڑ کر سیاحت کے لئے نکل پڑے لیکن یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے جہانگردی میں کتنے سال بسر کئے اور انہوں نے کس کس ملک کی سیاحت کی بعض تذکرہ نویسوں نے قونیہ میں مولانا جلال الدین رومی اور شیخ شمس تبریزی کے ساتھ ان کی ملاقات کے بارے میں لکھا ہے اگر یہ بات درست ہے اور ان کے غلط ہونے کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ نے کئی اسلامی ملکوں کا سفر کیا کیونکہ وہ ان ممالک سے گزر کر ہی قونیہ گئے ہوں گے۔

تبلیغ دین:

شیخ اپنی چند سالہ سیاحت سے واپس آئے تو اپنے وطن پانی پت ہی میں مقیم ہوگئے اور یہاں وہ تبلیغ دین میں مصروف رہے اور ان کی کوشش سے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ پانی پت کا راجپوت سردار امیر سنگھ اپنے قبیلے سمیت شیخ کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوا اور اس کا اسلامی نام امیر اللہ خان رکھا گیا۔ اس علاقے کے راجپوت' شیخ ہی کے زمانے میں مسلمان ہوئے۔

جذب و مستی:

کہتے ہیں کہ شیخ جب درس و تدریس کا دور گزار رہے تھے تو ان پر بعض اوقات جذب و مستی کا غلبہ ہو جاتا تھا جس کی وجہ سے ان کے کام میں خلل پڑتا تھا۔ اسی لئے وہ مسجد و مدرسہ چھوڑ کر سیر و سیاحت کی طرف نکل گئے اس سے ان کی اس کیفیت میں کچھ افاقہ ہوا۔ سیاحت سے واپسی پر بھی وہ ٹھیک رہے لیکن کچھ عرصہ بعد اس کیفیت میں شدت آ گئی اور انہوں نے اپنی تمام کتابوں کو دریا

Marfat.com

میں غرق کر دیا اور جنگل کی راہ لی۔ پانی پت چھوڑ کر نال کے ایک گاؤں بڈھا کھیڑا میں سکونت اختیار کر لی اور آخری وقت تک وہیں مقیم رہے جذب و مستی کی اس حالت میں ایک دفعہ ان کی مونچھیں شرعی حدود سے بہت بڑھ گئی تھیں کسی کو تراشنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ ان کے عہد کے ایک بزرگ مولانا ضیاء الدین سنامی کو شریعت کی پابندی کا بڑا خیال رہتا تھا۔ انہوں نے شیخ کی ریش مبارک پکڑ کر مونچھوں کو شرعی حدود کے مطابق تراش دیا مولانا کے جانے کے بعد شیخ بوعلی قلندر اپنی داڑھی کو بار بار پکڑ کر فرماتے یہ ریش کتنی مبارک ہے کہ شریعت محمدی کی راہ میں پکڑی گئی ہے۔ شیخ بوعلی قلندر اور مولانا روم کی زندگی میں مماثلت کے کتنے پہلو پائے جاتے ہیں شیخ نے بھی مولانا کی طرح علم دین حاصل کیا اور مسند درس و تدریس کو زینت بخشی۔ شیخ نے بھی مولانا کی طرح سفر اختیار کیے۔ شیخ بھی مولانا کی طرف جذب و مستی کی کیفیت سے دو چار ہوئے اور انہوں نے بھی کتب اور علمی کتابی کو خیر باد کہا۔

سلاطین سے روابط:

شیخ بوعلی سے سلاطین اور صوفیا دونوں ہی عقیدت رکھتے تھے۔ سلطان غیاث الدین بلبن' سلطان جلال الدین خلجی اور سلطان علاء الدین خلجی آ کر شیخ کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔ علاء الدین نے ایک بار شیخ کی خدمت میں نذر بھیجنا چاہی لیکن اسے یہ ڈر تھا کہ شاید شیخ اسے قبول نہ کریں۔ سلطان نے خواجہ نظام الدین اولیاء سے درخواست کی کہ وہ امیر خسرو کے ہاتھ یہ نذر بوعلی قلندر کے پاس بھیجنے کی اجازت دیں خواجہ نظام الدین نے امیر خسرو کی اجازت دے دی۔ وہ جب شیخ کے پاس پانی پت پہنچے تو شیخ نے انہیں محبت سے اپنے پاس بٹھایا اور

Marfat.com

کچھ سنانے کی فرمائش کی۔ امیر خسرو نے شیخ کو ایک غزل سنائی جس کا مطلع درج ذیل ہے:

اے کہ گوئی ہیچ سختی چون فراق یار نیست
گر امید وصل باشد آنچناں دشوار نیست

ترجمہ:

اے یہ کہنے والے شخص کہ کوئی مصیبت یار کے فراق جیسی نہیں ہے۔ اگر وصل کی امید ہو تو یہ اس قدر سخت بھی نہیں ہے۔

خسرو کی یہ غزل سن کر بوعلی قلندر خوش ہوئے۔ خسرو کو دعا دی اور اپنی ایک غزل پڑھی جس کا مطلع حسب ذیل ہے:

دیہیم خسروان بہ نعل استراست
خسرو کسے کہ حلقہ تجرید برسراست

ترجمہ:

بادشاہوں کا تاج (ہمارے نزدیک) خچر کے نعل کے برابر (وقعت رکھتا) ہے۔ اصل بادشاہ وہ ہے جس کے سر پر تجرید کا حلقہ ہے۔

صوفیاء سے روابط:

بوعلی قلندر کے زمانے میں سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ خواجہ شمس الدین ترک اپنے مرشد حضرت علاء الدین صابر کے حکم پر پانی پت میں سکونت پذیر ہو گئے تھے۔ دونوں بزرگوں کے درمیان اخلاص و محبت کے روابط ہمیشہ قائم رہے۔

پانی پت ہی کے ایک اور بزرگ شیخ جلال الدین محمود اپنی کمسنی کے زمانے میں حضرت بوعلی کے پاس آئے وہ آپ کے مرید ہونا چاہتے تھے لیکن

Marfat.com

آپ نے کہا ''اے فرزند عزیز تیری مشکل ایک دوسرے شخص کے ذریعے حل ہوگی'' چنانچہ جب خواجہ شمس الدین ترک پانی پت آئے تو بوعلی قلندر نے شیخ جلال الدین محمود کو بیعت ہونے کے لیے ان کی خدمت میں بھیجا۔ بعد میں یہی شیخ جلال الدین کبیر الاولیاء کے نام سے مشہور ہوئے۔

وفات:

شیخ بوعلی قلندر کی زندگی کے آخری ایام بڈھا کھیڑا میں گزرے یہ جگہ کرنال کے قرب و جوار میں واقع ہے۔ان کا انتقال بھی 724ھ (1324ء) میں اسی مقام پر ہوا اور وہ یہیں دفن ہوئے لیکن ان کے مرید ان کی نعش کو قبر سے نکال کر پانی پت لے گئے ان کو وہاں دفن کیا۔ اس طرح شیخ کے دو مدفن ہیں ایک کرنال میں اور دوسرا پانی پت میں اور دونوں کے دونوں زیارت گاہ خلائق ہیں۔

تصانیف:

اگرچہ شیخ کی زندگی کا ایک بڑا حصہ جذب و مستی کی حالت میں گزرا لیکن پھر بھی نثر و نظم میں کئی تصانیف یادگار چھوڑی ہیں اور ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(الف) مکتوبات:

شیخ نے اپنے مرید اختیار الدین کے نام جو مکتوبات لکھے وہ ایک مجموعے کی شکل میں موجود ہیں۔ یہ مکاتیب توحید، ترک دنیا، طلب آخرت اور محبت مولا کے موضوعات پر لکھے گئے ہیں ان کا اسلوب سادہ اور دل نشین ہے۔ یہ مکتوبات ابھی تک طبع نہیں ہوئے۔

مکتوبات کے علاوہ شیخ سے مندرجہ ذیل رسائل بھی منسوب ہیں لیکن ان

Marfat.com

میں سے کوئی رسالہ بھی دستیاب نہیں ہے:

1- رسالہ اسرار العاشقین
2- رسالہ سر العشق
3- رسالہ سلوک
4- رسالہ عشقیہ
5- رسالہ حکمنامہ
6- رسالہ حقائق کلمہ طیبہ

(ب) نظم:

1-دیوان: یہ قصائد، غزلیات اور رباعیات پر مشتمل ہے۔

2-مثنویات: شیخ کی تین مثنویاں ہیں۔ پہلی مثنوی 1227 اشعار، دوسری 257 اشعار اور تیسری 354 اشعار پر مشتمل ہیں۔ تیسری مثنوی گل و بلبل کے نام سے مشہور ہے اور علامہ اقبال شاید اسی مثنوی کی تقلید میں ایک مثنوی لکھنا چاہتے تھے۔ مثنوی گل و بلبل میں شیخ کی دوسری مثنویوں کی طرح تصوف و اخلاق کے مضامین کا بیان ملتا ہے۔ شیخ کی غزل اور مثنوی دونوں پر مولانا روم کے اثرات نظر آتے ہیں۔ ان کی غزل عام طور پر سات اشعار پر مشتمل ہوتی ہے۔ ان کے دیوان میں طویل غزلیں بہت کم ہیں۔ عارفانہ واردات کو مجاز کے پردے میں بڑی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ مشاہدہ حق کی گفتگو بادہ و ساغر کے حوالے سے بیان کی جائے تو غزل کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے شیخ کی بعض غزلیں جذب و مستی کی کیفیت کی آئینہ دار ہیں۔ شیخ کی شاعری سے ان کی قادر الکلامی کا اظہار ہوتا ہے۔ ان کی غزل عارفانہ حلقوں میں بڑی مقبول رہی ہے۔

ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی
اسلام آباد

Marfat.com

(1)

ہست درسینہ ما جلوہ جانانۂ ما
بت پرستیم دل ماست صنم خانۂ ما
اے خضر چشمہ حیوان کہ بران می نازی
بود یک قطرہ زدردتہ پیمانۂ ما
جنت و نار پس ماست بصد مرحلہ دور
می نشناید بہ کجا ہمت مردانۂ ما
جبداز جائے و فتد بر سر افلاک برین
بشنود عرش اگر نعرہ مستانۂ ما
ہمچو پروانہ بسوزیم و بسازیم بعشق
اگر آں شمع کند جلوہ بکاشانۂ ما
ما بنازیم بتو خانہ ترا بسپاریم
گر بیائی شب وصل تو درخانۂ ما
گفت اوخندہ زنان گریہ چو کردم بدرش
بو علی ہست مگر عاشق دیوانۂ ما

Marfat.com

(1)

ہمارے سینے میں ہمارے محبوب کا جلوہ موجود ہے۔ ہم بت پرست ہیں اور ہمارا دل ہمارا بت خانہ ہے۔

اے خضر آب حیات کے جس چشمے پر تو ناز کر رہا ہے وہ ہمارے جام کی تہ کی تلچھٹ کا ایک قطرہ ہے۔

جنت اور دوزخ ہم سے سینکڑوں مرحلے دور رہ گئے ہیں ہماری ہمت مردانہ اس شتابی سے کہاں جارہی ہے۔

اگر عرش ہمارے نعرہ مستانہ کو سن لے تو اپنی جگہ سے ہل جائے اور بلند آسمانوں پر گر پڑے۔

اگر وہ شمع ہمارے کاشانے میں جلوہ افروز ہو۔ ہم پروانے کی طرح عشق میں جل مریں اور عشق سے نباہ کریں۔

اگر شب وصل تو ہمارے گھر آئے ہم تجھ پر ناز کریں اور گھر تیرے حوالے کر دیں۔

جب میں نے اس کے دروازے پر گریہ و زاری کی تو اس نے کہا کہ شاید بو علی ہمارا دیوانہ عاشق ہے

Marfat.com

(2)

نقاب از روے چون افگند آن شمع محفلہا
بسوزد چون پر پروانہ ہم جانہا وہم دلہا
چہ می پرسی تو اے خود مجنون رہ ورسم طلب از ما
کہ ما طے کردہ ایم از عاشقی صد گونہ منزلہا
بجز عجز و نیاز آنجا نمے پرسند چیزے را
بفیض خاکساریہا تواں حل کرد مشکلہا
بدل شمع حرم داری چرا سوئے حرم پوئی
چویار اندر بغل داری چہ سودا از قطع منزلہا
شرف حسن ازل بینی بچشم جان و دل ہر دم
عیان در جلوت جانہا نہان در خلوت دلہا

Marfat.com

(2)

جب وہ محفلوں کی شمع جیسا محبوب اپنے چہرے سے نقاب الٹتا ہے تو کیا دل اور کیا جانیں پروانے کے پر کی طرح جلتے ہیں۔

اے مجنوں تو ہم سے رہ و رسم طلب کا کیا پوچھتا ہے کہ ہم نے تو عاشقی کی سوطرح کی منزلیں طے کی ہیں۔

وہاں عاجزی و نیاز مندی کے سوا کسی چیز کی کوئی اہمیت نہیں ہے خاکساری کے فیض ہی سے مشکلات کو حل کیا جاسکتا ہے۔

تیرے دل کے اندر جب حرم کی شمع موجود ہے تو پھر تو حرم کی طرف کیوں دوڑتا ہے۔ جب یار بغل میں ہے تو منزلیں طے کرنے کا کیا فائدہ۔

شرف تو جان و دل کی آنکھ سے ہر لحظہ حسن ازل کو دیکھ رہا ہے جانوں کی جلوت میں ظاہر اور دلوں کی خلوت میں پنہاں

Marfat.com

(3)

ساقیے ما از شراب کہنہ پر کن جام را
خاک پر سر کن چو بینی زاہدان خام را
عاشق بے ننگ و نام نعرہ خوش می زنم
من نخواہم ننگ راو من نجویم نام را
شاید آن شہباز روزے از ہوا آید بزیر
دانہ افشاندم بخاک و می کشایم دام را
زاہدا بر خیز و رو در حلقہ اہل ریا
لایق صحبت نہ رندان مے آشام را
مے نگنجد بو علی ہرگز خدا اندر خودی
تو ہمی خواہی بری در کعبہ باز اصنام را

Marfat.com

(3)

اے ہمارے ساقی پرانی شراب سے جام بھر۔ جب تو ناپختہ کار زاہدوں کو دیکھے تو ان کے سروں پر خاک ڈال۔

میں بے ننگ و نام عاشق ہوں ایک اچھا نعرہ لگاتا ہوں۔ میں عزت و آبرو نہیں چاہتا اور میں نام و نمود نہیں ڈھونڈتا۔

وہ شہباز شاید فضا سے نیچے آئے۔ میں زمین پر دانے بکھیر رہا ہوں اور جال پھیلا رہا ہوں۔

اے زاہد یہاں سے اٹھ تو ریاکاروں کے حلقے میں چلا جا۔ تو شراب پینے والے رندوں کی صحبت کے قابل نہیں۔

اے بوعلی خدا خودی کے اندر نہیں سماتا۔ (جہاں خودی وہ وہاں خدا نہیں سماتا)

تو بتوں کو دوبارہ کعبے میں لے جانا چاہتا ہے۔

Marfat.com

(4)

نیم شبے ناگہ من آن سلطان خوبان را
سر اندر پائے وے آرم فدا سازم دل و جانرا
فروزم آتشے دروں بسوزم قبلہ عالم
پس آنگہ قبلہ سازم من آن ابروئے جاناں را
بیا ساقی کہ روئے تو مرا شمع حرم باشد
بگروم گرد میخانہ ببوسم پائے مستان را
دل و جان کردہ ام نذر بتاں اکنون ہمی خواہم
کہ گریابم خریدارے فروشم دین و ایمان را
نترسم ز آتش دوزخ نہ پروائے جنان دارم
منم شوریدہ جاناں نخواہم حور و غلمان را
چہ گفتی این سخن کفر است اگر گوئی شوی کافر
بروائے واعظ نادان چہ دانی سر مستان را
شرف بر بند لب از گفتن اشعار رندانہ
شکایتہاست از اشعار تو گبرد مسلمان را

Marfat.com

(4)

اگر میں کسی رات اس شاہ خوباں کو اچانک دیکھ لوں۔ میں اپنا سر اس کے قدموں میں رکھ دوں اور دل و جان کو اس پر فدا کر دوں۔

میں دل میں ایک آگ روشن کروں اور دنیا کے قبلے کو جلا ڈالوں پھر اس محبوب کے ابروؤں کا قبلہ بناؤں گا۔

اے ساقی آ تیرا چہرہ میرے لئے شمع حرم ہے میں میخانے کے گرد چکر لگاؤں گا اور مستوں کے پاؤں چوموں گا۔

میں نے دل و جان بتوں پر قربان کر دیے ہیں اب میں چاہتا ہوں کوئی خریدار مل جائے تو دین و ایمان بیچ ڈالوں۔

نہ تو میں دوزخ کی آگ سے ڈرتا ہوں نہ مجھے جنت کی پروا ہے۔ میں اپنے محبوب کا دیوانہ ہوں حور و غلمان کی مجھے خواہش نہیں۔

تو نے کیا کہا۔ یہ تو کفر ہے اگر کہے گا تو کافر ہو جائے گا۔ اے ناداں واعظ تجھے مستوں کے راز کی کیا خبر ہے۔

اے شرف روزانہ شعر کہنے سے اپنے لبوں کو روک
تیرے شعروں سے مسلمانوں اور پارسیوں (کافروں) کو شکایتیں ہیں

Marfat.com

(5)

بنازم چشم آن عزلت نشین را
کہ دارد سرمہ عین الیقین را
زہے چابک سواران طریقت
بجنگ نہ فلک بستند زین را
ازان سرے کہ با محبوب دارم
خبر نبود کراماً کاتبین را
چو من در کوچہ جاناں نشستم
چہ خواہم کرد فردوس برین را
اگر یک شعلہ خیزد از دل ما
بسوزد شہپر روح الامین را
من زیک نعرہ مستانہ خویش
بجنبش آدرم عرش برین را
قلندر بو علی آزاد گشتم
ندانم رسم و راہ کفر و دین را

Marfat.com

(5)

مجھے اس گوشہ نشین کی آنکھ پر فخر ہے جو اپنے اندر عین الیقین کا سرمہ رکھتی ہے۔

کیا بات ہے طریقت کے پھرتیلے سواروں کی جنہوں نے نو آسمانوں سے جنگ کرنے کیلئے (اپنے گھوڑوں پر) زین ڈالی ہے۔

میرے اور محبوب کے درمیان جو راز ہے اس کی تو کراما کاتبین تک کو خبر نہیں۔

جب میں کوچہ محبوب میں بیٹھ گیا تو میں فردوس برین (لے کر) کیا کروں گا۔

اگر ہمارے دل سے ایک شعلہ اٹھے تو وہ روح الامین (جبریل) کے شہپر کو جلا دے۔

میں اپنے ایک نعرہ مستانہ سے عرش برین کو ہلا کر رکھ دوں۔

بوعلی قلندر میں (اب) آزاد ہو گیا ہوں۔

(اس لئے) میں دین اور کفر کے رہ و رسم کو نہیں جانتا

Marfat.com

(6)

ہم شرح کمال تو نگنجد بہ گمانہا
ہم وصف جمال تو نیاید بہ بیانہا
یک واقف اسرار تو نبود کہ بگوید
از ہیبت راز تو فرد بستہ زبانہا
ما مرحلہ در مرحلہ رفتن نتوانیم
در وادیٔ توصیف تو بگستہ عنانہا
حسن تو عجیب است جمال تو غریب است
حیران تو دلہا و پریشان تو جانہا
چیزے نبود جز تو کہ یک جلوہ نماید
گم در نظر ماست مکینہا و مکانہا
یک ذرہ ندیدیم کہ نبود زتو روشن
جستیم ز اسرار تو در دہر نشانہا
یک تیر نگاہت را ہمسر نتوان شد
صد تیر کہ برجستہ ز آغوش کمانہا
دارد شرف از عشق اے فتنہ دوران
در سینہ نہان آتش و در حلق فغانہا

Marfat.com

(6)

نہ تیرے کمال کی تشریح گمانوں میں سماتی ہے اور نہ تیرے جمال کا وصف بیانوں میں آتا ہے۔

تیرے رازوں کا ایک بھی واقف نہیں جو یہ راز کہہ ڈالے تیرے راز کی ہیبت سے زبانیں بند ہوگئی ہیں۔

ہم منزل بمنزل نہیں چل سکتے۔ تیری توصیف (تعریف بیان) کی وادی میں باگیں ٹوٹ گئی ہیں۔

تیرا حسن عجیب ہے اور تیرا جمال انوکھا ہے۔ دلوں کو تو نے حیران اور جانوں کو پریشان کر رکھا ہے۔

تیرے سوا کچھ نہیں جو جلوہ دکھائے ہماری نظروں میں مکان اور مکین دونوں گم ہیں۔

ہم نے تو ایک ذرہ بھی ایسا نہیں دیکھا جو تیرے نور سے منور نہ ہو۔ ہم نے تو دنیا میں تیرے رازوں کی نشانیاں تلاش کی ہیں۔

تیری نگاہ کے ایک تیر کا مقابلہ مشکل ہے۔ (یہاں تو) کمانوں کی آغوش سے سینکڑوں تیر نکلے ہیں۔

اے فتنہ دوران (محبوب) شرف عشق کی وجہ سے
سینے میں چھپی آگ اور حلق میں آہ و فغاں رکھتا ہے۔

Marfat.com

(7)

درپئے آزاد ماہرگز نباشد یار ما
یار ما آن کو کہ نبود درپئے آزار ما
در دل ما گر بود مسجود و ما مسجد رویم
بہتر از بیکاریٔ ما نیست ہرگز کار ما
ما حریم کعبہ مے دانیم کوئے یار را
واعظ نادان ندانی شمہ از اسرار ما
آنکہ نا مرد است نبود قیمتش در عاشقان
جان فروشی را رواجے ہست در بازار ما
تا زیادش رفتہ ایم از خود فراموشیم ما
کاش در یاد آورد ما را فرامش کار ما
کرد با ما یار ما عہد وفا و اتحاد
بعد ازین ہرگز نخواہد طالع بیدار ما
ماکہ مجروحیم از تیغ نگاہ او شرف
بوئے خون مے آید از گفتار و از کردار ما

Marfat.com

(7)

ہمارا دوست ہرگز ہمارے در پے آزار نہیں ہوسکتا ہمارا وہ یار کہاں ہے کہ ہمارے در پے آزار نہیں ہوتا۔

اگر ہمارا مسجود (معبود) ہمارے دل میں ہو اور ہم مسجد جائیں تو ہمارا یہ کام بیکاری (فضول کام) سے ہرگز بہتر نہیں ہے۔

ہم تو محبوب کے کوچے کو کعبے کا حرم سمجھتے ہیں۔ اے نادان واعظ! تجھے تو ہمارے رازوں سے ذرا بھی واقفیت نہیں ہے۔

جو مردانگی سے بے بہرہ ہے اس کی عاشقوں میں کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔ ہمارے بازار میں تو جان فروشی (فداکاری) کا رواج ہے۔

جب سے ہم اس کی یاد سے گئے ہیں (بھلا دیئے گئے ہیں) ہم نے اپنے آپ کو بھلا دیا اے کاش ہمیں بھلانے والا بھی ہمیں یاد کرے۔

ہمارے یار نے ہم سے وفا اور اتحاد کا وعدہ کیا اس کے بعد وہ ہماری جاگتی قسمت (خوش قسمت) کبھی نہیں چاہے گا۔

اے شرف ہم تو اس کی تیغ نگاہ کے زخمی ہیں۔
(اسی لئے) ہماری گفتار اور کردار سے خون کی بو آ رہی ہے

Marfat.com

(8)

جلوہ آن شوخ بے پروائے ما
مے رود از جسمہا جانہائے ما
گوش گردوں کرّ شود در لحظہ ای
بشنود گر ہے ہے و ہاہائے ما
اے خیال تو زپنہاں* در گذشت
مے نگنجد در دل دانائے ما
آید از ہر ذرہ دشت وجود
جلوہ اش در دیدہ بینائے ما
دوزخیم امروز از نار فراق
بین چہ خواہد بود در فردائے ما
ما چو مجنون در بیابان میرویم
ہست در محمل نہان لیلائے ما
ساقیِ ما میکند در ساعتے
از شراب شوق پر مینائے ما
مے نگردد کس زوحشت گرد ما
مے گریزد خلق از سودائے ما

Marfat.com

(8)

اس شوخ اور بے پروا محبوب کے جلوے کی کیا بات ہے۔ ہمارے جسموں سے ہماری جانیں نکل رہی ہیں۔

آسماں کے کان ایک لحظہ میں بہرے ہو جائیں۔اگر وہ ہماری ہائے ہائے کو سن لے۔

اے محبوب تیرا خیال باطن میں گزر گیا۔ وہ ہمارے دانا دل میں نہیں سماتا۔

دشت وجود کے ہر ذرہ سے اسی کا جلوہ ہماری دیکھنے والی آنکھ کو نظر آتا ہے۔

آج ہم جدائی کی آگ کی وجہ سے دوزخ بنے ہوئے ہیں۔ دیکھیں ہماری آنے والی کل میں ہمارا کیا ہوتا ہے۔

ہم تو مجنوں کی طرح بیاباں میں چلے جارہے ہماری لیلیٰ محمل کے اندر چھپی ہوئی ہے۔

ہمارا ساقی ایک گھڑی میں شراب شوق سے ہماری صراحی پر کر دیتا ہے۔

ہماری وحشت کی وجہ سے کوئی ہمارے قریب نہیں پھٹکتا لوگ ہماری دیوانگی کے باعث ہم سے دور بھاگتے ہیں۔

Marfat.com

جائے ما آنجا کہ نبود این جہان
در جہان ہرگز نباشد جائے ما
ہر کہ او ارنی بگوید بشنود
لن ترانی چہرہ زیبائے ما
از خیال چہرہ پر نور او
مے رودر تاریکی شبہائے ما
اے خوشا عشق مسیحائے کہ او
شد طبیب جملہ علتہائے ما
مے زنیم این نعرہ خوش میزنیم
شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
بر دل ما عشق نشتر مے زند
مے چکد خون از ہمہ رگہائے ما
شیشہ را بگداز دو ہم جام را
التہاب و گرمئے صہبائے ما
بو علی مائیم مولائے علی
بو علی باشد علی مولائے ما

Marfat.com

یہ دنیا چونکہ ہماری جگہ نہیں ہے (اس لئے) اس دنیا میں ہماری جگہ بالکل نہیں ہونی چاہئے۔

جو شخص ارنی (تو مجھے اپنا جلوہ دکھا) کہتا ہے۔ وہ ہمارے چہرہ زیبا سے لن ترانی (تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتا) سنتا ہے۔

اس کے پرنور چہرے کے خیال سے ہماری راتوں کی تاریکی چھٹ جاتی ہے۔

عشق مسیحا کے کیا کہنے جو ہماری تمام بیماریوں کا علاج ہے۔

ہم یہ نعرہ خوش لگاتے ہی رہتے ہیں۔اے ہمارے عشق خوش سودا تو خوش رہ۔

ہمارے دل پر عشق نشتر زنی کرتا ہے۔ ہماری تمام رگوں سے خون ٹپکتا ہے۔

ہماری شراب کی گرمی اور تندی شیشے اور جام دونوں کو پگھلا رہی ہے۔

اے بوعلی ہم علی کے غلام ہیں۔

اے بوعلی، علی ہمارا آقا ہے۔

Marfat.com

(9)

ذره ذره شد منور چون کشید از رخ نقاب
آن جمال بے حجاب آمد برون چون آفتاب
بر درو صد پرده اگر بر رخ او افگند
حسن بے پروائے او ہرگز نماند در حجاب
نازم این شرم وحیا را کان جمال دلفریب
عاشقان را در شب ہرگز نے آید بخواب
در جنان بینی رخ جانان بدین چشم حریص
این خیال خام اے زاہد بود نقشے بر آب
از خمار زہد و تقوی سر مرا باشد تہی
من کہ از خمخانہ وحدت ہمی نوشم شراب
غرق بحر عشق اویم گر کنم قصد نماز
گسترم سجادہ بر آب رواں ہمچوں حباب
جز خلوص و عجز آنجائے نپر سند اے شرف
زاہد از زہد ریائی سے نگردد کامیاب

Marfat.com

(9)

جب اس محبوب نے چہرے سے نقاب ہٹایا تو ایک ایک ذرہ منور ہو گیا وہ بے پردہ جمال آفتاب کی طرح طلوع ہوا۔

اگر کوئی سو پردے بھی اس کے چہرے پر ڈال دے وہ ان کو پھاڑ دے گا۔ اس کا حسن بے پروا ہرگز پردے میں نہیں آتا۔

مجھے اس شرم وحیا پر فخر ہے کہ وہ جمال دلفریب رات کے وقت کبھی عاشقوں کے خواب میں بھی نہیں آتا۔

اے زاہد تو محبوب کے چہرے کو جنت میں ان حریص آنکھوں سے دیکھے گا۔ یہ خیال خام ہے اور نقش بر آب ہے (ناممکن) ہے۔

میرا سر زہد وتقویٰ کے خمار سے خالی ہے۔ میں تو وحدت کے خم خانے سے شراب پیتا ہوں۔

میں تو اس کے عشق کے سمندر میں غرق ہوں اگر میں نماز کا قصد کرتا ہوں تو بہتے پانی پر بلبلے کی طرح مصلی بچھاتا ہے۔

اے شرف وہاں خلوص و عجز کے بغیر نہیں پوچھتے
زاہد جو ہے وہ اپنے ریاکارانہ زہد سے کامیاب نہیں ہو سکتا

Marfat.com

(10)

اے شرف خواہی اگر وصل حبیب
نالہ ے زن روز و شب چون عندلیب
من مریض عشقم واز جان نفور
دست بر نبض من آرد چون طبیب
رسم و راہ ما نداند ہر کہ او
در دیار عاشقی ماند غریب
شربت دیدار دلداران خوش است
گر نصیب مانباشد یا نصیب
ما ازو دوریم دور اے وائے ما
از رگ جان است او ما را قریب
بر سرم جنبیدہ تیغ محتسب
وردلم پوشیدہ اسرار عجیب
بو علی شاعر شدی ساحر شدی
این چہ انگیزی خیالات غریب

Marfat.com

(10)

اے شرف اگر تو اپنے محبوب کا وصل چاہتا ہے۔ تو بلبل کی طرح روز و شب نالے بلند کرتا رہ۔

میں عشق کا مریض ہوں اور اپنی جان سے بیزار (اس حالت میں) طبیب میری نبض پر کیونکر ہاتھ رکھے۔

جو شخص دیارِ عشق میں اجنبی ہو جائے۔ وہ ہمارے رسم و راہ کو نہیں جانتا۔

دلداروں کا شربت دیدار بہت اچھا ہوتا ہے۔ لیکن یہ دیدار ہماری قسمت میں نہیں ہمارے تو نصیب ہی ایسے ہیں۔

ہم اس سے دور اور بہت دور ہیں اور یہ افسوس کی بات ہے۔ (لیکن) وہ ہماری رگ جان سے بھی قریب ہے۔

میرے سر پر محتسب کی تلوار چلی۔ میرے دل میں عجیب و غریب راز پوشیدہ ہیں۔

اے بوعلی تو شاعر ہو گیا (بلکہ) جادوگر ہو گیا
تو یہ کیسی عجیب و غریب خیال انگیزیاں کر رہا ہے

Marfat.com

(11)

دادی چرا بقامت زیبائش روئے خوب
گردید نش گناہ بود اے غافر الذنوب
گر عیب من ہمیں کہ شدم مبتلائے عشق
خواہم فزون کند عیوبا علی العیوب
اہل ملامتم نہ شکیبم ز طاعنان
او رقت القلوب و ان شقت الجیوب
آن گوہرم ز بحر جمال قلندری
کس جوہری نبود مگر عالم الغیوب
برکش نقاب از رخ آتش جمال خویش
اے از رخ تو اوقدت النار فی القلوب
طال الفراق و احترقت لی ترائب
من کربۃ العشق یا کاشف الکروب
من زشمائل توچنان غرق حیرتم
کز جانب شمال ندانم ہمے جنوب
تخمے کہ کاشت بو علی اندر دلش زعشق
تو برشگاف و نخل کن اے فالق الحبوب

Marfat.com

(11)

اے گناہوں کے معاف کرنے والے اگر اس (محبوب) کا دیکھنا گناہ تھا تو تو نے اسے خوبصورت قد کے ساتھ حسین چہرہ کیوں دیا۔

اگر میرا عیب یہی ہے کہ میں عشق میں مبتلا ہو گیا ہوں میں چاہتا ہوں میرے عیوب پر اضافہ ہوتا چلا جائے۔

میں اہل ملامت ہوں اور مجھے طعنہ دینے والوں (کے طعنوں) سے صبر نہیں آتا خواہ دلوں پر رقت طاری ہو جائے اور دامنوں کی دھجیاں اڑ جائیں۔

میں جمال قلندری کے سمندر کا وہ موتی ہوں جس کا جوہری (پہنچانے والا) عالم غیوب (غیب دان خدا) کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔

اپنے آتش جمال سے نقاب اٹھا تو وہ ہے کہ تیرے چہرے سے دلوں میں آگ بھڑک اٹھتی ہے۔

فراق طویل ہو گیا اور اے کرب کے رفع کرنے والے اس کے کرب میں میرے سینے کی ہڈیاں جل گئیں۔

میں تیری خوبیوں سے اس طرح غرق حیرت ہوں کہ میرے لئے شمال و جنوب کا فرق اٹھ گیا ہے۔

اے بیجوں کو پھاڑنے والے۔

تو اس بیج کو پھاڑ اور اسے درخت بنا دے

Marfat.com

(12)

دیہیم خسروی برما نعل استراست
خسرد کیکہ خلعت تجرید دربراست
یسمرغ وار روئے نہفتم بقاف عشق
کز ہر دو کون دانہء روحم نہ درخوراست
وحدت ورائے کنگرہ کبریا کشد
کو عارفے کہ منظر او عرش اکبر است
گفتم بعلم و عقل بہ ملکے دگر شوم
ملکم ز علم و عقل چو دیدم برون تراست
مائیم کوئے عشق و خرابات بیخودی
دین رسم و سیرتیست کہ خاص قلندراست
بخشد خدای علم لدنی بہ عاشقاں
کین علم حسی و درسی مختصراست
درس شرف نبود از الواح ابجدی
لوح جمال دوست ورا در برابراست

Marfat.com

(12)

تاج شاہی ہمارے لئے خچروں کے لئے نعل (کے برابر) ہے۔ ہمارے نزدیک بادشاہ وہ ہے جس نے تجرید کا خلعت پہنا ہے۔

سیمرغ کی طرح میں نے عشق کے قاف میں اپنا منہ چھپالیا ہے۔ کیونکہ دو جہانوں سے میری روح کے قابل ایک دانہ بھی نہ ملا۔

وحدت (توحید) عرش کے کنگر سے بھی آگے لے جاتی ہے۔ وہ عارف کہاں ہے۔ جس کی نظر عرش اکبر پر ہے۔

میں نے کہا کہ میں تو علم و عقل کے ذریعے دوسرے ملک چلا جاؤں گا لیکن جب علم و عقل کے ذریعے دیکھا (تو معلوم ہوا) کہ یہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔

ہم عشق کا کوچہ اور بیخودی کے خرابات ہیں اور یہ رسم و سیرت قلندر کے ساتھ ہی مخصوص ہے۔

خدا عاشقوں کو علم لدنی بخشتا ہے۔ کیونکہ یہ حسی اور درسی علم بہت حقیر ہے۔ (علم لدنی: وحی قدرتی علم)

شرف کا سبق ابجدی تختیوں سے تعلق نہیں رکھتا۔
اس کے سامنے تو جمال دوستوں کی تختی ہے۔

Marfat.com

(13)

در دیدہ تاخیال جمالت مصور است
ملک دو عالم بعنایت مقرر است
روحانیان بہ پیش تو در سجدہ میروند
عیسی اگر سجود نیارد ذم خراست
تا نقش پیکرے تو بچشم شعاع زد
پیوستہ نور پاک فدائم برابر است
شوقت بسینہ شور اناالله می زند
این قول نزد مدعیان گرچہ منکر است
نورت بصورتے کہ بچشم نمودہ اند
نور الہی است کہ موعود محشر است
چندین ہزار نکتہ توحید خواندہ ایم
زان خط کہ در عبارت حسنت مسطراست
ذات خدا اگر نہ بصورت کند حلول
دیدم بروئے تو کہ زنورش مصور است
از لمعہ کہ روئے تو افگند چشم من
تا حشر از جمال الہی منور است

Marfat.com

(13)

جب تک آنکھوں میں تیرے جمال کے خیال کے تصویر ہے۔ دونوں جہانوں کی بادشاہی اس کی عنایت سے مجھے ملی ہوئی ہے۔

روحانی تیرے سامنے سر بسجود ہو جائے۔ عیسیٰ اگر سجدہ نہ کرے تو وہ دم خر ہے۔

جب سے تیرے پیکر کا نقش میری آنکھ میں شعاع بن کر اترا ہے۔ میرے خدا کا نور ہمیشہ میرے سامنے ہے۔

تیرے عشق نے میرے سینے میں انا اللہ کا شور بلند کیا ہوا ہے۔ یہ بات حریفوں کے نزدیک اگر چہ بری ہے۔

تیرا نور جس طرح میری آنکھ کو دکھایا گیا ہے۔ وہ تو نور الٰہی ہے۔ جس کو حشر کے دن دکھایا جائے گا۔

ہم نے توحید کے کئی ہزار نکتے اس خط سے پڑھے ہیں جو تیرے حسن کی عبارت میں تحریر ہیں۔

اگر خدا کی ذات صورت میں حلول نہیں کرتی (تو پھر یہ کیا ہے) میں نے تیرے چہرے کو دیکھا اس میں تو اس کے نور کی تصویر نظر آتی ہے۔

تیرے چہرے جو روشنی میری آنکھ کو ملی اس سے میری آنکھ حشر تک جمال الٰہی سے منور رہے گی۔

Marfat.com

در نفحۂ کہ زلف تو سرداد مغز من
تا حشر از شمایم قدسی معطر است
پر غیرتم زدیدہ کہ دید است روئے تو
یا برسرے کہ دیدہ من اندران سراست
چندان کہ آرزوئے تو در سینہ جائے کرد
ہر آرزو کہ داشتم اکنون مختصر است
آن کو خدائے بہ تصور برد نماز
مومن بظاہر است بہ تحقیق کافر است
چندین ہزار سر الہی عیان بدید
روحم بدان خیال کہ پوشیدہ درسراست
آزاد از ظواہر حکم شریعت است
خوش طالع کسیکہ بعالم قلندر است
با بوعلی نگوئے زاسرارمعرفت
کورا ہزار نقطہ توحید ازبر است

Marfat.com

جو خوشبو تری زلفوں سے میرے دماغ تک پہنچی اس سے وہ حشر تک مقدس خوشبوؤں سے معطر رہے گا۔

مجھے اس آنکھ سے بہت غیرت آرہی ہے۔ جس نے تجھے دیکھا یا اس سر سے غیرت آرہی ہے کہ میری آنکھ جس سر میں ہے۔

تیری آرزو نے سینے میں اس طرح گھر کر لیا ہے۔ کہ (اس سے پہلے) جو آرزو بھی عزیز تھی اب وہ حقیر ہے۔

جو شخص تصور میں خدا کی نماز پڑھتا ہے۔ وہ ظاہر میں تو مومن ہے لیکن حقیقت میں کافر ہے۔

اس خیال سے جو میرے سر میں پوشیدہ ہے۔ میری روح خدا کے ہزاروں راز آشکار دیکھ لے۔

حکم شریعت کی ظاہری باتوں سے آزاد ہے۔ جو شخص دنیا میں قلندر ہے وہ بہت خوش نصیب ہے۔

بوعلی سے معرفت کے اسرار مت کہو
کیونکہ اسے تو توحید کے ہزاروں نکتے ازبر ہیں

Marfat.com

(14)

جمال پیکرش سر الٰہی است
کہ برتر از سفیدی و سیاہی است
بہ عشقش دین و دل باز و میندیش
کہ اندر عشق اوامر و نواہی است
زہے شاہد کہ من شیدائے اویم
ز رویش پرتو از ماہ تا ماہی است
خدا در بت پرستی مے توان دید
کہ اندر بت ہمہ سر الٰہی است
بینگیز ہمین عشق الٰہی
مگر آواز مطرب از ملاہی است
ہمیں غافل کند از غیر معشوق
مگر نوشیدن مے از مناہی است
سوال از وی غنی کرد است مارا
گدای درش چون پادشاہی است
ز طوفان ہوا و حرص دنیا
جہاز عمر ما نذر تباہی است
ز جرم کشف اسرار تو در نظم
قلندر در مقام عذر خواہی است

Marfat.com

(14)

اس کے پیکر کا جمال رازِ الٰہی ہے کیونکہ وہ سفیدی و سیاہی سے بالاتر ہے۔
اس کے عشق میں دین و دل ہار دے اور کچھ اندیشہ نہ کر کیونکہ عشق کے اندر ہی اوامر و نواہی ہوتے ہیں۔ (جن کاموں کا حکم دیا جائے جن سے روکا جائے)
کیا بات ہے اس محبوب کی جس کا میں شیدا ہوں اس کے چہرے کا عکس (نور) چاند سے مچھلی تک (ہر جگہ موجود ہے) ہے۔
خدا کو بت پرستی میں دیکھا جا سکتا ہے۔ کیونکہ بت کے اندر خدا کے سارے راز (چھپے ہوئے) ہیں۔
یہ تو عشق الٰہی کو ابھارتی ہے۔ (اس لئے) یہ مت کہو کہ مطرب (گانے والا) کی آواز لہو ولعب میں شامل ہے۔
کیا شراب پینے کی ممانعت ہے۔ یہ تو معشوق کے علاوہ ہر چیز سے غافل کر دیتی ہے۔
اس سے سوال کر کے ہم تو (سب سے) بے نیاز ہو گئے اس کے در کی گدائی تو بادشاہی کی طرح ہے۔
دنیا کی ہوا و حرص کے طوفان کی وجہ سے ہماری زندگی کا جہاز تباہی میں (گھرا ہوا) ہے۔

(اپنی) شاعری میں تیرے راز فاش کرنے کے جرم پر
قلندر معذرت کرنے کے مقام پر کھڑا ہے۔

Marfat.com

(15)

تجلیہائے وحدت بیشمار است
نظر واجب بصنع کرد گار است
ببین زاہد جمال لم یزل را
کہ گرد او خط و خال و عذار است
تجلی در مقامات محبت
نگار اندر نگار اندر نگار است
شدم غرقاب حیرت کاندر این بحر
ز گوہر کدامین آبدار است
میان عاشقان سردار گشتی
ز حق گوئی سر تو گو بدار است
جمال کل کہ در کل آن جمال است
بروح قدسی من آشکار است
سرم دارد خیال جلوہ ہو
دلم روحانیان را راز دار است
ہمین است اے شرف بسم اللہ عشق
کہ دل چون مرغ بسمل بے قرار یار است
شرف کم گوئی اسرار الہی
درین دوران کہ چون اغیار یار است

Marfat.com

(15)

وحدت کی تجلیاں بے شمار ہیں۔ کردگار کی صنعت پر نظر ڈالنا واجب ہے۔

اے زاہد لازوال جمال (جمال الٰہی) کو دیکھ کہ اس کے گرد خط و خال اور رخسار ہیں۔

مقامات محبت میں جلوہ گویا محبوب در محبوب ہے۔

میں تو حیرت میں ڈوب گیا ہوں (مجھے پتہ نہیں چلتا) کہ اس سمندر کے موتیوں میں سے کون سا زیادہ چمکدار ہے۔

حق گوئی کی وجہ سے اگر تیرا سر دار تک پہنچ گیا ہے۔ (تو غم نہ کر) تو عاشقوں کے درمیان سردار بن گیا ہے۔

جمال کل اس کے کل جمال کے اندر ہے۔ میری پاکیزہ روح پر آشکار ہے۔

میرے سر میں جلوہ کا خیال سمایا ہے۔ میرا دل روحانیوں کا رازدار ہے۔

اے شرف عشق کی بسم اللہ یہی ہے کہ دل مرغ بسمل کی طرح بے قرار ہے۔

شرف اسرار الٰہی کم کہہ

اس عہد میں کہ دوست غیروں کی طرح ہے۔

Marfat.com

(16)

من کہ باشم از بہار جلوہ دلدار مست
چون منے ناید نظر در خانہ خمار مست
مے نیاید درولش انگار دنیا ہیچ گاہ
زاہدا ہرکس کہ باشد از ساغر سرشار مست
جلوہ مستانہ کردی دور ایام بہار
شد نسیم و بلبل و نہر و گل و گلزار مست
من کہ از جام الستم مست ہر شام کہ سحر
در نظر آید مرا ہردم در و دیوار مست
چون نہ اندر عشق او جاوید مستیہا کنم
شاہد مارا بود گفتار وہم رفتار مست
تا اگر راز شما گوید نہ کس پروا کند
زین سبب باشد شمارا محرم اسرار مست
غافل از دنیا و دین و جنت و نار است او
در جہان ہر کس کہ بباشد قلندر وار مست

Marfat.com

(16)

میں تو دلدار کے جلوے کی بہار سے مست ہوں میرے جیسا کوئی شخص میخانے میں مست نظر نہیں آئے گا۔

اے زاہد جو شخص ساغر سرشار سے مست ہو اس کے دل میں دنیا کا خیال کبھی نہیں آئے گا۔

تو نے بہار کے دنوں میں دور سے اپنا جلوہ مستانہ دکھایا (اس کا نتیجہ یہ ہوا) نسیم، بلبل، نہر، پھول اور باغ سبھی مست ہو گئے۔

میں تو جام الست سے مست ہوں ہر صبح و شام اور ہر لحظہ مجھے در و دیوار مست نظر آتے ہیں۔

اس کے عشق میں میں ہمیشہ مستیاں کیوں نہ کروں ہمارا محبوب جو ہے اس کی گفتار اور رفتار دونوں مست ہیں۔

آپ کو مست، محرم اسرار کی ضرورت ہے تا کہ اگر وہ کسی سے آپ کا راز کہے بھی تو کوئی اس کی پروانہ کرے۔

جو شخص دنیا میں قلندر کی طرح مست ہو

تو دنیا و دین اور جنت دوزخ سے غافل ہوتا ہے۔

Marfat.com

(17)

دلم از جلوه اش در اضطراب است
مرا اندر بغل صد آفتاب است
چو پیران بر سجاده منشیں
بکش ساغر کنون عہد شباب است
ہزاران فتنہ اندر دہر برپا ست
ہنوزش چشم می گون نیم خواب است
ببین آن شوخ مَی کش را کہ ہر دم
دلم از آتش عشقش کباب است
دل از دنیا و دین نومید گردان
کہ این دنیا و دین نقش بر آب است
تو بر حسن حقیقی جان فدا کن
کہ حسن دلبران موج سراب است
معلم درس توحیدت نگوید
کہ این اسرار بیرون از کتاب است

Marfat.com

(17)

میرا دل اس کے جلوے کی وجہ سے مضطرب ہے۔ میری بغل میں تو سو آفتاب ہیں۔

بوڑھوں کی طرح مصلے پر نہ بیٹھ۔ اب شراب پی کہ (تیری) جوانی کا زمانہ ہے۔

دہر میں ہزاروں فتنے برپا ہیں ابھی تو اس کی شرابی آنکھ آدھی سوئی ہوئی ہے۔

اس شوخ میخوار کو دیکھو کہ میرا دل ہر لحظہ اس کے عشق سے کباب ہو رہا ہے۔

دنیا و دین سے دل کو مایوس کر لے کیونکہ یہ دنیا و دین پانی پر نقش کی طرح (ناپائدار) ہیں۔

تو حسن حقیقی پر اپنی جان فدا کر کیونکہ دلبروں کا حسن تو موج سراب ہے یعنی فریب ہے۔

معلم تجھے توحید کا سبق نہیں دیتا۔ کیونکہ یہ راز (اس کی) کتاب سے باہر ہیں۔

اگر پردہ ہو تو ہمارے محبوب کا بے حجاب حسن اس کو بری طرح جلا ڈالے۔

Marfat.com

اگر باشد حجابے پاک سوزد
جمال شاہد ما بے حجاب است
در آئینہ بہ بین چشم خودت را
کہ این مستی نہ از جام شراب است
برواز درمیان تا او در آید
خدائی را خودی مثل نقاب است
شرف ہرگز مکن اسرار حق فاش
کہ نزد ما خطائے ناصواب است

Marfat.com

اپنی آنکھوں کو آئینے میں دیکھ یہ مستی تو جام شراب سے حاصل نہیں ہوتی۔

خدائی کے لئے خودی نقاب ہے درمیان سے اٹھ جا تا کہ وہ آ جائے۔

شرف اسرار حق کو بالکل فاش نہ کر

کیونکہ یہ بات ہمارے لئے ایک بڑی خطا ہے

Marfat.com

(18)

یاد آمدہ این قامت زیبا کہ تراست
شیخ در مسجد جامع بہ اقامت برخاست
کیست مشاطہ آن شوخ و منم بندہ آن
کین چنیں روئے بیار است چنیں مو پیراست
نیست آن موئے مگر سلسلہ ارواح است
نیست آن روئے مگر کارگہ صنع خدا است
پسران اندرین شہر کہ خوب اند و خوش اند
پسرے گر بکف آید دل و دین ہر دو بہا است
ماہ کہ بعارض او گشت معارض بکمال
آخرش رو بکمی کرد و بتدریج بکاست
گر بشمشیر محبت بکشی زندہ شویم
ور جفا رائے کنی نزد من آن عین وفا است
جلوہ ریز از رخ پاک توچہ شمس و چہ قمر
عطر بیز از سر زلفت چہ شمال و چہ صبا است

Marfat.com

(18)

جب تیرا زیبا قد و قامت یاد آیا۔ تو شیخ جامع مسجد میں اقامت (مراد نماز کی اقامت) کے لئے کھڑا ہو گیا۔

اس شوخ محبوب کا بناؤ سنگار کرنے والی کون ہے۔ میں تو اس کا غلام ہوں جس نے (میرے محبوب) کا چہرہ اس طرح سجایا اور اس کے بال اس طرح بنائے۔

وہ (محبوب کے) بال نہیں ہیں بلکہ روحوں کا ایک سلسلہ ہے وہ چہرہ نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی کاریگری کا مظہر ہے۔

اس شہر میں لڑکے ہیں اور بہت خوبصورت اور اچھے ہیں۔ اگر کوئی لڑکا ہاتھ آئے تو دل اور دین دونوں اس کے لئے دیئے جاسکتے ہیں۔

چاند جو اپنے کمال کی بدولت اس کے رخسار کا مقابلہ کرنے لگا ہے۔ آخر وہ کم ہوتے ہوتے گھٹ کے رہ گیا۔

اگر تو محبت کی تلوار سے ہمیں قتل کرے تو ہم زندہ ہو جائیں اور اگر تو جفا اختیار کرے وہ میرے نزدیک عین وفا ہے۔

کیا سورج کیا چاند دونوں تیرے پاکیزہ چہرے سے جلوہ ریزیاں کرتے ہیں اور کیا شمال کی ہوا یا کیا صبا دونوں تیری زلف سے خوشبوؤں کو بکھیرتی ہیں۔

Marfat.com

سرو با قامت اولاف زدن نتواند
کہ درآن شوخی رفتار حسینانہ کجاست
اے شرف نکتہ توحید زرویش میخوان
نورآن روے بر اثبات خداوند گواست
بو علی گر ز ملامت بہوایت رنجد
نہ ز اخوان صفاؤنہ زمردانِ خداست

Marfat.com

سرو اس کی قامت کے سامنے فخر نہیں کر سکتا کیونکہ اس میں وہ خوبصورت شوخی رفتار کہاں ہے۔

اے شرف نکتہ توحید اس کے چہرے سے پڑھا جا سکتا ہے۔ اس چہرے کا نور وجود باری کے ثبوت گواہی ہے۔

بوعلی اگر تیرے عشق میں ملامت سے رنجیدہ ہوتا ہے۔

تو وہ نہ اخوان صفا (پاک دل لوگ) میں سے ہے اور نہ مردان خدا میں سے ہے۔

Marfat.com

(19)

مائیم و چشم وقف رہ انتظار دوست
بنشستہ ایم بسر رہگزار دوست
گر دوست جلوہ گرشود امشب بخانہ ام
ہوش و حواس صبر کنم من نثار دوست
اے خضر دستگیر من بیقرار شو
آوارہ میروم کہ ندانم دیار دوست
مائیم و رنج ہجر کہ شام و سحر کشیم
خوش طالع کسیکہ شود ہمکنار دوست
مرغ دلم بدانہ دنیا نمے پرد
زیرا کہ گشت طائر روحم شکار دوست
این دفتر ار بباد دہی پر مناسب است
کین علم و عقل و دین تو ناید بکار دوست
تا دوست در کنار من آید بدین امید
دل از کنار من رود اندر کنار دوست
گر چشم دل کشادہ شود اے شرف ترا
ہر ذرہ جہان شدہ آئینہ دار دوست

Marfat.com

(19)

ہم ہیں اور ہماری آنکھ دوست کے راستے کے انتظار کے لئے وقف ہے۔ ہم دوست کی راہ گزر میں بیٹھے ہیں۔

اگر دوست آج کی شب میرے گھر میں جلوہ گر ہو جائے میں صبر کے ہوش و حواس دوست پر نثار کر دوں گا۔

اے خضر مجھ بے قرار کی دستگیری فرما میں بھٹکتا پھر رہا ہوں کیونکہ مجھے دوست کے ملک کا پتہ نہیں۔

جہاں وہ لئے جاتا ہے میں وہیں جا رہا ہوں میری باگ دوست کے اختیار کے (ہاتھ) میں ہے۔

ہم ہیں اور جدائی کا رنج ہے جو صبح و شام جھیل رہے ہیں۔ خوش بخت ہے وہ شخص جو دوست سے ہم کنار ہو۔

میرے دل کا پرندہ دنیا کے دانے کے لئے نہیں اڑتا کیونکہ میری روح کا پرندہ دوست کے ہاتھوں شکار ہو چکا ہے۔

اس دفتر کو اگر تو غارت کر دے تو یہ مناسب ہے کیونکہ یہ تیرا علم و عقل و دین دوست کے کسی کام کا نہیں۔

اس امید پر کہ دوست میری آغوش میں آئے گا میرا دل میری آغوش سے دوست کی آغوش میں جا رہا ہے

اے شرف اگر تیرے دل کی آنکھ وا ہو جائے
تو دنیا کا ہر ذرہ دوست کا آئینہ دار بن جائے

Marfat.com

(20)

گر عشق حقیقی است و گر عشق مجاز است
مقصود ازین ہر دو مرا سوز گداز است
گفتی تو الست و زدم آواز بلی من
بنگر کہ مرا با تو زمیثاق نیاز است
راز تو بلب ناورد و دل شودش خون
ہر کس کہ درین دہر ترا محرم راز است
عشق ہست و صد آفات محن لازم و ملزوم
این منزل دشوار و رہ سخت دراز است
اندر دل او گاؤ خر و ذکر بلبہا
قاضی بھور کہ ہمین حق نماز است
خواہی کہ روی بردر آن دوست قلندر
آن ہدیہ کہ مقبول شود عجز و نیاز است

Marfat.com

(20)

خواہ عشق حقیقی ہے خواہ مجازی ہے۔ ان دونوں سے میرا مقصود سوز و گداز ہے۔

تو نے الست کہا اور میں نے بلیٰ کا نعرہ لگایا تو دیکھ کہ تیرے ساتھ میرا عہد نیاز (بندھا) ہے۔

جو شخص اس دنیا میں تیرا محرم راز ہے اس کا دل خون تو ہو جاتا ہے لیکن وہ تیرا راز لبوں پر نہیں لاتا۔

عشق ہے اور اس کے ساتھ سینکڑوں آفتیں اور مصیبتیں لازم و ملزوم ہیں۔ یہ منزل بڑی کٹھن اور راستہ بہت طویل ہے۔

اس کے دل میں گائے اور گدھا ہے اور لبوں پر ذکر ہے قاضی اپنے تصور میں اسی کو حق نماز سمجھتا ہے۔

اے قلندر اگر تو اس دوست کے دروازے پر جانا چاہتا ہے۔

(تو) وہاں جو ہدیہ قابل قبول ہے وہ عجز و نیاز ہے

Marfat.com

(21)

مرا اندر گرہ گر نقد دین است
چرا چشم تو آن را در کمین است
زہے آن عتبہ عالی کہ آنجا
جبین آسمان ہم بر زمین است
ستم کارے کہ مارا جان و دل برد
ہمین است و ہمین است و ہمین است
بگردون انجمن تابان کہ بینی
فروغ جلوہ آن مہ جبین است
بہ پیش عارض پر نور جانان
چہ مہر روشن و ماہ مبین است
ہر آن کو دید اش دید است او را
نمے گوید چنان است و چنین است
قلندر بوعلی را با تو رمزیست
کزان غافل کراماً کاتبین است

Marfat.com

(21)

میری گرہ (جیب) میں اگر دین کا سرمایہ ہے تیری آنکھ اس کی طرف کیوں گھات لگائے بیٹھی ہے۔

کیا بات ہے اس بارگاہ کی کہ جہاں آسماں بھی اپنی پیشانی زمین پر رکھتا ہے یعنی سجدہ کرتا ہے۔

وہ ستم گر جو ہماری جان و دل لے گیا وہ یہی ہے' یہی ہے' یہی ہے۔

آسماں پر (ستاروں کی) جو درخشاں انجمن تجھے نظر آ رہی ہے یہ اسی مہ جبیں کے جلوے کی روشنی ہے۔

محبوب کے منور رخسار کے سامنے روشن سورج اور ماہ تاباں کی کیا حقیقت ہے۔

جس شخص کی آنکھ نے اسے دیکھا ہے وہ نہیں کہتا کہ محبوب ایسا ہے یا ویسا ہے۔

قلندر بوعلی اور تیرے درمیان ایک ایسی رمز ہے
کہ کراماً کاتبین بھی اس سے بے خبر ہیں

Marfat.com

(22)

و الضحیٰ شرح نورطلعت اوست
لعلی خلق وصف سیرت اوست
مصحفی را ورق ورق دیدم
ہیچ صورت نہ مثل صورت اوست
فارغ ازین و آن بدان آن را
کہ دل تو مقام خلوت اوست
سوئے کثرت بچشم دل نگری
جلوہ پرواز نور وحدت اوست
تا ابد زندگی ہے یابد
ہر کہ او کشتۂ محبت اوست
نازم آن فتنہ دو عالم را
کہ قیامت غلام قامت اوست
شرف دو جہان اگر خواہی
ہمہ در بندگی حضرت اوست

Marfat.com

(22)

والضحیٰ اس کے چہرے کے نور کی شرح ہے۔ لعلی خلق اس کی سیرت کا وصف ہے۔

میں نے قرآن کے ایک ایک ورق کو دیکھا ہے۔ اس کی کوئی سورت اس کی صورت جیسی نہیں ہے۔

اپنے دل کو اس اور اس (ماسوا اللہ) سے فارغ رکھ کیونکہ یہ دل خلوت میں اس کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

کثرت کی طرف دل کی آنکھ سے دیکھو جلوہ جو ہے اس کے نور وحدت کی پرواز ہے۔

جو کوئی اس کی محبت کا کشتہ ہے۔ اسے ابدی زندگی مل جاتی ہے۔

میں اس فتنہ عالم (محبوب) پر ناز کرتا ہوں کہ قیامت اس کے قامت کی غلام ہے۔

شرف اگر تو دو جہاں چاہتا ہے۔
تو یہ سب اس کی بارگاہ کی غلامی میں ہے

Marfat.com

(23)

منزل عشق بس خطرناک است
عقل اینجا نہ چست و چالاک است
عشق چون شعلہ بلند کند
ہستی ما برنگ خاشاک است
در رہ عقل گام مے نزند
ہر کہ در عشق چست و چالاک است
تا جمال تو پرتوے افگند
روح رقصاں بقالب خاک است
چون ستارہ ز فیض مقدم تو
ذروہ ماباوج افلاک است
زاہد چون شوی تو محرم ما
سینہ تو ز کینہ ناپاک است
پنجہ دیوانگی چو کرد دراز
در گریبان ما دو صد چاک است
در نظر صد بہشت مے دارد
آنکہ مفتون دختر تاک است
خواہد از جان بلند پروازی
بو علی از دو کون غمناک است

Marfat.com

(25)

ہمیں تو عشق کے طبیب کی حاجت ہے۔ اس کے سوا ہمارے درد کا علاج نہیں ہوسکتا۔

جب سے تیرے جلال نے ہم پر اپنا سایہ ڈالا ہے۔ ہم دنیا میں آتش مزاج مشہور ہوگئے ہیں۔

خدا کے نام پر گدڑی پہننے والوں کے ملک میں خود فروشی (تکبر) کا رواج نہیں ہوتا۔

اگر تو فقیروں کی خاک تاج کی طرح اپنے سر پر رکھ لے تو اہل فقر کے فیض سے تو ہمارا بادشاہ بن جائے۔

اگر تو نے کعبے کے گرد حاجیوں کا طواف دیکھا ہے تو اپنے گرد گھوم اور کعبے کو دیکھ لے۔

ہمارا چراغ اس سے روشن ہو جاتا ہے۔ (کیونکہ) ہمارا مرشد چراغ کی طرح (خود) روشن ہے۔

اے بو علی اگر تیرے دل کو اختلاج لاحق ہے تو تو تسکین کے لئے بلند آواز سے ذکر کی مشق کر

Marfat.com

(26)

بچشم عاشقان غیر از خدا ہیچ
زمین و آتش و آب و ہوا ہیچ
بنزد آنکہ دل اندر خدا بست
نماز و قبلہ و قبلہ نما ہیچ
گدائے کز درت خاکے بسر کرد
بہ پیش او بود ظل ہما ہیچ
بچشم آنکہ طاعت بے ریا کرد
بہشت و دوزخ و خوف درجا ہیچ
نگیرم چوں بدست آن زلف مشکین
کہ باشد نافہ ملک خطا ہیچ
قضا گر دست مے گیرد کسے را
دوا ہیچ است آنجا ہم دعا ہیچ
دل اوشد غنی از عشق مولائے
قلندر داند از شاہان خطا ہیچ

Marfat.com

(26)

عاشقوں کی آنکھ میں خدا کے سوا باقی سب کچھ ہیچ ہے۔ زمین' آگ' پانی اور ہوا سب ہیچ ہے۔ (ان کے وجود کی کوئی حیثیت نہیں)

جس نے اپنے دل کا رشتہ خدا سے (مستحکم) باندھ لیا اس کے نزدیک نماز' قبلہ اور قبلہ نما سب ہیچ ہے۔

جس گدا نے تیرے در کی مٹی سر پر ڈال لی اس کے سامنے ہما کا سایہ (جو بادشاہ بنا دیتا ہے) بھی ہیچ ہے۔

جس نے خلوص دل سے عبادت کی اس کی نظر میں بہشت' دوزخ' خوف اور امید کی کوئی اہمیت نہیں۔

جب تک میں اس زلف مشک بار کو ہاتھ میں نہیں لیتا میرے نزدیک ملک خطا کی کستوری ہیچ ہے۔

جب موت کسی کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے تو وہاں دوا بھی ہیچ ہوتی ہے اور دعا بھی (دونوں بے اثر ہو جاتی ہے۔)

قلندر کا دل ایک آقا کے عشق میں اس قدر بے نیاز ہو گیا ہے۔

وہ تو ملک خطا کے بادشاہوں کو ہیچ سمجھتا ہے۔

Marfat.com

(27)

چون موذن زند صلاۓ صلاح
ماصبوحی کشیم وقت صباح
نعرہ عاشقانہ برداریم
کہ ببانگ نماز نیست فلاح
از جام طہور مۓ ندہیم
گرچہ زاہد کند ہزار الحاح
کشتیء ما بورطہ دریا
غافل از موج خیزاں ملاح
مے کند فاش ہر کہ راز حبیب
خون اورا ہمے کنند مباح
ما چہ داریم امید از دستت
کہ ز دست تو کس نیافت نجاح
بو علی را ببین کہ درعشقت
می کشد نعرہ ہر مسا و صباح

Marfat.com

(23)

عشق کی منزل بہت خطرناک ہے۔ یہاں عقل کی چستی و چالاکی کام نہیں آتی۔

عشق جب شعلہ بلند کرتا ہے تو (اس وقت) ہماری ہستی ایک تنکے جیسی ہوتی ہے۔ (اس آگ میں جل جاتی ہے)۔

جو شخص عشق میں چست و چالاک ہے۔ وہ عقل کے راستے پر قدم نہیں رکھتا۔

جب سے تیرے جمال کا پرتو پڑا ہے روح جو ہے وہ قالب خاک (جسم) میں رقص کر رہی ہے۔

تیرے قدموں کی برکت سے ستارے کی طرح ہمارے ذرے کو بھی آسمانوں کی بلندی نصیب ہوئی۔

اے زاہد تو ہمارا محرم کس طرح بن سکتا ہے کیونکہ تیرا سینہ تو کینے کی وجہ سے ناپاک ہے۔

جب دیوانگی نے اپنا پنجہ دراز کیا ہمارے گریبان میں دو سو چاک پڑ گئے ہیں۔

جو انگور کی بیٹی (شراب) کا عاشق ہے اس کی نظروں میں سو جنتیں آباد ہیں۔

بوعلی دو جہانوں سے بیزار ہے
لیکن اپنی جان سے بلند پروازی کی توقع رکھتا ہے

Marfat.com

(24)

الغیاث اے مرشد جان الغیاث
جان ما بردند خوبان الغیاث

اے زمژگان قدر انداز تو
شد بغاوت دین و ایمان الغیاث

اے مسلمانان بغارت بردہ اند
دلبران مارا دل و جان الغیاث

اے مسلسل موئے از زلفت مدام
حال ما باشد پریشان الغیاث

درد ہا داریم پنہاں اے طبیب
چیست درمان، چیست درمان الغیاث

مرشدے کو تا براہم آورد
راہ گم شد در بیابان الغیاث

بو علی سے گفت با یک شعلہ رو
سوختیم از سوز ہجران الغیاث

Marfat.com

(24)

مدد فرما اے مرشد جان مدد۔ حسین لوگ ہماری جان لے گئے مدد فرما۔

اے محبوب تیری گولے برسانے والی پلکوں سے ہمارا دین و ایمان غارت ہو گیا مدد فرما۔

اے مسلمانوں دلبروں نے ہمارے دل و جان کو غارت کر دیا ہے ہماری مدد کرو۔

اے محبوب تیری زلف کے سلسلے وار بالوں سے ہمارا حال ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ ہماری مدد کرو۔

کوئی مرشد ہمیں راستے پر لائے۔ ہم بیابان میں راستہ گم کر بیٹھے ہیں ہماری مدد کرو۔

بوعلی ایک شعلہ رو سے کہہ رہا تھا
ہم تو ہجر کے سوز سے جل گئے ہماری مدد کرو

Marfat.com

(25)

ما طبیب عشق داریم احتیاج
درد ما جزوے نہ بپذیرد علاج
تا جلال تو بما پرتو فگند
در جہان شہرہ شدیم آتش مزاج
در دیار خرقہ پوشان خدا
خود فروشی رانمے باشد رواج
شاہ ما گردی ز فیض اہل فقر
خاک شان برسر نہی گرہیچو تاج
تو بگرد خویش گرد و کعبہ بین
گرد کعبہ دیدۂ گر طوفان حاج
مے شود روشن سراج ما ازو
مرشد ما ہست روشن چون سراج
بہر تسکین مشق ذکر جہر کن
بو علی دردل چو داری اختلاج

Marfat.com

(29)

میں عشق سے منہ نہیں موڑوں گا خواہ میرا سر چلا جائے اور میرے دل سے محبوب کی یاد میں کبھی نہیں جائے۔

میں عشق کے صحرا سے واپس نہیں آؤں گا خواہ میرا سامان گر جائے اور میرا اونٹ بھی چلا جائے۔

تیری جفا کی تلوار کے ہاتھوں اگر میرا سر بھی چلا جائے تو شمع کی طرح اوپر تلے ہزار سر اور آ جائیں گے۔

اگر میری قسمت کی سیاہی ختم ہو جائے تو یارب یہ سیاہی رقیبوں کے چہرے کے حصے میں آئے۔

اس کے کان کے زیور پر میں فدا کہ جب میرے چہرے کی زردی اور آنکھوں کا گوہر (چمک) جائے تو وہ محبوب کے کان کی بالی بن جائے۔

خدایا شب وصل ابد تک دراز ہو جائے اور میرا دلبر کسی بہانے بزم سے نہ جائے۔

(اے محبوب) شرف نے جب تیرے دیدار کا شربت چکھا تو اس نے کہا ایسا نہ ہو کہ اس کے لبوں پر کوثر کا نام آ جائے

Marfat.com

(30)

زہے حسنے کہ روئے یار دارد
کہ در آغوش صد گلزار دارد
سر زلفش کہ مست و لا ابالی
کمین گاہ ہر دلے ہشیار دارد
بسے مردان زکار افتادہ بینی
بدان چشمے کہ او بیمار دارد
برین حلقہ کہ در جعدش فزودند
ہزاران حلقہ ہائے مار دارد
ہر آن سطرے کہ بر رویش نوشتند
ہزاران معنیٰ و اسرار دارد
دلم دریاد مژگانت چنان است
کہ می خواہد سرم بردار دارد
زبوئے موئے او عیسیٰ مریم
نخست فیہ را اقرار دارد

Marfat.com

(30)

کیا بات ہے اس حسن کی جو یار کے چہرے پر ہے اور اس کی آغوش میں تو سینکڑوں باغ ہیں۔

اس کی زلف کی اگرچہ مست اور لاابالی ہے پر ہشیار دل کے لئے کمین گاہ بن رہی ہے۔

بہت سے مردوں کو محبوب کی چشم بیمار نے کہیں کا نہیں رکھا۔

ہر وہ حلقہ جس کا اضافہ اس کے گیسوؤں میں ہو رہا ہے سانپ کے ہزاروں حلقے رکھتا ہے۔

ہر وہ سطر جو اس کے چہرے پر لکھی جاتی ہے اس کے ہزاروں معنی راز ہیں۔

میرا دل تیری پلکوں کی یاد میں ایسے ہے گویا محبوب چاہتا ہے کہ اسے دار پر رکھے۔

اس کے بالوں کی خوشبو سے ابن مریم نے نفخت فیہ کا اقرار کر لیا۔ (میں نے اپنی روح تجھ میں پھونک دی)

سبحان اللہ محبوب کا چہرہ کیسا چہرہ ہے جو ہر لحظہ نور کے ہزاروں میں جلوے رکھتا ہے۔

Marfat.com

تعالیٰ اللہ چہ رویست اینکہ ہر دم
ہزاران جوشش انوار دارد
ہر آن عارف کہ بر چشمش نگہ کرد
ہوائے خانہ خمار دارد
ہر آن زاہد کہ در زلفش در آویخت
چو کافر بر کمر زنار دارد
شرف در عشق او گشت آن قلندر
کہ ہفتادودو ملت یار دارد

Marfat.com

(27)

صبح جب موذن صلاح (بہتری) کے لئے آواز بلند کرتا ہے (اذان کے ذریعے دعوت خیر دیتا ہے) تو ہم صبح کی شراب پی لیتے ہیں۔

ہم عشق کا نعرہ بلند کریں کیونکہ نماز کی بانگ (اذان) میں کوئی فلاح نہیں ہے۔

ہم جام طہور کے عوض شراب نہ دیں خواہ زاہد ہزار منت و زاری کرے (زاہد شراب طہور کی امید پر عبادت کرتا ہے)

ہماری کشتی دریا کے بھنور میں (پھنسی) ہے اور ملاح طوفانی موجوں سے غافل ہے۔

جو کوئی دوست کا راز افاش کرتا ہے اس کے خون کو سب مباح (جائز) سمجھتے ہیں۔

ہم تجھ سے کیا امید رکھیں کہ تیرے ہاتھوں سے کسی کو کامیابی نہیں ملی۔

بوعلی کو دیکھو کے تیرے عشق میں
ہر صبح و شام نعرے مارتا ہے۔

Marfat.com

(28)

گرچہ جولان گاہ در آغاز عشق آمد فراخ
لیکن آید رفتہ رفتہ راہ سخت و سنگلاخ
من بطفلی درکنار خوب رویان رفتمے
عہد من با عشق باشد مستحیل الانفساخ
راہ دشوار است راہ من کہ بر ہر منزلے
درمیان خار و خارا ناقہ ام گیرد مناخ
جملہ دنیا بے ثبات و زندگی ہم بے ثبات
در رہ سیلاب کے ریزند مردم طرح کاخ
آہ من آتش زند در خرمن شمس و قمر
نعرہ من مے شگافد گوش گردوں را صماخ
از تطاولہائے زلف پرزتابش آہ آہ
داز تغافلہائے چشم نیم خوابش آخ آخ
بو علی چون تازہ رونماید اندر عشق تو
درد مے پژ مردہ گردد چون جداشد گل زشاخ

Marfat.com

(28)

اگرچہ عشق کے آغاز میں جولان گاہ (دوڑ کا میدان) بڑی وسیع تھی لیکن رفتہ رفتہ راستہ دشوار اور پتھریلا ہوتا چلا گیا۔

میں تو لڑکپن ہی میں حسینوں کے پہلو میں جایا کرتا تھا (اس لئے) عشق کے ساتھ میرا عہد و پیمان ٹوٹنا محال ہے۔

میرا راستہ بہت دشوار ہے۔ کیونکہ ہر منزل پر میری اونٹی کانٹوں اور پتھروں کے درمیان قیام کرتی ہے۔

ساری دنیا ناپائدار ہے اور زندگی بھی ناپائدار ہے۔ لوگ سیلاب کے راستے میں محل بناتے ہیں۔

میری آہ شمس و قمر کے خرمن میں آگ لگاتی ہے میرا نعرہ آسمان کے کان کا پردہ پھاڑتا ہے۔

اس کی تابدار زلف کے مظالم پر فریاد ہے اور اس کی نیم خواب آنکھوں کا تغافل ہائے ہائے۔

بوعلی تیرے عشق کے اندر تروتازہ چہرہ کیسے دکھائے
پھول جب شاخ سے جدا ہوتا ہے تو وہ ایک لمحے میں مرجھا جاتا ہے۔

Marfat.com

(29)

ز عشق روئے نتابم اگر سرم بردد
نہ گہے از دل من یاددلبر برود
کجا زبادیہ عشق پائے باز کشم
اگرچہ بار من افتدہم اشترہم بردد
ہزار سربسر آید چو شمع تو بر تو
زوست تیغ جفائے تو ار سرم بردد
نصیب روئے رقیبان من شود یارب
سیاہیے اگر از روئے اخترم بردد
فدائے زیور گوشش کہ گو شوارہ شود
چو از رخم زرد از دیدہ گوہرم بردد
دراز باد شب وصل تا ابد یارب
کہ دلبرم بیہانہ نہ از برم بردد
شرف چو شربت دیدار تو چشیدہ بگفت
مباد این کہ بلب نام کوثرم بردد

Marfat.com

جس عارف (صوفی) نے اس کی آنکھوں پر نظر ڈالی اسے میخانے کی آرزو ہوئی۔

جو زاہد اس کی زلف میں لٹکا (اٹکا) وہ کافروں کی طرح اپنی کمر پر زنار رکھتا ہے۔

شرف اس کے عشق میں ایسا قلندر رہوا
جو بہتر فرقوں کو دوست رکھتا ہے

Marfat.com

(31)

گمان بردم زعشق تو جان نیارم برد
کہ گونہ گونہ غم عشق تو مرا آزرد
خلاف مصلحتش ساقیا نہ پندارم
اگر بجام کسان صافی و بجامم درد
نہ یک پسر بدلم جاکند نہ یک دختر
ہزار عشق بدیشان بزاد و باز بمرد
تو یک نظر بسر کوئے خود فگن بارے
کہ چند کشتہ غم عشقت از بزرگ واز خورد
چہ خوف محتسب و واعظ آرد اندر دل
طریق طعن و ملامت چو عاشق تو سپرد
زناوکے کہ بجست از کمان ابرویت
کدام ہست کہ بر سینہ زخم عشق نخورد
برداریم من وساوجی زماہر یک
ہمان قدر کہ بود جائگی مناسب برد
قلندرانہ بسرے برد شرف در عشق
کہ محو زلف تو گردید ریش و سر نسترد

Marfat.com

(31)

میرا خیال تھا کہ میں تیرے عشق سے جانبر نہیں ہوسکوں گا کیونکہ تیرے عشق کے غم نے مجھے طرح طرح سے دکھ دیا۔

اے ساقی میں اسے مصلحت کے خلاف نہیں سمجھتا کہ لوگوں کے جام میں صاف شراب اور میرے جام میں تلچھٹ (ہے)

ایک لڑکے نے میرے دل میں گھر کیا ہے نہ ایک لڑکی نے۔ اس قسم کے ہزاروں عشق میرے دل میں پیدا ہوئے اور مر گئے۔

کبھی تو ایک نظر اپنے کوچے پر تو ڈال کر تیرے غم عشق کے مارے چھوٹے بڑے کتنے ہیں۔

جب تیرے عاشق نے لعنت ملامت کا راستہ طے کر لیا تو وہ محتسب اور واعظ سے کیا ڈرے گا۔

وہ تیر جو تیرے ابرو کی کمان سے نکلا (اس کے سامنے) کون ہے جو عشق کا زخم اپنے سینے پر نہیں کھائے گا۔

میں نے اور ساوجی نے ہاتھ اٹھا لیا اور ہم میں سے ہر ایک نے اتنے پیسے لئے جو مناسب تھے۔ (سلمان ساوجی مشہور فارسی شاعر)

شرف نے عشق میں قلندرانہ زندگی بسر کی
اس کی داڑھی تو تیری زلف میں گم ہو گئے اور اس نے سر نہیں منڈایا

Marfat.com

(32)

تن غم اورافدا سر مے کند
جان عشق رابرسرافسر مے کند
عشق او در سینہ ام ہر ساعتے
داروگیری دیگر از سرے کند
عشق او چون میزند امواج تند
جملہ رادر خون شنا ور مے کند
سوختم از آتش ہجر کسے
شعلہ ہا از سینہ ام سرے کند
رحم و شفقت در دلش ناید مگر
غفلت اندر جور کمتر مے کند
خوش کسے کو از عطائے ایزدی
خلعت تجرید دربرے کند
خوش کسے کو را خدائے بے نیاز
درجہاں مرد قلندر مے کند
برسر دریائے آتش محو تو
در زمان خواب بستر مے کند
بو علی کو خستہ از غمہائے تو
ہر زمان شادی دیگر مے کند

Marfat.com

(32)

جسم اس کے غم پر سر فدا کرتا ہے۔ جان اس کے غم کو سر کا تاج بناتی ہے۔

اس کا عشق ہر گھڑی میرے سینے میں ایک نئی دار و گیر شروع کرتا ہے۔

جب اس کے عشق کی موجوں میں تندی آ جاتی ہے پھر وہ سب کو خون میں تیراتا ہے۔

میں کسی کے ہجر میں جل گیا میرے سینے سے شعلے نکل رہے ہیں۔

اس کے دل میں رحم اور شفقت شاید نہیں آتے (کیونکہ) وہ ظلم وستم میں غفلت کم ہی کرتا ہے۔

وہ شخص خوش قسمت ہے جسے بے نیاز خدا دنیا میں قلندر بناتا ہے۔

(اے محبوب) تجھ پر مر مٹنے والا سوتے وقت آگ کے دریا پر بستر بناتا ہے۔

بوعلی جو تیرے غموں کا مارا ہوا ہے
ہر دم ایک نئی خوشی مناتا ہے

Marfat.com

(33)

ز عکس روئے تو جانے در آدم آوردند
پس بسجدہ آن خیل قدس را بردند
ہزار آدم عالم نمود سجدہ ترا
اگرچہ سجدہ ملائک بر آدم آوردند
خیال روئے تو در ہر سرے کہ غوغا کرد
در عالمش چو خیالے بدیدہ آوردند
روان آدم وہم روئے یوسف مصر
زکوٰۃ خوبی تو بستدند درپروردند
خیال روئے تو در دیدہ کسیکہ نشست
خیال ہر دو جہانش زدیدہ بستردند
ز شمع روئے تو سوزے بعاشقان نرسید
کہ جان خود ہمہ پروانہ وار بسپردند
نخوردہ اند مئے عشق در الست کسان
کہ بر فضیحت عشاق حیف میخوردند
مولہان بہ ازل عکس صورتت دیدند
از آنکہ تابہ ابد پائے حیرت افشردند
شرف ز عشق تو گشت آن قلندر سرمست
کہ جملہ مدعیان از مہابتش مردند

Marfat.com

(33)

تیرے چہرے کے عکس سے (فرشتوں نے) آدم میں جان ڈالی پھر اس مقدس گروہ نے اسے سجدہ کیا۔

اگر چہ ملائکہ نے آدم کو سجدہ کیا (لیکن) دنیا کے ہزاروں آدمیوں نے تجھے سجدہ کیا۔

تیرے چہرے کے خیال نے جس سر میں شورش کی تو دنیا میں اس خیال کو (اس سر کی) آنکھوں میں لایا گیا (بسایا گیا)

آدم کی روح اور مصر کے یوسف کے چہرے نے تیرے حسن کی زکوٰۃ لی اور اس کی پرورش کی تو (آدم آدم بنا اور یوسف حسین ہوا)

جس کی آنکھ میں تیرا خیال جا بسا تو اس کی آنکھ سے دونوں جہانوں کا خیال مٹا دیا گیا۔

تیرے چہرے کی شمع سے عاشقوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا کیونکہ ان سب نے اپنی جان پروانوں کی طرح قربان کر دی۔

جو لوگ عاشقوں کی رسوائی پر افسوس کرتے ہیں انہوں نے روز الست عشق کی شراب نہیں پی۔

عاشقوں نے ازل میں تیرے چہرے کا عکس دیکھا یہی وجہ ہے کہ وہ ابد تک دست حیرت ملتے رہے۔ (حیرت کے پاؤں پھیلاتے رہے)۔

شرف تیرے عشق کے صدقے ایسا سرمست بنا
کہ سب دعویدار (مخالف) اس کی ہیبت سے مر گئے

Marfat.com

(34)

ہزار سجدہ کہ یاران بصورت تو برند
ولے زباغ وفائے تو میوہ نخورند
خبر نبود عزازیل را ز صورت تو
دگرنہ گفتے یاران زسجدہ مفتقرند
کسان کہ منکر صورت پرستیت ہستند
اگرچہ عیسی وقتند جملہ دم خرند
کسانکہ طاعت بت میکنند مغرور اند
اگر زنکتہ روئے تو ہیچ با خبرند
نبود سجدہ آدم مگر برائے رخت
کہ عاشقانت از ہر حجاب مے نگرند
جمال روئے تو در بحر وبر ہمے نگریم
درین محلہ انا الحق زنان نہ معتبرند
شرف قلندری از پر تو جمال تو یافت
ز راز عشق وے این اہل زور بے خبرند

Marfat.com

(34)

دوست تو تیری صورت کو ہزاروں سجدے کرتے ہیں لیکن کسی نے تیری وفا کے باغ سے کوئی پھل نہیں کھایا۔

عزازیل تیری صورت کا شناسا نہیں تھا ورنہ وہ یہ نہ کہتا کہ یار سجدے سے بے نیاز ہیں۔

جو لوگ تیری صورت پرستی کے منکر ہیں اگرچہ وہ (بزعم خود) اپنے وقت کے عیسی ہیں لیکن (حقیقت میں) گدھے کی دم ہیں۔

جو لوگ بت کی عبادت کرتے ہیں وہ دھوکہ کھا گئے ہیں اگر وہ تیرے چہرے کے ایک نکتے سے باخبر ہوتے تو ایسا نہ کرتے۔

آدم کو سجدہ تو چہرے کے لئے کیا گیا کیونکہ تیرے عاشق تو ہر پردے میں سے دیکھ لیتے ہیں۔

تیرے چہرے کا جمال تو ہم بحر و بر (خشکی و تری) میں دیکھتے ہیں اس محلے میں انا الحق کہنے والے معتبر نہیں ہیں

شرف کو قلندری تیرے جمال کے عکس سے ملی
یہ مکر کرنے والے اس کے عشق کے راز سے بے خبر ہیں

Marfat.com

(35)

جمالش را نقابے برنتابد
جمالش را حجابے بر نتابد
بجان بازی باو نتوان رسیدن
کہ جان از وے خطابے بر برنتابد
چرا پروانہ گرد شمع گردد
چوز ویک دم عتابے برنتابد
بچشم روئے نتوان فاش دیدن
کہ خفاش آفتابے برنتابد
بگرد روئے او صد آفتاب است
کزان کونین تابے برنتابد
کجا مجروح تو آرام یابد
کہ چشم خستہ خوابے برنتابد
شرف صبر و تحمل عادتے کن
کہ مقصودت شتابے ۔ برنتابد

Marfat.com

(35)

نقاب اس کے جمال کی تاب نہیں لاسکتا۔ پردہ اس کے حسن کی برداشت نہیں کرسکتا۔

جان ہار کر بھی اس (محبوب) تک نہیں پہنچا جاسکتا کیونکہ جان اس کے خطاب کو برداشت نہیں کرسکتی۔

پروانہ شمع کے گرد چکر کیوں لگاتا ہے جب وہ اس کی ناراضگی ایک لحظہ کے لئے برداشت نہیں کرسکتا۔

(ظاہری) آنکھوں سے اس کے چہرے کو نہیں دیکھا جاسکتا کیونکہ چمگادڑ سورج کی روشنی کو برداشت نہیں کرسکتا۔

اس کے چہرے کے گرد سو آفتاب ہیں کہ دونوں جہان کے ایک لشکارے کو برداشت نہیں کرسکتے۔

تیرے زخمی کو آرام کہاں ملتا ہے کیونکہ زخمی آنکھ نیند کی تاب نہیں لاسکتی۔

اے شرف صبر و تحمل کو اپنی عادت بنالے
کیونکہ تیرا مقصود و محبوب جلد بازی کو برداشت نہیں کرتا۔

Marfat.com

(36)

نہ مثل قامت سروے بہ بستان جانفزا خیزد
نہ ماہے ہمچو رخسارت بگردون پر ضیا خیزد
نہ پنداری کہ مہرت از دل عاشق رود ہرگز
چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد
چو بعد مرگ من بینی گیاہ برگور من رستہ
نوشتہ نام تو جانان بہر برگ گیاہ خیزد
بدین بالائے موزونت بلاہا خاستہ ہر سو
چنیں بالا کہ تو داری ازین بالا بلا خیزد
دلم از گردش گردون چنان نالد کہ در عالم
جفا بر دانہء مسکین مدام از آسیا خیزد
کسے کو بر تو شد عاشق سلامت کے برد جانش
زچشمت عشوہ ہا خیزد ز قدت فتنہ ہا خیزد
شرف را گر تو خون ریزی سر تسلیم خم سازد
ہر آن قطرہ کہ از خونش چکد نقش وفا خیزد

Marfat.com

(36)

تیرے قد کی طرح کوئی سرو جانفزا باغ میں بلند نہیں ہوتا نہ تیرے رخسار جیسا چاند روشن آسمان پر نہیں نکلتا۔

یہ نہ سمجھ لینا کہ تیری محبت عاشق کے دل سے کبھی نکل جائے گی جب کوئی مرتا ہے تو مبتلا ہی مرتا ہے اور جب کوئی جیتا ہے تو مبتلا ہی جیتا ہے۔

جب میری موت کے بعد میری قبر پر گھاس اگی ہوئی دیکھے اگنے والی گھاس کی ہر پتی پر اے محبوب تیرا نام لکھا ہوگا۔

تیرے اس موزوں قد کی وجہ سے ہر طرف بلائیں اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ جس قسم کا قد تیرا ہے اس سے بلائیں ہی پیدا ہو سکتی ہیں۔

میرا دل آسمان کی گردش سے اس طرح روتا ہے کہ دنیا میں مسکین دانے پر ظلم چکی کی طرف ہی سے ہوتا ہے۔

جو شخص تجھ پر عاشق ہو وہ اپنی جان کیسے بچا سکتا ہے۔ کیونکہ تیری آنکھوں سے عشوے اور تیرے قد سے فتنے اٹھتے ہیں۔

اگر تو شرف کا خون بہانا چاہتا ہے تو وہ سر تسلیم خم کرتا ہے
اس کے خون کے ٹپکنے والے ہر قطرہ سے وفا پیدا ہوگی

Marfat.com

(37)

پرتو اگر جمال تو بر خاک افگند
ہر ذرہ نور مہر بعالم پراگند
با مدعی بگو کہ شماتت چہ میکنی
مہرے بکن کہ کینہ زہر سینہ برکند
لبیک عاشقی بزنم بعد مرگ نیز
خاکم زگور بازبراہت پراگند
چوں یار را بحال دل ما توجہی است
مارا دل از ملامت اغیار نشکند
کس یک نظر بروئے تو کردن نمیتوان
انوار گرد روئے تو برقع ہمے تند
آنکس کہ چشم مست ترایک نظر بدید
چندین ہزار نعرہ مستانہ میزند
باشد کہ یک نگاہ حبیبہ تو اے شرف برتے بجز من
دل و جان تو افگند

Marfat.com

(37)

اگر تیرا جمال اپنا پرتو خاک پر ڈال دے تو ہر ذرہ سورج کے نور کو دنیا میں بکھیرے۔

رقیب سے کہو کہ دوسرے کی مصیبت پر خوشی کا اظہار کیوں کرتا ہے۔ تو مہر و محبت اختیار کر کیونکہ یہ ہر سینے کو کینے سے پاک کر دیتے ہیں۔

میں عاشقی پر لبیک کہتا ہوں اور مرنے کے بعد بھی میری مٹی قبر سے تیری راہ میں بکھر جائے گی۔

چونکہ یار ہمارے دل کی حالت پر توجہ دیتا ہے۔ ہمارا دل غیروں کی ملامت سے نہیں ٹوٹتا۔

کوئی شخص تجھ پر ایک نظر بھی نہیں ڈال سکتا۔ انوار نے تیرے چہرے کے گرد برقع تان دیا ہے۔

جس نے تیری چشم مست کو ایک بار دیکھا وہ کئی ہزار نعرہ ہائے مستانہ بلند کر چکا ہے۔

اے شرف ممکن ہے تیرے محبوب کی ایک نظر
تیرے دل کو جان کے خرمن میں بجلی بن کر گرے

Marfat.com

(38)

چون محرمان حریم تو راز ہا دانند
چہ خوش بود کہ یکے زان بگوش من خوانند
کجا کہ شرح کتاب مجتش خوانند
اگر بعلم شیکبند سخت نادانند
زہر دوکون چنان بر فشاندہ ام دامن
کہ آستین ملامت نہ برمن افشانند
بشر چہ حوصلہ دارد کہ بنگرد برخت کہ قدسیان
زجمال رخ تو حیرانند
چہ مشکلے است ترا یاں را بہانہ مکن
کہ زیر چرخ مجدر ہزار مردانند
چگونہ افتد چشم تو بر من مسکین
کہ صد ہزار فدائے تو از دل و جانند
کسان کہ سلسلہ با موئے تو نمے دارند
ہزار سلسلہ کفرودین بجنبانند
چہ جذب در نظر خویش اے شرف داری
کہ از فسون تو افسانہ ہا ہمے خوانند

Marfat.com

(38)

چونکہ تیرے حریم کے محرم بہت سے راز جانتے ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ وہ ایک راز میرے کان میں کہہ دیں۔

وہ لوگ کہاں ہیں جو اس کی محبت کتاب کی شرح پڑھتے ہیں اگر وہ علم پر اطمینان کر کے بیٹھ رہے ہیں تو وہ سخت نادان ہیں۔

میں نے دونوں جہانوں سے یوں دامن جھاڑا ہے تا کہ لوگ مجھ پر ملامت کی آستین نہ جھاڑیں۔ (ملامت نہ کریں)

انسان کا ایسا حوصلہ کہا کہ وہ تیرے چہرے پر نظر ڈالے تیرے جمال سے تو فرشتے تک حیران ہیں۔

تجھے کون سی مشکل درپیش ہے مایوسی کو بہانہ مت بنا کہ اس داغدار آسمان کے نیچے ہزاروں مرد موجود ہیں۔

تیری آنکھ مجھ مسکین پر کیسے پڑے جب کہ لاکھوں لوگ دل و جان سے تجھ پر فدا ہیں۔

جن لوگوں کا تیرے بالوں سے سلسلہ قائم نہیں وہ کفر و دین کی ہزاروں زنجیریں ہلاتے ہیں۔

اے شرف تیری نظروں میں کیا جذبے (کشش) ہیں
کہ تیرے افسوں (جادو) سے لوگ افسانے بنا لیتے ہیں۔

Marfat.com

(39)

جمال منظر او روح پاک آدم شد
کز آفرینش آن ہستی دو عالم شد
تبارک اللہ آنصورت بدیع تراست
کہ سجدہ گاہ ملک از طفیلش آدم شد
دران نفس کہ جمالش شعاع برے زد
کمینہ پرتو آن عیسی ابن مریم شد
کسانکہ بت پرستند می شناسندت
مگر بظن خیال تو کار مبہم شد
زشوخئے کہ تو داری و مستی کہ مراست
بہردو کون بپافتنہ ہائے پیہم شد
بیان صورت پاکت ز حد عقل گذشت
چہ جائے عقل کہ ہم روح پاک ابکم شد
ز سر قبلہ ابروئے تو نیافت خبر
قلندرے کہ بسوئے کعبہ معظم شد

Marfat.com

(39)

اس کے جمال کا منظر آدم کی روح پاک (کا باعث) بنا اس ہستی کی پیدائش سے دونوں عالم وجود میں آئے۔

تبارک اللہ وہ صورت بہت عجیب ہے کہ اُس کے طفیل آدم فرشتوں کی سجدہ گاہ بنا۔

جس لمحے اس کا جمال شعاعیں مارتا تھا تو اس کا سب سے ادنی عکس عیسیٰ بن مریم کی صورت میں ظاہر ہوا۔

جو لوگ بتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ تجھے پہچانتے ہیں لیکن تیرے تصور کے خیال سے ان کا کام مبہم (مشکل) ہو گیا۔

جو شوخی تو رکھتا ہے اور جو مستی مجھے حاصل ہے ان سے دونوں جہانوں میں مسلسل فتنے برپا ہو گئے۔

تیرے صورت پاک کا بیان عقل کی حد سے گزر گیا عقل کی کیا مجال ہے روح پاک تک گونگی ہو گئی۔

جو قلندر کعبہ اعظم کی طرف گیا تیرے قبلے جیسے ابروں کا راز نہ پا سکا۔

ایک خم جو تیرے ابروؤں میں ڈالا گیا (اس سے) ہزار کعبے تیرے سامنے جھک گئے۔

Marfat.com

زیک خمے کہ در ابروے تو در آوردند
ہزار کعبہ بہ پیش تو پشت در خم شد

کسے مباد ز خوبان کہ با تو لاف زند
کہ خوبی در جہان مرترا مسلم شد

ہزار لمعہ عقل و ہزار جلوہ علم
بزیر پر تو عشق تو کمتر از کم شد

ز داغہا کہ شرف را بدل زدی ہریک
برائے دست سلیمان عشق خاتم شد

Marfat.com

خدا کرے حسینوں میں کوئی ایسا نہ ہو جو تیرے سامنے (اپنے حسن کے بارے میں) لاف زنی کرے کیونکہ دونوں جہانوں کا حسن تجھے دیا گیا ہے۔

عقل کی ہزار روشنیاں اور علم کے ہزار جلوے تیرے عشق کے سایے میں کم سے بھی کم تر ہیں۔

وہ زخم جو تو نے شرف کے دل پر لگائے ہیں ان میں سے ہر ایک
وہ سلیمان عشق کے ہاتھ (اس کی رہائش کا باعث بنا) کیلئے مہر ثابت ہوا۔

Marfat.com

(40)

اے آنکہ جلوہ گاہت جوش بہار دارد
ہر سو زمین ز خون ما لالہ زار دارد
معشوق و عاشق و عشق ہر سہ یکیست اینجا
چون وصل در نگنجد ہجراں چہ کار دارد
اے آنکہ ز اشتیاقت گل جام در کف آید
نرگس کشادہ چشمے در انتظار دارد
بنگر کہ عاشق تو از اشک و پارہ دل
لعل و گہر بدامن بہر نثار دارد
بخ بخ کہ خاک مارا بر آسمان رساند
رخ سوئے مرقد ما آن شہسوار دارد
آسودہ کس نگردد در پیچ و تاب غمہا
زانگردشے کہ در خود لیل و نہار دارد
بنگر یکے شرف را کو مے کشد فغانہا
وز آتش فراقت دل شعلہ زار دارد

Marfat.com

(40)

اے محبوب تیری جلوہ گاہ بہار کا جوش رکھتی ہے۔ زمین ہر طرف ہمارے خون سے لالہ زار بنی ہوئی ہے۔

یہاں معشوق، عاشق اور عشق تینوں ایک ہو گئے ہیں جب یہاں وصل نہیں سماتا تو ہجر کا کیا کام ہے۔

اے محبوب تیرے شوق میں پھول بھی ہاتھ میں جام لے کر آتا ہے اور نرگس تیرے انتظار میں آنکھیں کھلی رکھے ہوئے ہے۔

تو دیکھ کر تیرا عاشق آنسوؤں اور دل کے ٹکڑوں کے لعل و گہر تجھ پر نثار کرنے کے لئے اپنے دامن میں رکھتا ہے۔

واہ واہ ہماری مٹی کو آسمان تک پہنچا دیتا ہے۔ اس سوار کا رخ ہماری قبر کی طرف ہے (اور مارے شوق کے ہماری مٹی آسمان تک پہنچ رہی ہے)

غموں کے پیچ و تاب سے کوئی آسودہ نہیں ہوتا تو اس گردش سے بھی آسودہ نہیں ہوتا جو خود لیل و نہار میں موجود ہے۔

ذرا شرف کو دیکھو کہ فریاد کر رہا ہے
آتش فراق سے اس کا دل شعلہ زار بن گیا ہے

Marfat.com

(41)

بوسہ لعل لبت اے دلربا باشد لذیذ
شربت وصلت مگر بے انتہا باشد لذیذ
پر حلاوت اہل جنت را بود کوثر مگر
در مذاق عاشقان تو کجا باشد لذیذ
چون بہ بخشی شربت دیدار مارا آگہی
شربت مرگ اے پریرو نزد ما باشد لذیذ
تلخ کامم از فراق آنکہ جویم وصل او
کے بکامم جرعہ آب بقا باشد لذیذ
ہمنشیں شعر شرف بشنو کہ از مستی عشق
شعر او ہم چون شراب غم ربا باشد لذیذ

Marfat.com

(41)

اے دلربا تیرے سرخ ہونٹوں کا بوسہ لذیذ ہوتا ہے لیکن تیرے وصال کا شربت بے انتہا لذیذ ہوگا۔

اہل جنت کے لئے کوثر (کا پانی) بہت میٹھا ہے۔ مگر عاشقوں کے ذوق کے مطابق بھلا وہ کہاں لذیذ ہوگا۔

جب تو ہمیں شربت دیدار کی خبر دیتا ہے۔ ہمارے لئے موت کا شربت بھی لذیذ ہو جاتا ہے۔

میں جدائی میں تلخ کام (بدمزہ) ہو رہا ہوں اسی لئے میں اس کا وصال طلب کر رہا ہوں تو میرے حلق میں آب حیات کا گھونٹ کب لذیذ ہو سکتا ہے۔

اے ہم نشین تو شرف کے شعر سن کیونکہ عشق کی مستی کی وجہ سے
اس کے شعر غم دور کرنے والی شراب کی طرح لذیذ ہیں۔

Marfat.com

(42)

خویشتن کردم فراموش تا بدیدم روئے یار
مست مے گردم بہر سو از جمال آن نگار
من چو ہر سو بنگرم جز وے نہ بینم ذرۂ
نزد من یکسان بود ہر مومن وزنار دار
نے مابیم از عذاب و نے امیدے از ثواب
خواہ در جنت بدار و خواہ در دوزخ سپار
جنت من روئے یار و دوری از وے دوزخے
وصل او باشد چو نور و ہجر او باشد چو نار
کے بود دلبستگی مارا بچیزے غیرازو
در نگاہ ما دو عالم ہست مشتے از غبار
تو عطا ہاے کنی و من خطا ہا مے کنم
چون گناہان من آمد رحمت تو بے شمار
غافلے را چشم دل چون وا شد اندر چشم او
جلوہ وحدت شد از جلباب کثرت آشکار
عشق را آسان شمردی غافلی از وسعتش
گر بہ امعان بنگری بحریست ناپیدا کنار
بو علی در دم شود لظم جہان زیر و زبر
نعرہ گر بر زنم در عشق او مستانہ وار

Marfat.com

(42)

میں نے اپنے آپ کو بھلا دیا جب سے میں نے محبوب کا چہرہ دیکھا ہے۔ میں اس محبوب کا جمال ہر طرف دیکھ کر مست ہو جاتا ہوں۔

میں جب ہر طرف دیکھتا ہے تو اس کے سوا مجھے ایک ذرہ بھی نظر نہیں آتا (اس لئے) میرے نزدیک ہر مومن اور زنار پوش (کافر) یکساں ہے۔

نہ مجھے عذاب کا ڈر ہے اور نہ ثواب کی امید ہے (اس لئے) خواہ مجھے جنت میں رکھ خواہ دوزخ میں ڈال دے۔

میری جنت روئے یار (کا دیدار) ہے۔ اور اس سے دوری میرے لئے دوزخ ہے اس کا وصل میرے لئے نور اور ہجر نار (آگ) ہے۔

ہماری دل بستگی اس کے سوا کسی اور سے کب ہو سکتی ہے ہماری نظر میں دونوں جہاں مٹھی بھر غبار سے زیادہ نہیں ہیں۔

تو عطائیں کرتا ہے اور میں خطائیں کرتا ہوں۔ میرے گناہوں کی طرح تیری رحمت بھی بے حساب ہے۔

کسی غافل کے دل کی آنکھ جب وا ہو جاتی ہے (کھل جاتی ہے) تو کثرت کی چادر سے وحدت آشکار ہو جاتی ہے۔

تو نے عشق کو آسان سمجھا ہے اور تو اس کی وسعت سے غافل ہے اگر تو غور سے دیکھے تو یہ ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

بوعلی اگر میں اس کے عشق میں مستانہ وار ایک نعرہ لگاؤں۔

تو ایک لمحے میں دنیا کا نظام زیروزبر ہو جائے

Marfat.com

(43)

ہم از جمال تو بر خاست شعلہ شعلہ طور
ہم از نقاب تو جوشید چشمہ چشمہ نور
چون ذوق وصل تو یابم برقص ے آیم
کہ نیست لذت این گونہ در شراب طہور
در انتظار تجلی وحدتیم از دیر
نقاب کثرت از رخ کش و نمائے ظہور
ز پردہ رخ شان من خدا ہے نگرم
دلم ز جلوہ روئے بتان مباد صبور
مرا بسنگ مزن زاہدا کہ سینہ من
برنگ سینہ سنگ است از شرر معمور
تو جلوہ کردی و از دست خویشتن رفتم
کجاست صبر و شکیب و کجاست عقل و شعور
بترس از نگہ قہر او و دم در کش
بزہد و طاعت خود زاہدا مشو مغرور
شرف تو چشم مبند و بہر طرف بنگر
کہ روئے او نتوان شد بپردہ مستور

Marfat.com

(43)

تیرے جمال ہی سے شعلہ طور کا شعلہ اٹھا اور تیرے نقاب ہی سے چشمہ چشمہ نور پھوٹا۔

جب تیرے وصال کا لطف آتا ہے تو میں جھوم اٹھتا ہوں کیونکہ اس قسم کی لذت تو شراب طہور میں بھی نہیں۔

ہم مدت سے وحدت کی تجلی کے انتظار میں ہیں۔ اپنے چہرے سے کثرت کا نقاب اٹھا اور جلوہ دکھا۔

میرا دل بتوں کے چہرے سے نہ بھرے میں تو ان کے چہرے کے پردے میں خدا دیکھ رہا ہوں۔

مجھے اے زاہد پتھر نہ مار کیونکہ میرا سینہ پتھر کے سینے کی طرح چنگاریوں سے بھرا ہوا ہے۔

تو نے جلوہ دکھایا اور میں بے خود ہوا۔ صبر و شکیب کہاں ہے اور عقل و شعور کدھر ہے۔

اس کی قہر آلود نگاہ سے مت ڈر اور سانس روک لے اے زاہد تو اپنے زہد اور عبادت کا غرور نہ کر۔

شرف تو آنکھ بند نہ کر اور ہر طرف دیکھ
کیونکہ اس کا چہرہ پردے میں نہیں چھپایا جاسکتا۔

Marfat.com

(44)

اندر جہان ہر کس بود محو تماشائے دگر
ما را بجز دیدار تو نبود تمنائے دگر
جز کوئے یار مہربان ہرگز نمے گیریم جا
ہرگز نباشد دل کشا در پیش ماجائے دگر
جولانگاہ دیوانہ ات باشد ورائے دو جہان
مجنون ندارد در نظر جز نجد صحرائے دگر
زاہد تو از راہ ریا حور جناں را دل دہی
باشد مرا شام و سحر میل دل آ رائے دگر
زاہد لبت از بادہ فردوس خواہی ترشود
من مست باشم روز شب از ذوق صہبائے دگر
من از ازل بنہادہ ام سر برخط فرمان تو
رائے تو باشد رائے من نبود مرا رائے دگر
برقع زرویت برفگن یک جلوہ کن بو علی
تا درجہان باز افگند از عشق غوغائے دگر

Marfat.com

(44)

دنیا میں ہر شخص ایک دوسرے تماشے میں محو تھا لیکن ہمیں تیرے دیدار کے سوا کوئی تمنا ہی نہیں تھی۔

مہربان دوست کے کوچے کے سوا میرا کہیں ٹھکانہ نہیں ہے ہمارے سامنے اس سے بڑھ کر کوئی دلکشا ہی نہیں۔

تیرے دیوانے کی جولان گاہ دونوں جہانوں سے بھی آگے ہے۔ مجنون کی نظر میں منجد کے علاوہ کوئی صحرا نہیں۔

زاہد تو چاہتا ہے کہ تیرے ہونٹ جنت کی شراب سے تر ہو جائیں میں دن رات کسی اور ہی شراب کے لطف میں مست رہتا ہوں۔

میں نے ازل ہی سے تیرے فرمان کے خط پر سر جھکایا ہے۔ تیری رضا میری مرضی ہے میری تو کوئی اور مرضی ہی نہیں۔

چہرے سے برقعہ اٹھا اور بوعلی کو اپنا ایک جلوہ دکھا
تاکہ دنیا میں ایک بار پھر عشق کا شور برپا ہو جائے

Marfat.com

(45)

بیک تو پردہ برافگن زروئے پر تنویر
کہ تا جوان شود تازہ باز عالم پیر
نگاہ قہر تو ارض و فلک دہد بر باد
نگاہ مہر تو کونین را کند تسخیر
بذرہ چو منے جلوہ گر کنی چہ عجب
کہ نور روئے تو باشد چو مہر عالم گیر
قلندریم و بہر جائے میکنیم گذر
چو موج بحر نباشیم پائے در زنجیر
بسنگ پارہ چوبیند لعل پارہ کند
مسلم اہل نظر است در نظر تاثیر
بحیرتم کہ چرا ذکر حور و غلمان است
جہان ز حسن تو گردید عالم تصویر
مرا نظیر نیابی تو ہم بعالم عشق
نیافتم چو ترا در جہان حسن نظیر

Marfat.com

(45)

اپنے روئے انور سے پردے کی ایک تہہ اٹھا تا کہ یہ عالم پیر (بوڑھی دنیا) ایک بار پھر جوان ہو جائے۔

تیرے قہر کی نظر زمین و آسمان کو برباد کر دیتی ہے اور تیری محبت کی نظر دونوں جہانوں کو مسخر کر لیتی ہے۔

جب تیرے چہرے کا نور سورج کی طرح دنیا کی ہر چیز تک پہنچتا ہے تو اگر تو مجھے ذرے کو اپنا جلوہ دکھا دے تو کیا بات ہے۔

ہم تو قلندر ہیں اور ہمارا گذر ہر جگہ سے ہوتا ہے ہم سمندر کی موجوں کی طرح پاؤں میں زنجیر ڈالے ہوئے نہیں ہیں۔

اہل نظر، نظر کی تاثیر کے قائل ہیں وہ تو پتھر کے ٹکڑے کو نظر سے لعل کا ٹکڑا بنا دیتے ہیں۔

میں حیران ہوں کہ حور و غلمان کا ذکر کیوں ہوتا ہے۔ دنیا تو تیرے حسن کی بدولت عالم تصویر بن گئی۔

عشق کی دنیا میں تجھے میری مثال نہیں ملے گی جس طرح دنیا میں مجھے تیرے حسن کی کوئی نظیر نہیں ملی۔

تیری زلف سے شب یلدا (لمبی رات) پیدا ہوئی ہے۔ اور تیرے چہرے سے روشن آفتاب طلوع ہوتا ہے۔

Marfat.com

ظہور مے کند از زلف تو شب یلدا
طلوع مے کند از رویت آفتاب منیر
مگر تو بند قبا را کشادۂ سحرے
معطر است مشام جہاں بوئے عبیر
بخیز و تیغ بیاویز خون بندہ بریز
کہ خون من نشود روز حشر دامنگیر
اگر نماز نیارم گناہ من چہ بود
کہ محو نتوان کردن نوشتہ تقدیر
شرف تو چوں نگریزی ز عالم ناسوت
کہ طینت تو بلا ہوت کردہ اند خمیر

Marfat.com

صبح کے وقت شاید تو نے اپنی قبا کے بند کھولے ہیں کہ دنیا کا دماغ عبیر کی خوشبو سے معطر ہو گیا۔

اٹھ' تلوار لٹکا اور اس حقیر کا خون بہا کیونکہ میرا خون حشر کو تیرا دامن گیر نہیں ہوگا۔

اگر میں نماز نہیں پڑھ سکتا تو اس میں میرا کیا گناہ ہے کیونکہ تقدیر کے لکھے کو مٹایا نہیں جا سکتا۔ (میری تقدیر میں نماز پڑھنا لکھا نہیں تھا)

شرف تو عالم ناسوت (لوگوں کی دنیا) سے کیوں نہیں بھاگتا

کیونکہ تیری مٹی کو تو لاہوت (خدائی دنیا) سے گوندھا گیا ہے۔

Marfat.com

(46)

گر حذرے کردے از عشقت اے سلطان پسر
بودے رندے و قلاشے ز قسمت کو مفر
حجت عشقت قیاس عقل را بیہودہ خواند
چون ید بیضا نماید ے نہ برتابد شرر
چون جمال تو صدائے لن ترانی ے زند
نیست اندر وادی ارنی مرا راہ گزر
تو ہمے گوئی الست من ہمے گویم بلی
بر خط فرمان تو بنہادہ ام زینگو نہ سر
عشق تو آوازہ انی انا اللہ ے زند
جان مَن انی انا المعبود ے گوید مگر
گر زیم از وصل تو پس فارغم از ہر غمے
ور بمیرم در غمت پس ایمنم از ہر خطر
جان برویت دل ببازد دل بمویت جان دہد
روئے و موئے و تو بود از جان و دل محبوب تر

Marfat.com

(46)

اے شاہزادے اگر میں تیرے عشق سے ڈر جاتا تو میں رند اور قلاش ہوتا بھلا قسمت سے کس کو مفر ہے۔

تیرے عشق کی دلیل نے عشق کو بیہودہ قرار دیا جب ید بیضا نظر آتا ہے۔ تو چنگاری کی چمک دکھائی نہیں دیتی۔ (عشق ید بیضا۔ عقل چنگاری)

جب تیرا جمال لن ترانی (تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا) کی صدا بلند کرتا ہے تو ارنی (مجھے جلوہ دکھا) کی وادی میں میرا گزر نہیں ہوتا۔

تو الست (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) کہتا ہے میں بلی (ہاں) کہتا ہوں تیرے حکم نامے کے سامنے میں نے اس طرح سر جھکایا ہے۔

تیرا عشق انی انا اللہ (بے شک میں تیرا خدا ہوں) کی صدا بلند کرتا ہے میری جان شاید انی انا المعبود (بے شک میں تیرا معبود ہوں) کہتی ہے۔

اگر میں ترے وصل سے جیوں تو میں ہر غم سے فارغ ہوں اور اگر میں تیرے غم میں مرجاؤں تو میں ہر خطرے سے محفوظ ہوں۔

میری جان تیرے چہرے پر فدا اور میرا دل تیزی زلفوں پر صدقے تیرا مکھڑا تیری زلفیں مجھے جان و دل سے زیادہ عزیز ہیں۔

Marfat.com

تا کنم حسن ترا محفوظ از چشم بدان
عقل من آمد سپند و عشق تو آمد شرر
عشق چون شمع فروزان عقل چون پروانۂ
چون رود پروانہ نزد شمع ے یابد ضرر
ہستیء مامیشود چون ذرہ رقصاں از طرب
آفتاب حسن تو چون ے نماید جلوہ گر
از جمال مہر تو گردد عزازیل آدمی
واز جلال قہر تو آدم عزازیل دگر
ہستیم موہوم باشد چون نیابی در ظہور
ذرہ بر خورشید تابان شد گواہے معتبر
ما زبان تیغ آن دلدار رانازیم کان
قصہ عمر دراز ما نماید مختصر
موسی از یک نخل طوراز خویشتن رفتست ومن
روز و شب بینم ہماں آتش میان ہر شجر
در خرافات قلندر ہم بود اسرار حق
موج عمان باخس و خاشاک ے آرد گہر
اندر آنہا ماندہ پیران زمان وا ماندہ تر
آن مقاماتے کہ در طفلی نمودم بے سپر

Marfat.com

ترے حسن کو بروں کی نظروں سے بچانے کے لئے میری عقل سپند بن گئی اور تیرا عشق چنگاری بن گیا۔

عشق شمع فروزاں اور عقل ایک پروانہ ہے۔ جب پروانہ شمع کے نزدیک ہو جاتا ہے تو نقصان اٹھاتا ہے۔

جب تیرے حسن کا آفتاب جلوہ گر ہوتا ہے تو ہماری ہستی خوشی کے مارے ذرے کی طرح ناچتی ہے۔

تیری محبت کے جمال سے شیطان بھی آدمی بن جاتا ہے اور تیرے جلال سے آدمی دوسرا عزازیل بن جاتا ہے۔

جب تک تیرا ظہور نہ ہو میری ہستی ایک وہم ہی ہے۔ ذرہ روشن سورج کا معتبر گواہ ہو گیا۔

ہم اس دلدار کی زبان کی تلوار پر ناز کرتے ہیں کیونکہ ہماری عمر کے قصہ دراز کو مختصر کرتی ہے۔

موسیٰ طور کے ایک درخت (پر تجلی) کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے

اور مجھے ہر درخت میں دن رات وہی آگ نظر آتی ہے۔

قلندر کی خرافات میں بھی اسرار الٰہی ہیں۔ سمندر کی موج خس و خاشاک کے ساتھ موتی بھی لاتی ہے۔

زمانے کے پیر جن مقامات میں اور بھی بے بس ہو گئے وہ مقامات میں نے لڑکپن ہی میں طے کر لئے تھے۔

Marfat.com

خرمن جان و دل تا زود خاکستر شود
مے تپد برق تجلی اے جوانان الحذر
تاج برسر مے نہا از خاک راہت ہر گدا
تاج از سر مے نہد درکوئے تو ہر تاجور
کے روم برراہ گزارت گرشنابم کو بکو
کے شوم بر آستانت گربگردم در بدر
صد خیال خام دنیا دار مے بندد بدل
چون بفانوس خیالے مے کند گردش صور
آنکہ ماند در خودی ہرگز نباشد با خدا
آنکہ در یابد خدارا از خودی شد بے خبر
نے خوشی اورا نخنداند نہ رنجاند غمے
ہر کہ بشناسد کہ آید از قضا این خیر و شر
صلح کل مے باش و فارغ از غم دنیا نشین
بے خطر باشد بعالم گر شود بے شر بشر
از تمنا دست شو تا کام دل حاصل کنی
چیست جز حرمان غم نخل تمنا را ثمر
ہیچ میدانی کہ باشد حرص دنیا راچہ رنگ
آنکہ بیناشد بصیر او را نماید بے بصر

Marfat.com

تمہارے دل و جان کا کھلیان جلد راکھ ہو جائے گا۔ تجلی کی بجلی کوند رہی ہے اے جوانو! ڈرو۔

تیری خاک راہ کو ہر فقیر تاج سمجھ کر سر پر رکھتا ہے اور ہر تاج دار تیرے کوچے میں تاج کو سر سے اتار دیتا ہے۔

میں اگر گلی گلی بھاگتا پھروں گا تو تیرے راہ گزر پر کیسے پہنچ پاؤں گا اگر میں در بدر پھرتا رہا تو تیرے آستان پر کیسے جاؤں گا۔

ایک دنیا دار' دل میں سینکڑوں کچے خیال باندھتا ہے۔ (اس کے دل میں) فانوس خیال کی طرح سے تصویریں گردش کرتی ہیں۔

جو خودی میں رہتا ہے وہ خدا کے ساتھ نہیں ہوتا جو خدا کو پالیتا ہے۔ وہ خود سے بے خبر ہو جاتا ہے۔

جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ خیر و شر قضا سے آتی ہیں تو اسے نہ خوشی حرکت میں لاتی ہے نہ غم اسے تکلیف دیتا ہے۔

تو صلح کل رہ اور دنیا کے غم سے فارغ ہو کر بیٹھ اگر بشر بے شر ہو جائے تو دنیا میں اسے کوئی خطرہ نہیں رہتا۔

تمنا سے ہاتھ دھو لے تاکہ تیری مراد حاصل ہو (کیونکہ) نخل تمنا کا پھل حسرت اور محرومی کے سوا کچھ نہیں۔

تجھے کیا علم بھی ہے کہ دنیا کے حرص کا کیا رنگ ہوتا ہے۔ (حرص ایسی چیز ہے) کہ دانا بینا لوگوں کو اندھا کر دیتا ہے۔

Marfat.com

چون جنون عشقت آمد عقل مارا در ربود
گرچہ مے بودیم مایاں مرد میدان ہنر
آفتاب وحدتش در جلوہ باز آید مگر
منتشر شد ظلمت کثرت بعالم سر بسر
جلوہ خوزیز تو خواہد کہ بارد ابر تیغ
غرق در دریائے خون مارا نماید تا کمر
مہر تو مے جویم و از قہر تو درلرزہ ام
نے مرا پروائے جنت نے مرا خوف دگر
بو علی را عشق تو ہر دم بہ حالِ نو بود
گاہ بستہ گاہ کشتہ گاہ زیر و گاہ زبر

Marfat.com

جب عشق کا جنون آیا تو وہ ہماری عقل چھین کر لے گیا اگرچہ ہم لوگ میدان ہنر کے مرد تھے۔

اس کی وحدت کا آفتاب شاید پھر جلوہ گر ہو کثرت کا اندھیرا دنیا میں ایک سرے سے دوسرے تک پھیل گیا ہے۔

تیرا خوزیز جلوہ چاہتا ہے کہ تلوار کا بادل برستا ہے اور ہمیں دریائے خون میں کمر کمر ڈبو دے۔

میں تیری محبت کا طالب ہوں اور تیرے قہر سے کانپتا ہوں نہ مجھے جنت کی پروانہ کسی اور (دوزخ) کا خوف ہے۔

بوعلی تیرے عشق میں ہردم ایک نئی کیفیت سے گزرتا ہے۔
کبھی تو وہ بستہ (قید) کبھی کشتہ (مقتول) کبھی نیچے اور کبھی اوپر ہوتا ہے۔

Marfat.com

(47)

چو پائے شوق نداری براہ دوست متاز
کہ ہست در رہ الفت بسے نشیب و فراز
سرور و شاہد و ساقی نہان نمے ماند
کہ شمع پردہ درّد صبح مے شود غماز
مرا کہ شاہد سر مست ساقی و رعنا است
حقیقت است ہمہ واردات راہ مجاز
چو حسن شاہد مارا نہایتے نہ بود
بعشق [1] ما ہمہ انجام مے شود آغاز
ز جام چون کف ساقی تہی نمے گردد
کجا دماغ لطیفم ز مستی آید باز
شب است و شمع شراب است لیکن اے ساقی
ز عکس روئے تو ترسم کہ روز گردد باز
تو گر براہ حقیقت نمے نمائی رو
چہ حاصل است زروزہ چہ منفعت ز نماز

Marfat.com

(47)

جب تو شوق کے پاؤں ہی نہیں رکھتا تو دوست کے راستے میں نہ چل کیونکہ الفت کے راستے میں بڑے نشیب و فراز ہیں۔

سرو، شاہد اور ساقی چھپے نہیں رہتے۔ شمع پردہ پھاڑ دیتی ہے اور صبح کا راز فاش کر دیتی ہے۔

میرا محبوب رعنا بھی ہے اور ساقی سرمست بھی۔ راہ مجاز کی ساری وارداتیں حقیقت ہیں۔

چونکہ میرے محبوب کے حسن کی کوئی انتہا نہیں۔ ہمارے عشق میں سارے انجام آغاز ہو جاتے ہیں۔

ساقی کی ہتھیلی جام سے چونکہ خالی نہیں ہوتی تو میرا لطیف دماغ مستی سے کیسے باز آئے۔

رات ہے شمع ہے اور شراب ہے لیکن اے ساقی میں تو ڈرتا ہوں کہ تیرے چہرے کے عکس سے پھر صبح نہ ہو جائے۔

اگر تو حقیقت کے راستے کا رخ نہیں کرتا تو تجھے روزے سے کیا حاصل اور تجھے نماز کا کیا فائدہ۔

Marfat.com

مرا کہ قبلہ ابروئے تست پیش نظر
بہ مسجدے نہ شتابم نہ رو کنم حجاز
ابو علی دم توحید کہ زنی ہشدار
چو زاہدان ریائی بزہد خویش مناز
قبائے عشق کہ برقامت شرف دوزند
بدامنش ز اسباب و ملامت است طراز

Marfat.com

میرے سامنے تو تیری بھنوؤں کا قبلہ ہے اس لئے میں تو نہ دوڑ کر مسجد جاتا ہوں اور نہ حجاز کی طرح منہ کرتا ہوں۔

ابوعلی تو توحید کا دم بھرتا ہے تو ہوشیار رہ۔ ریاکار زاہدوں کی طرح اپنے زہد پر مت اترا۔

عشق کی قبا جو شرف کی قامت پر سی گئی ہے

اس کے دامن پر ملامت اور گالیوں کے نقش و نگار ہیں

Marfat.com

(48)

در لابہ ام گذشت بہ پیشت شب دراز
لیکن مرا بوصل نہ کردی تو سرفراز
عجز و نیاز شیوہ کن و راستباز باش
شاید در حقیقت بر تو کنند باز
بے نردبان چوے نرسی برفراز بام
پس طالب حقیقت شو از رہ مجاز
پروانہ وار مردن تو نیست خوب تر
باید چو شمع شغل تو ہم سوز و ہم گداز
پروائے طعن واعظ و زاہد نمے کنم
کردم بسوئے قبلہ ابروئے تو نماز
شغل تو ہست گر ستم و جور و سرکشی
کار من است پیش تو ہم عجز و ہم نیاز
گر بو علی بکون و مکان ملتفت شدے
جز روئے دوست از ہمہ سے کرد احتراز

Marfat.com

(48)

تیرے حضور میری طویل رات منت و خوشامد میں گزر گئی لیکن تو نے مجھے وصل سے نہیں نوازا۔

عجز و نیاز کو اپنا شیوہ بنا اور راست باز بن (ان باتوں سے) شاید تجھ پر حقیقت کا دروازہ کھول دیا جائے۔

چھت کے اوپر تو بغیر سیڑھی کے نہیں پہنچ سکتا اس لئے تو مجاز کے راستے طالب حقیقت ہو جا۔

پروانے کی طرح تیرا مرنا کوئی اچھی بات نہیں شمع کی طرح تیرا کام جلنا بھی ہونا چاہئے اور پگھلنا بھی۔

مجھے واعظ و زاہد کے طعنوں کی پروانہیں میں نے تو تیرے ابروؤں کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے۔

اگر ستم، ظلم اور سرکشی تیرا شغل ہے تیرے سامنے میرا کام بھی عاجزی اور نیاز مندی ہے۔

اگر بوعلی کون و مکان کی طرف توجہ کر لیتا
تو وہ دوست کے چہرے کے سوا ہر ایک سے احتراز کرتا

Marfat.com

(49)

مستم ز بادہ الست ہنوز
ساغر من پر از مئے است ہنوز
رفتہ از جائے پائے بوالہوسان
من بعشق تو پائے بست ہنوز
زانکہ از دیر ہم تو جلوہ گری
مرد مانند بت پرست ہنوز
غافل از خود شدی مگر زاہد
منکری زان نگاہ مست ہنوز
رفت بر عرش تا باو نرسید
کہ فغان من است پست ہنوز
خاک راہ گشتم و بہ باد شدم
دامنش نامدم بدست ہنوز
بو علی گرچہ شد دلم غربال
ہست انگشت او بہ شست ہنوز

Marfat.com

(49)

میں ابھی الست کی شراب سے مست ہوں۔ میرا جام ابھی تک شراب سے پر ہے۔

ہوسناکوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔ میں تیرے عشق میں ابھی تک ثابت قدم ہوں۔

چونکہ مندر میں بھی تو ہی جلوہ گر ہے اس لئے لوگ ابھی تک بت پرست ہیں۔

اے زاہد تو اپنے آپ سے غافل ہوگیا۔ لیکن محبوب کی نگاہ میں اب بھی برا ہے۔ (اور اپنا مقام نہیں بناسکا)۔

میری فغاں عرش پر گئی لیکن محبوب حقیقی تک نہ پہنچی کیونکہ وہ (آواز) ابھی تک پست ہے۔

میں راستے کی خاک ہو گیا مگر اس تک نہ پہنچ پایا
اس کا دامن بھی ابھی ہاتھ نہیں آیا

بوعلی (محبوب کے تیروں سے) میرا دل چھلنی ہوگیا
لیکن اس کی انگلی اب بھی شست پر لگی ہوئی ہے

Marfat.com

(50)

شیخ در عشق الٰہی وجد مے کن یک نفس
اشتر بے عقل ہم مے رقصد از بانگ جرس
چون بیاید عشق عقل از سر ہمے تازد برون
کے شتابد در رہ عشق تو عقلم را فرس
ہم صفیران مرا کس در چمن گوید زمن
ہمچو مرغ نوگرفتارم تپان اندر قفس
علم و عقلم را فروغ جلوہ روئے تو سوخت
ہم چنان کز شعلہ آتش بسوزد خاروخس
گر تو شوق نغمہ داری بشنو این فریاد من
اینچنین دلکش نمے باشد نوائے ہیچکس
گر بودے صد ہزاراں ہمچومن شیدائے تو
وعدہ وصل ترا ہرگز نبودے پیش و پس
تاشود فارغ زدنیا تا شود فارغ ز دین
بو علی را یک نظر از چشم شہلائے تو بس

Marfat.com

(50)

اے شیخ ایک لمحے کے لئے عشق الٰہی میں وجد کر۔ بے عقل اونٹ بھی گھنٹی کی آواز سن کر رقص کرتا ہے۔

جب عشق آتا ہے تو عقل سر سے نکل بھاگتی ہے۔ میری عقل کا گھوڑا عشق کے راستے میں کب دوڑتا ہے۔

باغ میں میرے ہم صفیروں (ساتھیوں) کو کوئی میری طرف سے کہے کہ میں تو گرفتار پرندہ ہوں اور قفس کے اندر تڑپ رہا ہوں۔

تیرے چہرے کے جلوے کی روشنی نے میرے علم اور عقل کو جلا ڈالا بالکل اسی طرح جس طرح آگ کا شعلہ خار و خس کو جلا دیتا ہے۔

اگر تجھے نغمہ سننے کا شوق ہے تو میری یہ فریاد سن۔ کسی اور کی آواز ایسی دلکشی نہ ہو گی۔

اگر لاکھوں لوگ میری طرح تیرے دیوانے ہوتے تو وعدہ وصل کرتے ہوئے تو پس و پیش نہ کرتا۔

بوعلی کو تیری نرگس شہلا جیسی آنکھ کی ایک نظر
دنیا اور دین سے فارغ کرنے کے لئے کافی ہے۔

Marfat.com

(51)

آمد اندر گوشم آواز سروش
کاے قلندر ساغرے از بادہ نوش
بادہ کز لمعہ اش سوزد جہان
چون بہ خم بادہ مے آید بہ جوش
بادہ کز جرعہ آن بے گمان
قدسیان را مے نماند عقل و ہوش
بادہ کز مستی آن بنگری
ہم زمین و ہم زمان را در خروش
بادہ کز جلوہ آن مے شود
روضہ رضوان دوکان مے فروش
بادہ کز وے ز دوشش میکشند
ہر کہ را سجادہ مے باشد بدوش
بادہ کز قلقل مینائے او
آیۂ لاتقنطوا آید بگوش
بادہ کز تندی و تلخی خویش
ہست رندان ازل را عیب پوش
بادہ ۔ کاندر ثنائے آن شرف
مے نباید شد ترا ہرگز خموش

Marfat.com

(51)

میرے کان میں سروش (فرشتہ) کی آواز آئی کہ اے قلندر شراب کا ساغر پی۔

وہ شراب کہ خم کے اندر جوش میں آئے تو اس کی روشنی دنیا کو جلادے۔

ایسی شراب جس کا ایک گھونٹ بلاشبہ فرشتوں کے عقل و ہوش کو باقی نہ رہنے دے۔

ایسی شراب کہ جس کے جلوے سے روضہ رضوان (جنت) شراب فروشی کی دکان بن جائے۔

وہ شراب ایسی ہے کہ کندھے پر مصلی رکھنے والے (نیک اور پرہیزگار) کا مصلی اتروا دیتی ہے۔

وہ شراب جس کی قلقل (صراحی سے جام میں شراب ڈالتے وقت جو آواز آتی ہے) سے لاتقنطوا کی آیت (کی آواز) کانوں میں آتی ہے۔

وہ شراب جو اپنی تندی و تیزی کی وجہ سے رندان ازل کی پردہ پوش ہے۔

وہ شراب کہ جس کی تعریف میں اے شرف
تجھے ہرگز خاموش نہیں رہنا چاہئے

Marfat.com

(52)

ہر کہ بروے باشدت الطاف خاص
مے نیابد از کمند تو خلاص
دست از جانش بشوید بایدش
مے زند ہر کس کہ لاف اختصاص
گر مرا کشتن ہمے خواہی بکش
مے نیارم بر زبان حرف قصاص
دوش مے پرسید یک زاہد زمن
چیست اندر بادہ گلگوں خواص
اے شرف تا نشوم ہذیان خلق
باید اندر گوششم افگندن رصاص

Marfat.com

(52)

جس پر تیری خاص عنایت ہو وہ تیرے بندھن سے نجات نہیں پاتا۔

جو شخص خاص تعلق کی ڈینگ مارتا ہے اسے اپنی جان سے ہاتھ دھو لینے چاہئیں۔

اگر تو مجھے قتل کرنا چاہتا ہے تو قتل کر دے میں اپنی زبان پر قصاص کی بات نہیں لاؤں گا۔

کل ایک زاہد مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ گلاب رنگ شراب کے خواص کیا ہیں۔

میرے کانوں میں سیسہ (پگھلا کے) ڈالنا چاہئے
تا کہ میں لوگوں کی بیہودہ گفتگو نہ سنوں

Marfat.com

(53)

ز کوئے تو نتوانم کہ من کنم اعراض
کہ بلبلم من و کوئے تو روضہء ز ریاض
چو جلوہ ات ز اثر جلوہ تو مے خیزو
بخلو تے نہ نشینم چو زاہد مرتاض
تو جان و دل بدہی او چو جام بادہ دہد
تو چون بخیل شوی ساقی است چون فیاض
ز دہر قطع تعلق ببایدت کردن
چنانکہ قطع شود جامہ نو از مقراض
جمال ذات و صفاتش بہ جلوہ آمدہ است
ببیں بچشم بصیرت جواہر و اعراض
ہمے ہجوم کند برمردان و دل دسواس
چنانکہ حملہ کند بر توان وتن امراض
شرف خدا و خودی جمع کے شوذ ز یئسان
چنانکہ ہست بچشم جہان سواد و بیاض

Marfat.com

(53)

میں تیرے کوچے سے منہ نہیں موڑ سکتا کیونکہ تیرا کوچہ جنت کے باغوں میں ایک باغ ہے اور میں اس کی بلبل ہوں۔

جب تیرا جلوہ ہر جلوے کے بعد ظاہر ہوتا ہے کہ تو میں ریاضت کرنے والے زاہد کی طرح خلوت میں نہیں بیٹھتا۔

جب وہ (ساقی) جام بادہ دیتا ہے تو (اس کے عوض) تو جان و دل دیتا ہے۔ جب تو بخیل ہو جائے (تو پروا نہیں) کیونکہ ساقی فیاض ہے۔

دنیا سے قطع تعلق کر لینا چاہئے (بالکل اسی طرح) جس طرح قینچی سے تیرے کپڑے کاٹے جاتے ہیں۔

اس کی ذات و صفات کا جمال جلوہ فرما ہے تو چشم بصیرت کے ساتھ جواہر اور اعراض (جوہر جو بذات خود قائم ہو' عرض' جو دوسرے کے سہارے قائم ہو) کو دیکھ۔

وسوسے روح اور دل پر یلغار کر رہے ہیں جس طرح بیماریاں جسم و جان پر حملہ آور ہوئے ہیں۔

اے شرف' خدا اور خودی اس طرح کیسے جمع ہو سکتے ہیں
جیسے کہ دنیا کی آنکھ میں سیاہی اور سفیدی ہے

Marfat.com

(54)

بو الہوس باشد اسیر خال و خط
عشق ما ہر گز نباشد زین نمط
در نگاہ ماہمہ عالم یکیست
چون نقطہ پیوستہ و پنہاں بخط
چون نگہ گردد بکثرت آشنا
خط شود پنہاں وہم پیدا نقط
آگاہ از راز تہ دریا شوی
گر شوی غواص نہ نشینی بہ شط
ہست گوہر در تہ دریا نہان
تو شنا کردن ہمیخواہی چو بط
لوح ہستی را صفا خواہی اگر
محو کن خود را تو چون حرف غلط
گاہے مینوش و گاہے کن نماز
زاہدا خیر است خیر اندر وسط
آنکہ از دنیا شرف گیرد کنار
مے نخواہد کرد بر دنیا شطط

Marfat.com

(54)

ہوسناک شخص تو خال و خط (ظاہری آرائش) کا اسیر ہوتا ہے۔ ہمارا عشق اس قسم کا نہیں ہے۔

ہماری نظر میں دنیا ایک ہی ہے وہ نقطوں کی طرح جڑی ہوئی اور خط کے اندر پنہاں ہے۔

جب نظر کثرت سے آشنا ہو جاتی ہے تو خط پنہاں ہو جاتا ہے اور نقطے ظاہر ہو جاتے ہیں۔

اگر تو غوطہ خور ہو جائے اور دریا کے کنارے نہ بیٹھے تو تو سمندر کی تہ کے راز سے آگاہ ہو جائے۔

موتی جو ہے وہ سمندر کی تہ میں چھپا ہوا ہے اور تو بلبلے کی طرح (سطح پر) تیرنا چاہتا ہے۔

اگر زندگی کی تختی کی صفائی چاہتا ہے تو اپنے آپ کو حرف غلط کی مثا دے۔

کبھی شراب پی اور کبھی نماز پڑھ اے زاہد اعتدال کے اندر خیر ہی خیر ہے۔

اے شرف جو دنیا سے کنارہ کشی کرتا ہے
وہ دنیا پر ظلم نہیں کرے گا

Marfat.com

(55)

زاہدا از جام مے پرہیزگاران را چہ حظ
وز نماز و روزہ و حج میکساران راچہ حظ
ما کہ از مے بے خودیم و گہ ز دیدار نگار
واعظا زین بے خودیہا ہوشیاران راچہ حظ
دیدہ باشند از رخ آن دوست اندک جلوہ
ورنہ از احیائے شب شب زندہ داراں راچہ حظ
چون ندارد جلوہ حسن و جمال شان ثبات
از تغافلہائے خود این گلعذاران راچہ حظ
چون نباشد جز وصال یار درمانے مرا
پس ز شغل چارہ سازی غمگساران راچہ حظ
گر نبرداری نقاب از عارض خودگاہ گاہ
از امید وصل تو امیدواران راچہ حظ
چون شرف دارند رو سوئے کمند ناز تو
ورنہ اندر رُستگاری رستگاران راچہ حظ

Marfat.com

(55)

اے زاہد پرہیز گاروں کو شراب کے جام سے کیا لطف (آئے گا) اور اسی طرح میخواروں کو نماز روزے اور حج سے کیا مزہ (آئے گا)۔

ہم تو شراب سے بے خود تھے اور کبھی محبوب کے دیدار سے اے واعظ ایسی بے خودیوں سے ہوشیاروں کا کیا تعلق۔

شب بیداروں نے اس دوست کے چہرے کا تھوڑا سا جلوہ دیکھا ہوگا۔ ورنہ شب بیداری سے ان لوگوں کو کیا ملتا ہے۔

چونکہ ان کے حسن و جمال کے جلوے کو ثبات نہیں تو حسینوں کو اپنے تغافل سے کیا ملتا ہے۔

چونکہ یار کے وصال کے سوا میرا کوئی علاج نہیں تو غمگساروں کو چارہ سازی کے شغل سے کیا ملے گا۔

تو اگر کبھی کبھی اپنے عارض سے نقاب نہ اٹھائے تو تیرے وصل کی امید سے امیدواروں کو کیا ملے گا۔

چھٹکارا پانے والوں کا رخ شرف کی طرح تیری کمند ناز کی طرف ہے
ورنہ چھٹکارا پانے والوں کو چھٹکارے سے کیا ملے گا۔

Marfat.com

(56)

چون فتد بر جان من از جلوہ جنت شعاع
جان کند ما را ذواع و ما کینم آنرا وداع
گوش کر ے دارد و سرخالی ز سودائے یار
شیخ گر حظے نمے گیرد از آہنگ سماع
گر تہید ستیم ما عیبے نباشد اے ندیم
غمزہ یارے بغارت مے برد ما را متاع
گر نباشد از تو اندر زندگی لطفے مرا
من ز لطف زندگی ہرگز نگیرم انتفاع
کاش بردارو نقاب ازروئے خود آن ماہوش
درمیان عارف و واعظ ہمے بینم نزاع
گر ہمے خواہید پیوستن باو اے واعظان
باید از دنیا و دین کردن شمارا انقطاع
اے شرف ما رازداران حریم قدیم
نیست بر اسرار ما ہرگز کسے را اطلاع

Marfat.com

(56)

جب میری جان پر جنت کے جلوے کی شعاع پڑتی ہے جان ہمیں الوداع کہتی ہے اور ہم اسے الوداع کہتے ہیں۔

شیخ سماع کی آواز سے کوئی لطف نہیں اٹھاتا (کیونکہ) اس کے کان بہرے ہیں اور اس کا سر (ذہن) یار کے خیال سے خالی ہے۔

اگر ہم خالی ہاتھ ہیں تو اے ندیم یہ کوئی عیب کی بات نہیں۔ یار کا غمزہ ہمارے مال و متاع کو لوٹ لیتا ہے۔

اگر تیری ذات سے زندگی میں مجھے کوئی لطف نصیب نہ ہو تو میں زندگی کی لذت سے ہرگز فائدہ نہیں اٹھاؤں گا۔

صوفی اور واعظ کے درمیان مجھے جھگڑا نظر تا ہے کیا ہی اچھا ہو کہ وہ باہوش اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دے۔

اے واعظ اگر تم اس سے تعلق قائم کرنا چاہتے ہو تو تمہیں دنیا اور دین دونوں سے ترک تعلق کرنا پڑے گا۔

اے شرف ہم حریم قدس کے راز دار ہیں
ہمارے رازوں کی کسی کو خبر نہیں

Marfat.com

(57)

میفروزم ہر شب از یاد رخ جانان چراغ
نیست چون پروانہ ام از سوختن ہرگز فراغ
کاش بارد برسر او سنگ و خاک از آسماں
ہر کسے کو خالی از سودائے تو دارد دماغ
باغ ما درسینہ ما ہست از عکس رخش
مانمے گیریم حظے زینہار از سیر باغ
ز خیال روئے و چشم آن نگار شوخ و شنگ
دیدہ من پر ز اشک و سینہ من پر زداغ
در گل و عطر و عبیر و عنبر و مشک ختن
از شمیم زلف تو ہرگز نمے یابم سراغ
واعظا موئے درمیان عاشقان
درمیان بلبلان ہرگز نزیبد شور زاغ
اے شرف فارغ نہ گشتی گر ز دنیا و ز دین
روز و شب مستانہ میگردی چرا در باغ وراغ

Marfat.com

(57)

میں ہر شب محبوب کے چہرے کی یاد میں چراغ جلاتا ہوں۔ مجھے پروانے کی طرح جلنے سے بالکل فراغت نہیں۔

ہر وہ شخص جس کا ذہن تیرے سودا سے خالی ہو خدا کرے اس کے سر پر آسمان سے پتھر اور خاک برسیں۔

محبوب کے چہرے کی وجہ سے ہمارا باغ ہمارے سینے کے اندر ہے۔ ہم باغ کی سیر سے بالکل لطف نہیں اٹھاتے۔

اس شوخ و شنگ کے چہرے اور آنکھوں کے خیال سے میری آنکھیں آنسوؤں سے بھری اور میرا سینہ داغ داغ ہے۔

پھول، عطر، عبیر، عنبر اور مشک ختن (جیسی خوشبوؤں میں) مجھے تیری زلف کی خوشبو کا کہیں سراغ نہیں ملتا۔

اے واعظ جس طرح بلبلوں کے درمیان کوے کا شور اچھا نہیں لگتا۔ اس طرح عاشقوں کے درمیان غرور و تکبر کے نعرے اچھے نہیں لگتے۔

اے شرف اگر تو دنیا اور دین سے فارغ نہیں ہوا
تو پھر دن رات باغ اور جنگل میں مستوں کی طرح کیوں پھرتا ہے

Marfat.com

(58)

ساقی گرفت جام مئے لالہ گون بکف
مطرب ترانہ کرد بر آہنگ چنگ و دف
گر نشنویم نغمہ و ساغر نہ برکشیم
ما ے کنیم عمر گرانمایہ را تلف
دوش از شکست تو پشیمان ہمے شدم
آمد ندائے ہاتف غیبی کہ لا تخف
راز نہاں ز پیر مغان است دردلم
چون گوہرے کہ سر نہ برون آرد از صدف
جان و دل از برائے ہدف پیشت آورم
تیرے اگر بغمزہ نشانی تو بر ہداف
باید ترا کہ تیغ برون آری از نیام
ما عاشقان ستادہ چو باشیم صف بہ صف
اے لعبتان شوخ کہ باشند سنگ دل
رحمے نمے کنند بجان و دل شرف

Marfat.com

(58)

ساقی نے لالہ رنگ شراب کا جام ہاتھ میں لیا مطرب (گانے والے) نے چنگ اور دف کی لے پر ترانہ شروع کیا۔

اگر ہم نغمہ نہ سنیں اور (شراب کا) ساغر نہ پئیں۔ تو پھر ہم اپنی قیمتی عمر کو ضائع کر رہے ہیں۔

کل میں اپنی توبہ کے ٹوٹنے پر پریشان ہو رہا تھا۔ ہاتف غیبی آواز آئی کہ خوف نہ کر۔

پیر مغاں کا ایک راز میرے دل میں ہے (وہ راز) اس موتی کی طرح ہے جو صدف سے باہر نہ نکلے۔

اگر غمزہ کا ایک تیر نشانے پر بیٹھے تو میں اپنے دل و جان کو ہدف بنانے کے لئے تیرے سامنے لا رہا ہوں۔

ہم عاشق جب قطار در قطار کھڑے ہوں مجھے تلوار نیام سے نکال لینی چاہئے۔

اے شوخ گڑیا۔ جو سنگ دل بھی ہوتی ہیں
شرف کے دل و جان پر ذرا سا رحم بھی نہیں کرتیں

Marfat.com

(59)

روئے تو سوزد مرا از آتش پنہان عشق
موئے تو باشد مرا سلسلہ جنبان عشق
سر نہ فرو آرم پیش کسے در جہان
سر بنہادم چومن بر خط فرمان عشق
دست بداماں خضر کے زند از احتیاج
آنکہ بدستش بود گوشتہ داماں عشق
منزل مقصود اگر ہست ترا در نظر
یک قدم شوق زن سوئے بیابان عشق
لقمہء دنیا منہ در دہن و کام خویش
خواہی اگر واعظا لقمہ از خوان عشق
زود گریزد زسر چون بشود ناگہان
بر صف عقل و خرد حملہ سلطان عشق
ہوش گریزد ز سر واعظ مغرور را
گر تو زنی اے شرف نعرہ چومستان عشق

Marfat.com

(59)

تیرا چہرہ عشق پنہاں کی آگ سے مجھے جلاتا ہے۔ تیرے بال (زلف) میرے لئے عشق کا سلسلہ جنباں ہیں۔

جب میں نے عشق کے حکم نامے پر سر جھکا لیا تو میں دنیا میں کسی کے سامنے سر نہیں جھکاتا۔

جس کا ہاتھ عشق کے دامن کے گوشے تک پہنچا ہو وہ ضرورت کے وقت خضر کے دامن کی طرف ہاتھ کب جاتا ہے۔

اگر منزل مقصود تیری نظر میں ہے تو شوق کا ایک قدم بیابان عشق کی طرف بڑھا۔

اے واعظ اگر تو عشق کے خوان سے لقمہ (کھانا) چاہتا ہے تو دنیا کا لقمہ اپنے منہ اور حلق میں نہ رکھ۔

جب عقل و خرد کی صف پر سلطان عشق کا اچانک حملہ ہوتا ہے تو عقل و خرد جلدی بھاگ جاتے ہیں۔

اے شرف گر تو عشق کے مستوں کی طرح نعرہ مارے
مغرور واعظ کے ہوش اڑ جائیں

Marfat.com

(60)

فدائے روئے تو ارضین و افلاک
بفرق تو منور تاج لولاک
بکش از رخ نقاب اے ماہ یثرب
بزن در جیب و دامان دلم چاک
بیفکن آتشے در سینہ من
کہ سوزد خرمن صبر مرا پاک
ہمے نالم کہ بر روئے بمالم
ز راہ تو اگر یابم کف خاک
بیا برق جمال خویش افگن
وجود من بود چون خار و خاشاک
بزن تیغے مرا بر سر ز غمزہ
بکن رحمے مرا بر جان غمناک
چو سوزم ز آتش ہجر تو ہر دم
نباشد ز آتش دوزخ مرا باک
حدی خوان خواند از نعت تو یکدم
شود جمازہ من چست و چالاک
بہ جیب و دامنش صد چاک دارد
قلندر بو علی بیباک بیباک

Marfat.com

(60)

تیرے چہرہ مبارک پر زمینیں اور آسمان فدا ہیں۔ تیرے نورانی سر پر اولاک کا تاج ہے۔

اے یثرب کے چاند چہرے سے نقاب اٹھا اور میرے گریبان اور دامن کو چاک کر دے۔

میرے سینے میں آگ لگا دے جو صبر کے کھلیان کو جلا دے۔

میں اس لئے نالہ وفریاد کر رہا ہوں کہ اگر تیرے راستے کی مٹھی بھر خاک مل جائے تو میں اسے چہرے پر مل لوں۔

میرا وجود خار و خاشاک کی طرح ہے تو آ اور (اس پر) اپنے جمال کی بجلی گرا۔

میرے سر پر غمزے کی تلوار مار۔ میری غمناک جان پر ذرا رحم کر۔

جب میں ہر لحظہ تیرے ہجر کی آگ میں جل رہا ہوں مجھے بھلا دوزخ کی آگ سے کیا ڈر ہوگا۔

اگر حدی خوان ایک لمحے کے لئے تیری نعت پڑھے میرا اونٹ چست و چالاک ہو جائے۔

اپنے دامن کی جیب میں سینکڑوں چاک رکھتا ہے
قلندر بوعلی کیا بات ہے تیرے عشق کی کیا بات؟

Marfat.com

(61)

آمدیم از صحبت اینان بتنگ
مانخواہیم ہرگز نام و ننگ
باکس و ناکس شوی در آشتی
تو اگر بانفس خود آئی بہ جنگ
راہ عابد نیست جز راہ صفاء
راہ عاشق نیست جز کام نہنگ
سر ز ہجر تو بسنگ آمد مرا
دستم از عشق تو آمد زیر سنگ
عمر رفتہ باز پس ناید ترا
از کمان برجستہ ے ناید خدنگ
پس غنیمت ہر نفس را ے شمار
دامن عشرت مبر بیرون زچنگ
نغمہ بر زن بر نوائے مطربان
جام برکش از شراب لعل رنگ
دل بود آئینہ و آئینہ را

Marfat.com

(61)

ہم ان لوگوں کی صحبت سے تنگ آ گئے ہیں ہم نام و ننگ کے ہرگز خواہاں نہیں ہیں۔

اگر تو اپنے نفس سے جنگ کر لے تو ہر برے بھلے سے صلح کر لے۔

عابد کا راستہ صفائی کے راستے کے سوا نہیں اور عاشق کا راستہ مگرمچھ کے حلق کے سوا نہیں (عاشق کا راستہ زاہد کے راستے سے مشکل ہے)

تیرے ہجر کی وجہ سے میرا سر پتھر سے لگا تیرے عشق کی وجہ سے میرے ہاتھ پتھر تلے آ گئے ہیں۔

تیری گزری ہوئی عمر واپس نہیں آئے گی۔ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آتا۔

اس لئے تو ہر سانس کو غنیمت سمجھ اور عشرت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑ۔

گانے والوں کی آواز پر نغمہ گا لعل رنگ شراب کے جام پی۔

دل تو آئینہ ہوتا ہے اور آئینے کو ہر داغ اور زنگ سے پاک کرنا چاہئے۔

تاکہ اس آئینے میں تو جمال سروری کو بغیر شک اور دیر کے عیاں دیکھے۔

Marfat.com

پاک باید کردن از ہر داغ وُ زنگ
تا جمال سرمدی بینی عیان
اندران آئینہ بے ریب و درنگ
برنتابد عشق علم و عقل را
این چنین توسن درین وادیست لنگ
زاہدان را مے رود ایمان بباد
درمیان شاہدان شوخ و شنگ
عشق غالب اے شرف آید بہ عقل
چون بر آہو حملہ مے آرد پلنگ

Marfat.com

عشق علم و عقل کو برداشت نہیں کرتا۔ اس قسم کا گھوڑا (عقل) اس وادی میں لنگڑا ہے (چل نہیں سکتا)

شوخ و شنگ محبوبوں کے درمیان زاہدوں کا ایمان برباد ہو جاتا ہے۔

اے شرف عشق، عقل پر غالب آتا ہے

بالکل اسی طرح جس طرح چیتا ہرن پر حملہ کرتا ہے۔

Marfat.com

(62)

نہاں بوئے تو شد در غنچہ و گل
کہ از مستی بہ فریاد است بلبل
بہ قیمت دادے ملک سلیمان
اگر دادم کسے یک ساغر مل
چو دیدم جلوہ آن شاہد مست
زدستم رفت دامان تحمل
نمے دانم کہ این باد سحر چوں
بہ پیچ و تاب آرد زلف سنبل
نمے دانم کہ قمری بر سر سرو
چرا افگندہ در گلزار غلغل
نمے دانم کہ اندر بزم رندان
چرا آید بگوش این بانگ قلقل
نمے دانم کہ چون در جیب د دامان
زند صد چاک اندر گلستان گل
نمے دانم کہ بر بالائے گلبن
چرا ے آید اندر نغمہ بلبل
شرف این راز اگر فہم خواہی
برون ناور سر از جیب تامل

Marfat.com

(62)

بلبل مستی کے عالم میں فریاد کر رہی ہے کہ تیری خوشبو غنچہ و گل میں چھپ گی ہے۔
اگر مجھے کوئی شراب کا ایک پیالہ دیتا تو اس کے بدلے سلیمان کی سلطنت بخش دیتا۔
جب میں نے اس مست محبوب کا جلوہ دیکھا تو میرے ہاتھ سے صبر و تحمل کا دامن چھوٹ گیا۔
میں نہیں جانتا کہ صبح کی ہوا سنبل کی زلفوں میں کس طرح پیچ و تاب ڈالتی ہے؟
میں نہیں جانتا کہ قمری نے سرو پر بیٹھ کر باغ میں شور کیوں مچایا ہے؟
میں نہیں جانتا کہ رندوں کی مجلس میں قلقل کی آواز کیوں آتی ہے؟ میں نہیں جانتا کہ پھول اپنے دامن اور گریباں میں باغ کے اندر سو سو چاک کیوں ڈالتا ہے؟
میں نہیں جانتا کہ پھولوں کی جھاڑی پر بلبل نغمے کیوں گاتی ہے۔

شرف تو اگر اس راز کو سمجھنا چاہتا ہے
تو غور و فکر کے گریباں سے سر باہر نہ نکال

Marfat.com

(63)

اے آنکہ فرقت زلعمرک بوداکلیل
وے بر در تو ناصیہ سا آمدہ جبریل
ایوان تو عرش است کہ در جلوہ در آئی
انوار تو اش بز در و دیوار چو قندیل
تو از نظرے عالم و آدم دگر آری
عیسیٰ کند ار زندہ دو صد مردہ بہ تعجیل
یک نعرہ مستانہ بہ عشق تو زنم گر
خلقے بتصور رود از صور اسرافیل
این یک خط سبز کہ بروئے تو نوشتند
مجموع دران پنج کتاب است بہ تفصیل
در فہم کسے کاین سبز تو بخواند
توریت و زبور آمدہ ہم مصحف انجیل
ماراسفر قبلہ ابروئے تو در پیش
یاران ہمہ در قصد حجاز اندر بہ تعجیل
در عشق تودید شرف این گونہ عجائب
کزوے نتوان کرد حکایات بہ تمثیل
ہاں بو علی از مدعیان ہیچ نہ رنجی
باصورت آدم نبرد سجدہ عزازیل

Marfat.com

(63)

''تیری عمر کی قسم''۔ خدا نے حضور کی عمر کی قسم کھا کر آپ کو سرفراز کیا۔ قسم ایک تاج ہے تیرے در پر جبریل نے اپنا ماتھا رگڑا۔ (آپ کے سر پر اس قسم کا تاج ہے جو آپ کا امتیاز ہے)۔

عرش تیرا ایوان ہے کہ تو اس میں جلوہ فرما ہے۔ تیرے انوار در و دیوار کو قندیل کی طرح روشن کر رہے ہیں۔

اگر عیسیٰ دو سو مردوں کو جلدی سے زندہ کرتا تو، تو ایک نظر سے ایک نئی دنیا اور ایک آدم لا سکتا ہے۔

اگر میں تیرے عشق میں ایک نعرہ مستانہ بلند کروں لوگوں کا تصور صور اسرافیل کی طرف جائے گا۔

یہ ایک سبز خط (سبزہ خط) جو چہرے پر لکھا گیا ہے اس کے اندر مجموعی طور پر تفصیل سے پانچ کتابیں ہیں۔

جو کوئی تیرا یہ سبزہ پڑھ لے اس کی سمجھ میں توریت زبور قرآن اور انجیل آجاتے ہیں۔

دوست سارے جلدی جلدی (حج کے لئے) حجاز جا رہے ہیں لیکن مجھے تو تیری بھنوؤں کے قبلے کا سفر درپیش ہے۔

تیرے عشق میں شرف نے ایسی ایسی عجیب چیزیں دیکھی ہیں کہ ان کی حکایت کی مثال بھی بیان نہیں کی جا سکتی۔

ہاں اے بوعلی دشمنوں سے ہرگز رنجیدہ نہ ہو
آدم کی صورت کو شیطان نے سجدہ نہیں کیا

Marfat.com

(64)

اے از طراوت لب تو تازگئی مل
اے از لطافت رخ تو نازکئے گل
بالا ز جلوہ ملکوت است حسن تو
حیران ز شرح خوبی روئے تو عقل کل
بیرون ز اختیار بود گریہ ہائے ما
بر پشت بحر مے نتوانیم بست پل
ہر ذرہ را ز پرتو مہر است اضطراب
محو جمال روئے تو دیدم جزو کل
مارا بغیر بندگیت نیست چارہ
درپائے ماست سلسلہ در گردنست غل
واعظ برائے پند تو نزدیک من میا
کاید مرا ز دور خوش آواز دہل
ما اے شرف بہ طاعت کس سر نمے نہیم
حلقہ بگوش ما بود از ختم رسل

Marfat.com

(64)

اے محبوب تیرے لب کی طراوت سے شراب کی تازگی (قائم) ہے اور تیرے چہرے کی لطافت سے پھول کی نزاکت ہے۔

تیرا حسن جلوہ ملکوت (ملکوت فرشتوں کی دنیا) سے بڑھ کر ہے تیرے چہرے کی خوبصورتی کی تفصیل سے عقل کل حیران ہے۔

ہمارا رونا ہمارے اختیار سے باہر ہے سمندر کی پشت پر ہم پل نہیں باندھ سکتے۔

ہر ذرے کو سورج کے پرتو سے بے قراری ہے۔ ہم نے جزو کل تیرے چہرے کے جمال میں محو دیکھا۔

ہمیں تیری بندگی کے سوا کوئی چارہ نہیں ہمارے پاؤں میں زنجیر ہے اور گردن میں طوق ہے۔

واعظ تو نصیحت کرنے کے لئے میرے نزدیک نہ آ کیونکہ میرے نزدیک دور کے ڈھول سہانے ہیں۔

اے شرف ہم کسی کی عبادت میں سر نہیں جھکاتے
ہم تو رسول ﷺ کے حلقہ بگوش ہیں

Marfat.com

(65)

تشنہ عشقم جگر مے سوزدم
از تف آن مغز سرے سوزدم
یک نظر کردم بحسن گرم او
تا قیامت آن نظر مے سوزدم
پرتو شمع رخش برمن رسید
زان چو پروانہ جگر مے سوزدم
گر پرم بر ہوائے شوق او
صد تجلی بال وپر مے سوزدم
ز آتش ہجر تو در قید حیات
روز و شب نار سقر مے سوزدم
داغہائے عشق او در دل مراست
آہ این مشت شرر مے سوزدم
شعلہ یاد رخ پر نور او
بو علی شام و سحر مے سوزدم

Marfat.com

(65)

میں عشق کا پیاسا ہوں میرا جگر جل رہا ہے۔ اس کی گرمی سے میرا مغز جل رہا ہے۔

میں نے اسی کے حسن گرم پر ایک نظر ڈالی تو قیامت تک میری وہ نظر جلتی رہی۔

اس کے چہرے کی شمع کا پرتو مجھ تک پہنچا اس سے پروانے کی طرح میرا جگر جلتا رہا۔

اگر میں اس کے عشق کی خواہش میں اڑوں تو سینکڑوں تجلیاں میرے بال و پر جلا دیں۔

زندگی کی قید میں تیرے ہجر سے میں دن رات جہنم کی آگ میں جلتا ہوں۔

اس کے عشق کے داغ میرے دل میں نہیں ہائے یہ مٹھی بھر چنگاریاں مجھے جلا رہی ہیں۔

اے بوعلی اس کے پرنور چہرے کی یاد کا شعلہ
مجھے صبح و شام جلاتا ہے۔

Marfat.com

(66)

مئے صافی و شاہد در کنارم
ز کس در دو جہان باکے ندارم
ازان مے کز غم عشق تو خورداست
روانم تا ابد اندر خمارم
چو چشم مست تو ہستم ہمہ عمر
نخواہی دید ہرگز ہوشیارم
اناالحق مے زنم صدرہ • چو منصور
اگر راہ مے نمائی سوئے دارم
بدان شاہد کہ من دارم بعالم
سزد گر از دو عالم سر بر آرم
چو از رخ مے کشد بند نقابے
تجلی مے نماید بے قرارم
کنار از دین و از دنیا گرفتم
ہنوز او مے نیاید در کنارم
نگیرد گوشہ دامان او را
کند پرواز اگر مشت غبارم
چہ گویم : اے شرف در حضرت او
کہ او داند نہان و آشکارم

Marfat.com

(66)

صاف شراب ہو اور محبوب میری آغوش میں ہو (تو) مجھے دونوں جہانوں میں کسی کا ڈر نہیں۔

تیرے عشق کے غم کی شراب میری روح نے پی لی ہے میں ابد تک خمار میں ہوں۔

میں تو تیری مست آنکھوں کی طرح ہوں تو ساری عمر مجھے کبھی ہشیار نہیں دیکھے گا۔

اگر تو دار کی طرف میری راہنمائی کرے تو میں سو بار منصور کی طرح انا الحق کا نعرہ بلند کروں۔

اس محبوب کے ہوتے ہوئے جو میں رکھتا ہوں مجھے یہ زیب دیتا ہے کہ دونوں جہانوں سے میرا سر اونچا ہو۔

جب وہ اپنے چہرے سے نقاب ہٹاتا ہے تو مجھے تجلی بے قرار کر دیتی ہے۔

میں نے تو دین و دنیا سے کنارہ کر لیا لیکن وہ ابھی تک میرے کنار (پہلو) میں نہیں آیا۔

اگر میری مٹھی بھر خاک کو پر بھی لگ جائیں اور وہ پرواز بھی کرے تو بھی اس کے دامن کے گوشے کو نہیں پکڑ سکتی۔

اے شرف میں اس کے حضور میں کیا کہوں

کہ وہ میرے نہاں (پوشیدہ) اور آشکار (ظاہر) کو جانتا ہے۔

Marfat.com

(67)

جمالت بود اندر روئے آدم
کہ ے بودش شرف بر جملہ آدم
اگر این نقطہ دانستے عزازیل
ہزاران سجدہ آوردے دمادم
بر آدم منکشف شد جملہ اسمائے
ملائک اندران جا ماندہ ابکم
کسے کورازبان بر بستہ نبود
حریم قدس او را نیست محرم
چہ نامے کز ثنایش چند فصلے
نوشتہ بر جبین عرش اعظم
رود آن نام را جانم بہ قربان
کنم آن نام را من دور پیہم
خوشا نامے و خوش آن صاحب نام
بہ جز نامش نباشد اسم اعظم
بہ عشق او شود دنیا و دین مست
اگر مستانہ آوازے بر آرم
شرف در صورت پاکش عیان دید
جمال لا یزالی را مسلم

Marfat.com

(67)

آدم کے چہرے میں تیرا جمال (موجود) ہے (اسی لئے) اسے تمام انسانوں پر شرف حاصل ہوا۔

اگر ابلیس یہ نکتہ جانتا تو وہ مسلسل ہزاروں سجدے کرتا۔

آدم پر سب اسما منکشف ہو گئے سب فرشتے وہاں بہرے تھے۔

جس کی زبان بند نہ ہو حریم قدس (بارگاہ الہٰی) میں اس کا کوئی محرم نہیں۔

وہ کون سا نام ہے کہ اس کی تعریف کی چند فصلیں عرش اعظم کی پیشانی پر لکھی ہوئی ہیں۔

اس نام کے صدقے میری جان اس نام کے علاوہ اسم اعظم کیا ہوگا۔

اس کے عشق میں اگر میں ایک نعرہ مستانہ بلند کروں تو دین و دنیا مست ہو جائیں۔

شرف نے اس کی صورت میں واضح طور پر
حسن لازوال کو واقعی دیکھا

Marfat.com

(68)

پردہ بردار کہ ماروئے چو مہرت نگریم
ورنہ از آہ جگر پردۂ عالم بدریم
پردہ بردار کہ بینم دو ابروئے ترا
پیش شمشیر تو ما جملہ سرا سر سپریم
آتش جلوہ تو خرمن ارواح بسوخت
لیک باماچہ توان کرد کہ کوتہ نظریم
پر تو روئے تو خود می درد پردہ خویش
پس چرا روئے ترا ما پس پردہ نگریم
بر تراز ہرجہان است جمال تو کہ ما
پیش روئے تو دو عالم بیکے جو نخریم
ما خبر گوئے جمال تو بعالم شدہ ایم
گرچہ از جلوہ دیدار تو ما بے خبریم
طعنہ دشمن و تحسین رفیقان شنویم
لیکن از جانرویم و بہ تغافل گزریم

Marfat.com

(68)

پردہ اٹھا تا کہ ہم تیرے سورج جیسے (تابناک) چہرے کو دیکھیں ورنہ جگر کی آہ سے دنیا کا پردہ پھاڑ دیں۔

تو پردہ اٹھا تا کہ میں تیری دونوں بھنوؤں کو دیکھوں تیری تلوار کے سامنے ہم سب سراسر ڈھال ہیں۔

تیرے جلوے کی آگ نے روحوں کے خرمن جلا ڈالے لیکن ہم سے کیا ہو سکتا ہے کہ ہم تو کوتاہ نظر ہیں۔ (ہماری نظر تیرے جلوے کو نہیں دیکھ سکی)

تیرے چہرے کا پرتو اپنا پردہ خود پھاڑ دیتا ہے۔ پھر ہم تیرے چہرے کو پردے کی پیچھے سے کیوں دیکھیں۔

تیرا جمال ہر جہان سے ایسا برتر ہے تو ہم تیرے چہرے کے مقابل دو جہانوں کو ایک جو کے عوض نہ خریدیں۔

ہم تیرے جمال کا دنیا میں اعلان کرنے والے بنے۔ اگرچہ تیرے دیدار کے جلوے سے ہم بے خبر ہیں۔

دوستوں کی تعریف اور دشمن کے طعنے سنتے ہیں لیکن ہم اس جگہ سے نہیں جائیں گے اور تغافل سے گزریں گے۔

Marfat.com

مردہ ہرگز نبود آنکہ بمیرد در عشق
کشتۂ ناز ترا زندہ دایم شمریم
نیست فردوس برین ہمسر کوے تو کہ ما
راہ بہ کوے تو بفردوس برین نبریم
بو علی راہ ملامت رہ مردان خداست
مے نشاید کہ چنین راہ بہ نفرت سپریم

Marfat.com

جو عشق میں مرتا ہے وہ کبھی مردہ نہیں ہوتا۔ تیرے شہید ناز کو ہم ہمیشہ زندہ سمجھتے ہیں۔

فردوس بریں تیرے کوچے کی برابری نہیں کرسکتی تیرے کوچے کے راستے ہم فردوس بریں نہیں جائیں گے۔

بوعلی علامت کی راہ مردان خدا کی راہ ہے
مناسب نہیں کہ ہم یہ راہ نفرت سے طے کریں

Marfat.com

(69)

روز باخوش پسران نرد وفا ے بازم
شب ہمہ شب بشرابے و شمعے سازم
بے خبر از دو جہان کرد مرا جلوہ دوست
بدو عالم ز رخ دوست نمی پردازم
سجدہ درپیش تو آوردم و مسجود شدم
کہ درین سجدہ ملائک نشود انبازم
دارم از سوز و گداز غم او پیش نظر
باید اول کہ سر خویش چو شمع اندازم
مرغ عشقم کہ مرا دانہ توحید دہند
زیر ہر کنگرہ عرش بود پروازم
موجے از جلوہ او برد بناگاہ مرا
بود انجام رہ اہل نظر آغازم
کے باین دام کہ حادثہ پرواز کنم
من کہ از اوج سر عرش یکے شہبازم

Marfat.com

(69)

دن کے وقت خوبصورت لڑکوں کے ساتھ وفا کی بازی کھیلتا ہوں۔ رات کے وقت ساری رات شراب پینے اور شمع جلانے میں بسر کرتا ہوں۔

دوست کے جلوے نے مجھے دو جہانوں سے بے خبر کر دیا۔ اس کے چہرے (میں اس قدر محو ہوں) سے دو جہانوں پر توجہ نہیں دیتا۔

میں نے تجھے سجدہ کیا اور خود مسجود ہو گیا اور اس سجدے میں فرشتے میرے ساتھ شریک نہیں ہیں۔

اس کے غم کے سوز و گداز کی وجہ سے یہ بات میرے پیش نظر رہتی ہے کہ مجھے شمع کی طرح پہلے اپنے سر کی قربانی دینی چاہئے۔

میں تو عشق کا پرندہ ہوں جسے توحید کا دانہ دیا جاتا ہے عرش کے ہر کنگرے کے نیچے میری پرواز ہوتی ہے۔

اس کے جمال کی ایک موج مجھے اچانک لے گئی اہل نظر کے راستے کا انجام میرا آغاز ہے۔

میں تو عرش کی بلندیوں کا ایک شاہباز ہوں میں حادثے کے اس جال کی جگہ (دنیا) میں کب پرواز کرتا ہوں۔

Marfat.com

کے شوم مدعی کشف کہ شرکیست خفی
نشود گاہ بہ طامات بلند آوازم
نہ منم عارف و عالم نہ منم عاشق و رند
ہر زہ گویند ہمہ بے خبران از رازم
بو علی کہ سر خود برکشم از راہ جفا
من کہ در زمرہ ارباب وفا ممتازم

Marfat.com

میں کشف کا دعوی کب کرتا ہوں کیونکہ یہ شرک خفی ہے میں طامات (صوفیوں کے بیہودہ دعوے) کے معاملے میں زیادہ بلند آواز نہیں ہوں۔

میں نہ صوفی و عالم نہ عاشق نہ رند ہوں۔ میرے راز کے بارے میں سب بے خبر لوگ بیہودہ باتیں کرتے ہیں۔

بوعلی میں راہ جفا سے خود کو نکال لوں گا

کیونکہ میں تو ارباب وفا کے گروہ میں ممتاز ہوں

Marfat.com

(70)

اگر رندم اگر من بت پرستم
قبولم کن خدایا ہر چہ ہستم
بت دارم دردن سینہ خویش
کہ روز و شب من آن بت مے پرستم
بہ ہوشم ناورد ہنگامہ حشر
کہ من بدمست از روز الستم
ندارم ننگ و عار از بت پرستی
کہ یارم بت بود من بت پرستم
بہ پیچ و تاب عشق افتادم آنگہ
دلٰ اندر زلف پیچان تو بستم
خمارم نشکند آید اجل گر
کہ از جام شرابؔ شوق مستم
شرف چون نرگس مثلش بدیدم
بمستی ساغر و مینا شکستم

Marfat.com

(70)

میں رند ہوں یا بت پرست ہوں۔ میں جو کچھ بھی ہوں اے خدا مجھے قبول کر۔

میرے سینے میں ایک بت موجود ہے۔ میں دن رات اس بت کی پرستش کرتا ہوں۔

محشر کا ہنگامہ بھی مجھے ہوش میں نہیں لا سکے گا کیونکہ میں تو روز الست ہی سے بدمست ہوں۔

مجھے بت پرستی سے عار نہیں کیونکہ میرا یار بت تھا اور میں بت پرست ہوں۔

میں عشق کے پیچ و تاب میں اس وقت سے مبتلا ہوا جب سے میں نے اپنا دل تیری زلف پیچاں میں باندھا۔

اگر موت بھی آئے تو میرے خمار کو نہیں توڑ سکتی کیونکہ شراب عشق کے جام سے مست ہوں۔

شرف جب میں نے اس کی نرگس جیسی آنکھوں کو دیکھا
تو مستی سے میں نے ساغر و مینا توڑ ڈالے

Marfat.com

(71)

منم محو جمال او نمیدانم کجا رفتم
شدم غرق وصال او نمیدانم کجا رفتم
غلام روئے او بودم اسیر موئے او بودم
غبار کوئے او بودم نے دانم کجا رفتم
بآں مہ آشنا گشتم ز جان و دل من فدا گشتم
فنا گشتم فنا گشتم نے دانم کجا رفتم
شدم چون مبتلائے او نہادم سر بپائے او
شدم محو لقائے او نے دانم کجا رفتم
قلندر بو علی ہستم بنام دوست سر مستم
دل اندر عشق او بستم نے دانم کجا رفتم

Marfat.com

(71)

میں تو اس کے جمال میں محو ہوں میں نہیں جانتا کہ میں کہاں گیا۔ میں اس کے وصال میں غرق ہو گیا میں نہیں جانتا میں کہاں گیا۔

میں اس کے چہرے کا غلام اور اس کی زلفوں کا اسیر تھا۔ میں اس کے کوچے کا غبار تھا میں نہیں جانتا میں کہاں گیا۔

میں اس چاند سے آشنا ہوں جان و دل پر اس سے فدا ہوا۔ میں فنا ہو گیا میں نہیں جانتا میں کہاں گیا۔

جب میں (اس کے عشق میں) مبتلا ہوا تو میں نے سر اس کے قدموں میں رکھ دیا میں اس کے چہرے میں محو ہو گیا میں نہیں جانتا میں کہاں گیا۔

میں قلندر بوعلی ہوں دوست کے نام پر مست ہوں
میں نے دل اس کے عشق سے وابستہ کیا میں نہیں جانتا میں کہاں گیا

Marfat.com

(72)

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیثے تو شنیدم ندہم
گر شبے دست دہد وصل تو از غایت شوق
تا قیامت نشود صبح دمیدن ندہم
گر بیاید ملک الموت کہ جانم ببرد
تانہ بینم رخ و روئے رمیدن ندہم
گر مرا بر سر کوئے تو بود دسترسی
غیر را بر کوئے تو رسیدن ندہم
نذر دیدار تو گر ملک دو عالم بدہند
یعلم اللہ کہ سر موئے تو دیدن ندہم
اگر آن طائر قدسی فتد اندر دامم
گرچہ صد حملہ کند باز پریدن ندہم
شرف ار بادوزد بوئے ز زلفش ببرد
باد را نیز درین شہر وزیدن ندہم

Marfat.com

(72)

مجھے تو اپنی آنکھوں پر بھی غیرت آتی ہے میں اسے تیرا چہرہ نہیں دیکھنے دیتا میں کان کو بھی تیری بات سننے نہیں دیتا۔

اگر کسی رات تیرا وصل نصیب ہو جائے صبح طلوع نہ ہونے دوں گا۔

اگر ملک الموت میری جان لینے کے لئے آئے جب تک میں تیرا چہرہ نہ دیکھ لوں میں اپنی جان نکلنے نہ دوں گا۔

اگر تیرے کوچے تک میری رسائی ہو تو میں کسی غیر کو تیرے کوچے تک پہنچنے نہ دوں۔

اگر دونوں جہان تیرے دیدار کی نذر کے طور پر دیں اللہ جانتا ہے کہ میں تیرا ایک بال انہیں دیکھنے نہ دوں۔

اگر وہ طائر قدسی میرے دام میں آجائے خواہ وہ سو حملے کرے میں پھر بھی اسے اڑنے نہ دوں۔

شرف اگر ہوا چلے اور اس زلف خوشبو کو لے اڑے
میں ہوا کو بھی اس شہر میں چلنے نہ دوں

Marfat.com

(73)

دیدہ روئے تو رفتہ از ہوشیم
مست و از خویشتن فراموشیم
گر کنی لطف ور روی در خشم
ما غلامیم حلقہ در گوشیم
رازہا اندرون سینہ ماست
گرچہ در مجلس تو خاموشیم
یار را ہیچ گاہ نے بینم
گرچہ با یار ہم آغوشیم
ہیچ جاما نے کینم اقرار
کہ بعشق تو خانہ بر دوشیم
تلخی مرگ کے شود محسوس
شربت وصل او اگر نوشیم
اوست در ماؤ ما درو محویم
پس بہ ورد دعائے کوشیم

Marfat.com

(73)

ہم تو غلام اور تیرے حلقہ بگوش ہیں۔ خواہ تو (ہم پر) مہربانی کرے خواہ ناراض ہو۔

ہمارے سینے میں بہت سے راز ہیں۔ اگرچہ ہم تیری مجلس میں خاموش ہیں۔

ہم اگرچہ اپنے دوست کے ساتھ ہم آغوش ہیں۔ لیکن ہم یار کو کبھی نہیں دیکھتے۔

ہم کسی جگہ یہ اقرار نہیں کرے کہ تیرے عشق کی وجہ سے ہم خانہ بدوش (در بدر) ہیں۔

اگر ہم محبوب کے وصل کا شربت پی لیں تو موت کی تلخی کب محسوس ہوگی۔

وہ ہمارے اندر اور ہم نے اس کے اندر اپنے آپ کو مٹا دیا ہے اس لئے ہم درد کی دعا کے لئے کوشش نہیں کرتے۔

Marfat.com

ہست میخانہ بہتر از فردوس
جام مئے را بہ توبہ نفروشیم
زال دنیاست چون خس و خاشاک
ما چو طوفان بحر در جوشیم
ما قلندر وشیم و رند صفات
خرقہ زاہدان نمے پوشیم
اے شرف ضبط عشق شیوہ ماست
ہمچو دیوانگان نہ بخروشیم

Marfat.com

میخانہ جنت سے بہتر ہے ہم شراب کے جام کو توبہ کے عوض نہیں بیچتے۔

دنیا کی بڑھیا خس و خاشاک کی طرح ہے اور ہم سمندر کے طوفان کی طرح جوش وخروش میں ہیں۔

ہم قلندروں جیسے اور رندوں کی طرح ہیں (اس لئے) ہم زاہدوں کی گدڑی نہیں پہنتے۔

اے شرف ضبط عشق ہمارا شیوہ ہے

ہم دیوانوں کی طرح شور نہیں ڈالتے

Marfat.com

(74)

ما بعشق تو ناتوان شده ایم
جسم بودیم ہمچو جان شده ایم
تا بچشم تو جائے خود کردیم
ماز چشم جہان نہان شده ایم
مازیک جرعہ ے شوقش
باز پیرانہ سر جوان شده ایم
نیست پروائے آب و نان مارا
ما بخوان کہ میہمان شده ایم
زان زمان کو برآستان بنشاند
در بلندی چو آسمان شده ایم
نیست پروائے دو جہان مارا
تا بوصل تو کامران شده ایم
تا نشان بیافتیم بعشق
مادرین دہر بے نشان شده ایم

Marfat.com

(74)

ہم تیرے عشق میں ناتواں ہو گئے ہیں۔ ہم جسم تھے (اور اب) جان کی طرح ہو گئے ہیں (اتنے کمزور کہ نظر نہیں آتے)

جب سے ہم نے تیری آنکھ میں جگہ بنالی ہے ہم دنیا کی آنکھ سے اوجھل ہو گئے ہیں۔

ہم اس کے شوق کی شراب کا ایک گھونٹ پی کر بڑھاپے میں پھر سے جوان ہو گئے ہیں۔

ہم کس کے دسترخوان پر مہمان ہوئے کہ ہمیں روٹی پانی کی کوئی پرواہی نہیں۔

جب سے اس نے ہمیں اپنے آستاں پر بٹھایا ہے۔ ہم بلندی میں آسمان کی طرح ہو گئے ہیں۔

جب سے ہمیں تیرا وصل نصیب ہوا ہے ہمیں دونوں جہانوں کی پروانہیں ہے۔

Marfat.com

زیر تیغ تو سر چو بنہادیم
در خور عمر جاودان شدہ ایم
ترک دنیاودین چو بنمودیم
غافل از سود و زیاں شدہ ایم
شرف اندر ہوائے جلوہ دوست
فارغ از دوزخ و جنان شدہ ایم

Marfat.com

جب سے ہم نے عشق میں تیرا نشان پایا۔ ہم اس جہاں میں بے نشان ہو گئے ہیں۔

جب تیری تلوار کے نیچے ہم نے سر رکھا تو ہم عمر جاوداں کے قابل ہو گئے۔

جب ہم نے دین و دنیا ترک کی تو نفع نقصان سے بے نیاز ہو گئے۔

اے شرف دوست کے جلوے کی خواہش میں

ہم دوزخ اور جنت سے فارغ ہو گئے

Marfat.com

(75)

چونکہ اندر سجدہ پیش خم ابروئے تو ایم
در نماز عشق رو نمودہ ماسوئے تو ایم
نیست مارا حور و غلمان و پری اندر نظر
چونکہ از روز ازل ما عاشق روئے تو ایم
پائے در زنجیر ما باشیم و اندر پیچ و تاب
زانکہ از روز ازل وابستہ موئے تو ایم
سر فرو ہرگز نے آریم پیش ہر کسے
ما کہ سر اندر کمند یاد گیسوئے تو ایم
جام مے ہرگز نے نوشیم و گل را نشنویم
بیخود از روئے تو ایم و مست از بوئے تو ایم
جرعہ از مے کرامت گر کنی پیر مغاں
ہر کجا باشیم روز و شب دعا گوئے تو ایم
اے کہ قہر تست از مہر کسان خوشتر بسے
گر برانی ور بخوانی ما رضا جوئے تو ایم

Marfat.com

(75)

چونکہ ہم سجدے میں تیرے ابرو کے خم کے سامنے ہیں۔ نماز عشق میں ہم نے تو اپنا منہ تیری جانب کر لیا ہے۔

حور و غلمان اور پری ہماری نظر میں نہیں ہیں چونکہ ہم تو ازل ہی سے تیرے مکھڑے کے عاشق ہیں۔

ہمارا پاؤں زنجیر میں ہے اور ہم پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ کیونکہ ہم ازل ہی سے تیرے بالوں سے بندھے ہیں۔

ہمارا سر تیرے گیسوؤں کی یاد کی کمند ہے۔ اس لئے ہم ہر کسی کے سامنے اپنا سر نہیں جھکاتے۔

ہم شراب کا جام ہرگز نہیں پیتے پھول کو نہیں سونگھتے۔ تیرے چہرے نے ہمیں بے خود اور تیری خوشبو نے مست کیا ہے۔

اے پیر مغاں اگر تو ہمیں شراب کا ایک گھونٹ عطا کرے تو ہم کہیں بھی ہوں دن رات تیرے دعا گو رہیں گے۔

اے دوست تیرا غصہ بھی دوسروں کی مہربانی سے بہتر ہے۔ تو ہمیں خواہ دھتکارے خواہ بلائے ہم تو تیری رضا کے طالب ہیں۔

Marfat.com

در مذاق ما گوارا تلخئے ہجر تو نیست
ما کہ عادت کردہ شیرینئ خوئے تو ایم
واعظ ار ما را کند ترغیب جنت ہر زہ گواست
ما کہ ہمچو بو علی افتادہ در کوئے تو ایم

Marfat.com

تیرے ہجر کی تلخی ہمارے ذائقے کو گوارا نہیں ہے ہم تو تیری شیریں اداؤں کے عادی ہو گئے ہیں۔

اگر واعظ ہمیں جنت کی ترغیب دیتا ہے تو وہ بیہودہ باتیں کرنے والا ہے

کیونکہ ہم تو بوعلی کی طرح تیرے کوچے میں پڑے ہوئے ہیں

Marfat.com

(76)

عاشقا خیز و گام در رہ زن
عقل باشد درین سفر راہزن
گر نۂ مرد گرد عشق مگرد
چون مخنث ، ز دور دہ دہ زن
خرمن صبر را بآتش دہ
طعنہ بر روئے عقل ابلہ زن
ہر بلائے کہ آیدت از عشق
بر سر آن راہگیر و قہقہہ زن
مصر خواہی چو یوسف کنعان
خیمہ اعتکاف در چہ زن
جان در انداز و راہ جانان گیر
بر تر از کائنات خرگہ زن
دست بر کش شرف ز جان اول
گام در راہ عشق وا نگہ زن

Marfat.com

(76)

اے عاشق تو اٹھ اور راستے میں قدم رکھ۔ اس راستے میں عقل راہزن ہے (اس لئے اس سے بچ)

اگر تو مرد نہیں ہے تو عشق کے قریب نہ پھٹک۔ ہیجڑوں کی طرح دور سے واہ واہ کر۔

صبر کے کھلیان کو آگ کے حوالے کر۔ احمق عقل کے منہ پر طعنے مار۔

عشق سے جو بلا تجھ پر آئے۔ اسے خوشی سے قبول کر اور قہقہہ مار۔

اگر تو یوسف کنعان کی طرح مصر چاہتا ہے۔ تو کنوئیں میں اعتکاف کا خیمہ لگا۔

جان قربان کر اور محبوب کی راہ لے کائنات سے بالاتر ہو کر خیمہ لگا۔

اے شرف پہلے تو جان سے دستبردار ہو
پھر عشق کے راستے میں قدم رکھ

Marfat.com

(77)

دانی کہ چیست دنیا دل از خدا بریدن
جز عشق او گزیدن جز ذکر او شنیدن
دانی کہ چیست مستی در عشق نازیناں
ہم دست و پا فشاندن ہم پیرہن دریدن
دانی کہ چیست لذت در عہد زندگانی
بوئے سرش شنیدن لعل لبش چشیدن
دانی کی چیست لازم آنِ شوخ نوجوان را
چون گل بخندہ بودن چون سرو نو چمیدن
دانی کی چیست مقصد از عشق عاشقانرا
ہم سوئے یار رفتن ہم روئے یار دیدن
دانی کہ چیست مطلب از عشق تو شرف
نشتر بدل شکستن از دیدہ خون چکیدن

Marfat.com

(77)

کیا تو جانتا ہے کہ دنیا کیا ہے؟ خدا سے دل کا تعلق توڑ لینا۔ اس کے عشق کے سوا کسی اور کو چن لینا اور اس کے ذکر کے سوا سننا۔

کیا تو جانتا ہے کہ نازنینوں کے عشق میں مستی کیا ہے؟ رقص بھی کرنا اور کپڑے بھی پھاڑنا۔

کیا تو جانتا ہے کہ زندگی میں لذت کیا ہوتی ہے؟ اس کے سر کی خوشبو کو سونگھنا اور اس کے لعل لب کا ذائقہ چکھنا۔

کیا تو جانتا ہے کہ اس شوخ نوجوان کے لئے کیا ضروری ہے؟ پھول کی طرح ہنسنا اور سرو نو کی طرح ناز سے چلنا۔

کیا تو جانتا ہے کہ عشق سے عاشقوں کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ یار کی طرف جانا بھی اور اس کا مکھڑا دیکھنا بھی۔

کیا تو جانتا ہے کہ تیرے عشق سے شرف کا کیا مقصد ہے؟
نشتر کو دل میں توڑنا اور آنکھوں سے خون ٹپکانا

Marfat.com

(78)

رخت از زاہد و واعظ بپوشان
طلب کن جام مئے از مے فروشان
دہد ہاتف ندا ہر نوجوان را
بنوش از بادہ جامئے و بنوشان
لبم از ضبط فریاد است خاموش
دلم ز اسرار عشق است جوشان
نیاید در نظر از عاشقانش
چومن و سیہ مست و خر و شان
گر اے زاہد ترا مطلوب کشف است
بیا در صحبت ما دُرد نوشان
صفا دیدم صفا در میگساران
ریا دیدم ریا در خرقہ پوشان
اگرچہ بر سرش خنجر ببارد
قلندر در رضائے ا تست کوشان

Marfat.com

(78)

اپنا چہرہ زاہد اور واعظ سے چھپا۔ مے فروشوں سے شراب کا جام طلب کر۔

ہاتف ہر نوجوان کو آواز دیتا ہے شراب کا ایک جام پی اور پلا۔

میرے ہونٹ' فریاد ضبط کرنے کی وجہ سے خاموش ہیں۔ میرا دل تیرے عشق کے رازوں کی وجہ سے جوش میں آیا ہوا ہے۔

اس کے عاشقوں میں میرے جیسا رند' بدمست اور جوش و خروش والا نظر نہیں آتا۔

اے زاہد اگر تیرا مقصد کشف ہے تو تو ہم تلچھٹ پینے والوں کی صحبت میں آ۔

میں نے شراب پینے والوں کے اندر اخلاص ہی اخلاص دیکھا خرقہ پوشوں (صوفیوں) میں ریا ہی ریا دیکھی۔

گر قلندر کے سر پر خنجر برسیں
پھر بھی وہ تیری رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔

Marfat.com

(79)

تو گر بے ہمسری درمہ جبینان
چوما ہرگز نہ بینی پاک بینان
نہ امیدے مرا از دوستداران
نہ پروائے مرا از نکتہ چینان
گداز اندر دلت گر ہست اے شیخ
چرا رو مے کشی از ناز بینان
کشیدہ پردہ بررخ مے نشینی
تغافل مے کنی باہمشینان
گذر در خانقاہ کرد آن شوخ
دلم پر شدز کوتہ آستینان
دل افگندیم اندر یم عشقش
نمے داریم عقل پیش بینان
قلندر مشربی اے بو علی گر
مرو در صحبت عزلت نشینان

Marfat.com

(79)

اگر تو مہ جبینوں میں بے مثال ہے۔ ہمارے جیسا شخص تجھے پاک بینوں میں نظر نہیں آئے گا۔

مجھے نہ تو عزیز رکھنے والوں سے کوئی امید ہے نہ نکتہ چینیوں کی کوئی پروا ہے۔

اے شیخ تیرے دل میں اگر (سوز و) گداز موجود ہے۔ تو پھر تو نازنینوں سے آنکھیں کیوں چراتا ہے۔

تو چہرے پر پردہ ڈال کر بیٹھتا ہے اپنے ساتھ بیٹھنے والوں سے تغافل (بے نیازی) اختیار کرتا ہے۔

جب وہ شوخ خانقاہ سے گزرا تو میرا دل چھوٹی آستین والوں سے بھر گیا (زاہدوں اور واعظوں سے)

ہم نے اس کے عشق کے سمندر میں اپنا دل ڈال دیا ہم دور اندیشوں جیسی عقل نہیں رکھتے۔

اے بوعلی اگر تو قلندر مشرب ہے
تو گوشہ نشین زاہدوں کی صحبت میں مت جا

Marfat.com

(80)

اے ثنایت رحمۃ اللعالمین
یک گدائے فیض تو روح الامین
اے کہ نامت را خدائے ذوالجلال
زد رقم بر جبہہ عرش برین
آستان عالیء تو بے مثل
آسمانے ہست بالائے زمین
آفرین بر عالم حسن تو باد
مبتلائے تست عالم آفرین
یک کف خاک از در پرنور او
ہست مارا بہتر از تاج و نگین
خرمن فیض ترا اے ابر فیض
ہم زمین و ہم زمان شد خوشہ چین
از جمال تو ہمے بینم مسا
جلوہ در آئینہ عین الیقین
خلق را آغاز و انجام از تو ہست
اے امام اولین و آخرین
غیر صلوۃ و سلام و نعت تو
بو علی را نیست ذکر دلنشین

Marfat.com

(80)

اے (وہ ہستی) تیری تعریف رحمتہ للعالمین ہے تیرے فیض کا ایک بھکاری جبریل ہے۔

اے (وہ ہستی) کہ خدائے ذوالجلال نے تیرے نام کو عرش بریں کی پیشانی پر لکھا۔

تیرا آستان عالی بے مثال ہے وہ تو زمین پر ایک آسمان ہے۔

تیرے حسن کے عالم پر آفریں ہو۔ دنیا کو پیدا کرنے والا تجھ پر فدا ہے۔

اس کے پرنور دروازے کی مٹھی بھر خاک۔ ہمارے لئے تاج اور نگین (حکومت) سے بہتر ہے۔

تیرے جمال کی بدولت عین الیقین کے آئینے میں رات کو جلوہ دیکھتا ہوں۔

مخلوق کا آغاز بھی تجھ سے ہے اور انجام بھی۔ اے امام اولین و آخرین۔

تیرے سلام صلوۃ اور نعت کے سوا
بوعلی کے لئے کوئی ذکر دلنشین نہیں

Marfat.com

(81)

از بشر تا بملائک ہمہ دیوانہ تو
بر لب ہر کس و ناکس بود افسانۂ تو
ہمہ از مستی و رندی شدہ رقصان بفضا
ذرہ ذرہ شدہ بد مست از پیمانۂ تو
تا قیامت نہ بخویش آید و از ہوش رود
ہر کہ آرد بہ نظر جلوہ مستانۂ تو
عشق آمد کہ دران شمع جمال افروزد
چون دل عاشق صادق شدہ کاشانۂ تو
سوخت از شمع جمال تو پر و بال آن را
طائر سدرہ نشین چون شدہ پروانۂ تو
آنکہ گوید بزبان حرفے از اوصاف ترا
ہست نامحرم راز تو و بیگانۂ تو
لا مکان ہم و مکان تو پس پشت بماند
دیدنی ہست شرف ہمت مردانۂ تو

Marfat.com

(81)

انسان سے فرشتے تک سب تیرے دیوانے ہیں ہر کس و ناکس کے لبوں پر تیرا ہی افسانہ ہے۔

سب مستی اور رندی کی وجہ سے فضا میں رقصاں ہیں۔ تیرے جام سے ذرہ ذرہ بدمست ہے۔

جو شخص تیرا جلوہ مستانہ دیکھ لیتا ہے اس کے ہوش اڑ جاتے ہیں اور وہ قیامت تک ہوش میں نہیں آتا۔

(عالم بالا) کے درخت سدرہ پر بیٹھنے والا پرندہ جب تیرا پروانہ بنا تو تیرے حسن کی شمع سے اس کے پر و بال جل گئے۔

جو شخص اپنی زبان سے تیرے اوصاف کی کوئی بات کرتا ہے وہ تیرے راز سے ناواقف ہے اور تجھ سے بیگانہ ہے۔

لامکان بھی تیرا مکان بھی بہت پیچھے رہ گیا
اے شرف تیری ہمت مردانہ دیکھنے کے قابل ہے

Marfat.com

(82)

مے زنم فاش در تصور او
نعرہ لا الہ الا ھو
عاشقان سجدہ مے کنند اورا
ہر کہ از خون دل کند وضو
زاہدا گر فراغ دل جوئی
برکش از مے و جام بر لب جو
عشق او پارہ پارہ کرد دلم
بادہ جوشید شد شکستہ سبو
طائر سدرہ را بدام آرد
شاہد من بحلقۂ گیسو
روئے او را بجلوہ مے بیند
آنکہ گرداند از دو عالم رو
ما دران کوئے گرز حد ادب
پائے بیرون نہیم یک سر مو
جان و دل عقل و علم و دین مارا
سوزد از برقے از تجلیٔ او
بو علی در خیال جلوہ دوست
مے زند باز نعرہ یاھو

Marfat.com

(82)

میں اس کے تصور میں لا الہ الا اللہ کا نعرہ کھلم کھلا بلند کرتا ہوں۔

جو کوئی خون دل سے وضو کرتا ہے عاشق اسے سجدہ کرتے ہیں۔

اے زاہد اگر تو دل کی فراغت چاہتا ہے تو ندی کے کنارے (بیٹھ کر) شراب کے دو جام پی۔

اس کے عشق نے میرے دل کو پارہ پارہ کر دیا شراب نے جوش مارا اور مٹکا ٹوٹ گیا۔

میرا محبوب طائرہ سدرہ کو اپنی زلفوں کے حلقے میں پھانستا ہے۔

اس کے مکھڑے کو سامنے وہ دیکھتا ہے۔ جو دونوں جہانوں سے منہ موڑ لیتا ہے۔

ہم اس کوچے میں اگر حد ادب سے ایک بال کے برابر بھی پاؤں باہر رکھیں تو ہماری جان، دل، عقل، علم و دین اس کی تجلی کی بجلی سے جل جائیں۔

بوعلی یار کے جلوہ کے خیال میں
نعرہ یاھو بلند کرتا ہے۔

Marfat.com

(83)

ہمے زد دوش مطرب این ترانہ
کہ این دنیا فسونست و فسانہ
بکش جامے بر آواز چغانہ
اگر خواہی تو عیش جاودانہ
بجز یاران کہ دردے کش کہ بینی
نمے بینم وفائے در زمانہ
بہ شو فارغ ز علم و زہد یکدم
بکش یک جرعہ از جام مغانہ
نماید روئے آن حسن جہان سوز
اگر من خود نباشم درمیانہ
اگر درخانہ دل مے نیائی
نمے بینم ترا در ہیچ خانہ
شرف باید سر خدمت نہادن
ترا جاوید بر آن آستانہ

Marfat.com

(83)

کل مطرب یہ ترانہ گا رہا تھا کہ یہ دنیا افسانہ اور افسوس ہے۔ (اس کی کوئی حقیقت نہیں)

اگر تو ہمیشہ کی عیش چاہتا ہے تو ایک جام چغانہ کی دھن پر پی۔ (چغانہ ساز)

تلچھٹ پینے والے یاروں کے سوا مجھے زمانے میں (کہیں) وفا نظر نہیں آتی۔

مغوں کی شراب کا ایک گھونٹ پی لو زہد و علم سے ایک دم فارغ ہو جاؤ۔ (مغ' شراب فروش)۔

اگر میں درمیان میں نہ ہوں تو دنیا کو جلا دینے والے حسن کے چہرے کا جلوہ نظر آئے (اگر میں خود کو مٹا دوں)

اگر تو دل کے گھر میں نہیں آتا تو مجھے تو کسی گھر میں نظر نہیں آتا۔

شرف تجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسی آستانے پر
خدمت کا سر جھکا دینا چاہئے

Marfat.com

(84)

شدم مست خراباتی ز جاے
نمے دانم حلالے یا حراے
نمازے مے گزارم در خرابات
نہ اندر وے سجودے نہ قیاے
قضائے کفر و ایمان در نوشتم
نہادہ چون براہش یک دو گاے
میئم دہ اے پسر کز پختہ کاری
بہ سوزدرخت ہر مستی و خاے
مرا گر نام زندیقی بر آید
چو مستم نیست نیک از ہیچ ناے
ہمائے ہمتم کز اوج عرش است
نیفتد ہیچ گہ در ہیچ داے
چو تو ہرگز نباشد خواجہ مارا
چو ما ہرگز ترا نبود غلاے
شرف در شعر تو رندی و مستی است
نگوید چون تو کس زیلسان کلاے

Marfat.com

(84)

میں تو ایک جام ہی سے مست اور خراباتی (شرابی) ہو گیا میں کسی حلال یا کسی حرام کو نہیں جانتا۔

میں خرابات (میکدہ) میں نماز پڑھتا ہوں اس نماز کے اندر نہ سجدہ ہے اور نہ قیام۔

جب میں اس کے راستے پر ایک دو قدم چلا تو میں نے کفر و ایمان کی صف لپیٹ دی۔

اے لڑکے۔ مجھے وہ شراب دے جو اپنی پختہ کاری کی وجہ سے ہر مست اور خام کا سامان جلا ڈالے۔

مجھے اگر زندیق کا نام ملے (تو کوئی حرج نہیں) جب میں مست ہوں تو کوئی نام بھی میرے لئے ٹھیک نہیں۔

میری ہمت کے پرندے کا تعلق چونکہ عرش سے ہے اس لئے وہ کبھی جال میں نہیں گرتا۔

تیرے جیسا ہمارا کوئی آقا نہیں ہوگا اور ہمارے جیسا تیرا کوئی غلام نہیں ہوگا۔

اے شرف تیرے شعروں میں رندی اور مستی ہے
کوئی شخص تیرے جیسا کلام نہیں کہتا

Marfat.com

(85)

گر عشق نبو دے غم عشق نبودے
میندین سخن نغزکہ گفتے کہ شوزدے
معشوق ربو دے دل و جاں زتن عشاق
گربادنبودے سرزلفش کہ ربودے
گر ساقی وحدت درمیخانہ کشودے
من مست و خرابات نمازے کہ گذارم
اے آنکہ عدم شکل وجود از تو پذیرد
اے بو علی این دو جہاں پاک بسوزی
آن دم کہ برآری زدل سوختہ دودے

Marfat.com

(85)

اگر عشق نہ ہوتا تو غم عشق نہ ہوتا اتنی عمدہ باتیں کون کہتا اور کون سنتا۔

اگر عشق نہ ہوتا تو خدا تک کوئی نہ پہنچتا حسن ازل اپنے چہرے سے پردہ نہ ہٹاتا۔

اگر محبوب پردہ ہٹا کر اپنا رخسار دکھا دیتا تو وہ عاشقوں کے جسم سے دل وجان نکال لیتا۔

اگر ہوا نہ ہوتی تو اس کی زلفوں کو کون ہٹاتا معشوق کا رخسار عاشق کو کون دکھاتا۔

اگر ساقی وحدت میخانے کا دروازہ کھولتا تو دنیا میں کوئی عاقل اور کوئی ہشیار نہ ہوتا۔

میں مست شرابی جو نماز پڑھتا ہوں۔ اس میں نہ قیام ہے نہ رکوع اور نہ سجدہ۔

اگر تیرے دل میں توحید کی الفت نہ ہو تو تو حق کو قیام اور قعود سے نہیں پہچان سکتا۔ (قیام وقعود نماز میں کھڑے ہونا اور بیٹھنا)

اے وہ ہستی کہ عدم تیرے ہاتھوں وجود کی شکل اختیار کرتا ہے تیرے سوا کوئی اور وجود نظر نہیں آتا۔

اے بوعلی تو اپنے سوختہ دل کا دھواں باہر نکالے گا
تو تو دونوں جہانوں کو جلا کر خاک کر دے گا

Marfat.com

(86)

بری جان بیگناہان را نشاید این سرافرازی
ترا خود سہل مے آید بجان عاشقان بازی
بسے پنہان نمودستم غم عشق تو از ہر کس
دمے گفتم بباد صبح آن ہم کرد غمازی
بسے سرہائے مشاقان کہ گردد گوئے چوگانش
بزلف ہمچو چوگانش اگر اوے کند بازی
غزاہا میکند با بادد چشم کافر مستش
نفیر است اے مسلمانان زدست کافر غازی
خیالت را شبے دیدم و زان مدہوش و حیرانم
خوشا روزے کہ با یارے کنی یاری وو مسازی
بزلف ہمسری کرو دن نیارد سنبل پیچان
برویش میتواند کرد کے خورشید انبازی
شرف زنہار نکشاید معمائے حقیقت را
چہ عقل بو علی سینا چہ علم فخر دین رازی

Marfat.com

(86)

تو بے گناہوں کی جان لے رہا ہے یہ سرفرازی تجھے زیب نہیں دیتی عاشقوں کی جان سے کھیلنا تیرے لئے بہت آسان ہے۔

میں نے تیرے عشق کے غم کو ہر کسی سے چھپا کر رکھا ہے میں نے صبح کی ہوا سے اس کا ذرا ذکر کیا تھا اس نے بھی چغلی کھالی۔

وہ اپنی زلف سے اگر چوگان کی طرح کھیلے عاشقوں کے بہت سے سر اس کے چوگان کی گیندیں بن جائیں۔

اس کی دو مست کافر آنکھیں ہمارے ساتھ غزا (لڑائی) کرتی ہیں اے مسلمان! ایک کافر غازی کے ہاتھوں سے فریاد ہے۔

میں نے ایک رات تیرے خیال کو دیکھا اور میں اس سے مدہوش اور حیران ہوں مبارک ہوگا وہ دن جب کسی دوست سے دوستی اور دمسازی کرے گا۔

بل کھاتا ہوا سنبل اس کی زلف کی برابری نہیں کرسکتا۔ اور سورج اس کے چہرے کا ساتھ کب تک دے سکتا۔

شرف حقیقت کا معما کوئی کھول نہیں سکتا
کیا بوعلی سینا کی عقل کیا فخر دین رازی کا علم

Marfat.com

(87)

چنان رخ کان پسر دارد ندارد ہیچ روحانی
بچالا کئی او نبود کسے از انس و جانی
تو بودی معنے آدم اگر دیدے عزازیلت
ز اول روز تا محشر نے برداشت پیشانی
خلیل ار صورتت دیدے معانی از تو بگویدے
پدرہا اندر آں صنعت ہمیکر دے ثنا خوانی
جمالت گرزند پرتو بہ خاک آدم و حوا
دہد ہر ذرہ اش بیرون ہزاران جسم روحانی
شرف در عشق روئے تو کلام از قدس آوردہ
نہ چون نظم نظامی آن نہ چون اشعار خاقانی

Marfat.com

(87)

جیسا چہرہ اس محبوب کا ہے ویسا کسی روحانی (حور و فرشتہ) کا نہیں۔
انسانوں اور جنوں میں اس جیسا کوئی ہوشیار نہیں ہے۔
تو آدم کی حقیقت تھا اگر عزازیل (ابلیس) تجھے دیکھ لیتا تو روز اول سے محشر تک اپنی پیشانی نہ اٹھاتا (سجدے میں رہتا)۔
خلیل اگر تیری صورت دیکھ لیتا تو وہ حقیقت تجھ سے پالیتا اور باپ کی اس صنعت (بت گری) کی ثنا خوانی کرتا۔
اگر تیرے جمال کا پرتو آدم وحوا کی خاک پر پڑ جاتا تو اس خاک کے ہر ذرے سے ہزاروں روحانی جسم پیدا ہوتے۔
شرف تیرے مکھڑے کے عشق میں عالم قدس سے کلام لایا ہوں
یہ نہ تو نظامی کی نظم کی طرح ہے اور نہ خاقانی کے اشعار جیسا ہے

Marfat.com

(88)

صد جان بیازم در غمت ہرگز نیارم داودری
جان خود چہ باشد در بدن جائز تو جان دیگری
ہرگز نیاید در نشان نور جمالش بیگمان
گہ در خدائی شد عیان گہ دربتان آزری
من چو جمالت بنگرم وہم خدائی کے برم
گر مومنم و ور کافرم واللہ زین ہم برتری
عرش برین ایوان تو روح الامین دربان تو
عالم برد فرمان تو توجملہ عالم را سری
زین چہرہ و زیبائے تو زین قامت رعنائے تو
ہمچوں شرف شیدائے تو حور و ملک جن و پری

Marfat.com

(88)

سو جانیں تیرے غم میں ہار دوں پھر بھی انصاف کا تقاضا نہ کروں بدن میں جان کیا چیز ہے تو ہی دوسری جان ہے۔

اس کا نور جمال بلاشبہ دکھائی نہیں دیتا کبھی تو وہ خدائی (دنیا) ہے اور کبھی آزر کے تراشے ہوئے بتوں (میں دکھائی دیتا ہے)

جب میں تیرا جمال دیکھتا ہوں میں خدائی کا وہم کب کرتا ہوں میں مومن ہوں یا کافر ہوں بخدا تو اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

عرش بریں تیرا ایوان ہے۔ روح الامین تیرا دربان ہے۔ دنیا تیرا حکم بجلاتی ہے۔ تو ساری دنیاؤں کا سردار ہے۔

تیرے اس زیبا چہرے اور رعنا قامت کی وجہ سے
شرف کی طرح حور، فرشتے، جن اور پری بھی تیرے شیدا ہیں۔

Marfat.com

مثنوی گل و بلبل

(1)

مرحبا اے بلبل باغ کہن
از گل رعنا بگو با ماسخن
مرحبا ایقاصد طیار ما
می دہی ہر دم خبر از یار ما
مرحبا اے ہد ہد فرخندہ فال
مرحبا اے طوطی شکر مقال
در زمان ہفت آسمانرا طے کنی
مرکب حرص و ہوا را پے کنی
دم بدم روشن کنی در دل چراغ
ہر نفس از عشق سازی سینہ داغ
از تو روشن گشت فانوس تنم
از تو حاصل شد مرا وصل صنم
مرحبا اے راہنمائے راہ دین
از تو روشن شد مرا چشم یقین
یافت قالب طینت پاکی ز تو
شد پریشان آدم خاکی ز تو
مرحبا اے فیض بخش کائنات
یافت ترکیب از وجود تو حیات

Marfat.com

(2)

غرق بودی در محیط ذات پاک
از تو روشن شد مرا این تیرہ خاک
اے کہ بودی در حریم لامکان
چو جدا گشتی بگو راز نہان
پاک بودی در حریم کبریا
از چہ پیدا شد ترا حرص و ہوا
خوش خرامیدی تو از کتم عدم
خوش نہادی بر سر مستی قدم
گاہ در دوزخ روی سازی مقام
گاہ در جنت روی اے خوش خرام
گہ کنی جلوہ در اقلیم فنا
گہ روی در عالم ملک بقا
جان من بامن بگو اسرار خویش
چشم دل روشن کن از دیدار خویش
آفریدہ حق ترا از جنس جان
از تو افتادست شور اندر جہان
باز گو با ما سخن اے اہل راز
از حقیقت غلغل افگن در مجاز
خاک افشاں بر سر نفس لعین
چشم دل روشن کن از نور یقین

Marfat.com

(3)

هم چو آئینه نما عکس نگار
تا نماید جلوه رخسار یار
صاف کن آئینه دل از غبار
آتشی زن در دل این بیقرار
ره نما اے ہادی راہ ہدا
زانکه هستی در حقیقت ره نما
گر نگردی طالبان را دستگیر
طالبان هرگز نه گیرند دست پیر
از تو روشن کوکب ایمان من
پرده بردار از رخ جانان من
در سخن شد عندلیب بانوا
گفت بشنو تا بگویم راز ها
آفریده حق مرا از نور ذات
تاشناسم ذات او را از صفات
بوده ام در باغ وحدت بے نشان
چون بکثرت آمدم گشتم عیان
هیچ میدانی پس این پرده کیست
نغمه چنگ و رباب وعود چیست
دید حسن خویش با چشم شهود
خود تجلی کرد در ملک وجود

Marfat.com

(4)

امر ربم روح کردہ نام ما
کرد پر ساقی وحدت جام ما
عشق بازی می کنم با او مدام
یافت آدم از طفیل عشق کام
تافت بر ہر ذرہ خورشید کمال
گشت پیدا از جمال او جلال
آنکہ او از قہر حق گشتہ پدید
ہم چو شیطان روی بہبودی ندید
ہر کہ او شد آفریدہ از جمال
بازیابد راہ در بزم وصال
آنچہ در روز ازل رفتہ قلم
حک نگردد بعد ازان حرف رقم
زہد و تقویٰ چیست ای مرد فقیر
لا طمع بودن ز سلطان و امیر
بہر آب و نان نگردی در بدر
آبروی خود نہ ریزی بہر زر
ترک سازی صحبت اہل دول
گوشہ گیری تا نیفتی در خلل
بردر سلطان مرو رویش مبین
گنج قارون گردہد سویش مبین

Marfat.com

(5)

گر بفاقہ جان بر آید از قفس
چوں مگس دست مزن بر نان کس
تلخ بہ جلاب شیریں را مچش
پیش دو نان بہر نان خواری مکش
بر سر خوان قناعت دست زن
تا نباشد دست بر فرمان شکن
باش در کنج قناعت سرنگون
پا منہ از گوشتہ عزلت برون
پشت پازن تخت کیکاؤس را
سر بدہ، از کف مدہ ناموس را
گر بدست آید ترا گنج نقود
ور نداری ہمت عالی چہ سود
الحذر از حب دنیا الحذر
بہر نان و زر مخور خون جگر
ممسکان ہرگز نمی بینند بہی
زانکہ جیب ہمتش دارند تہی
آبرو ریزند بہر سیم و زر
ممسکان را مثل گاؤ خرشمر
مرد کم ہمت حقیر ست در نظر
خوار باشد گر بود باصد ہنر

Marfat.com

(6)

خلق گردد رام او با دلبری
سرفرازد بر سپہر چنبری
ہر کہ عالی ہمت ست و با سخا
عفو گرداند گناہانش خدا
زہد و تقوی چیست ای مرد فقیر
لا طمع بودن ز سلطان و امیر
زہد و تقوی نیست این کہ بہر خلق
صوفیٔ باشی و پوشی کہنہ دلق
شانہ و مسواک و تسبیح ریا
جبہ و دستار و قلب بے صفا
پیش و پس گردد مرید ناخلف
چون خر ابلہ پے نان و علف
چو بینی چند کس بیہودہ گرد
خویش را گوئی منم مردانہ مرد
دام اندازی برائے مرد و زن
خویش را گوئی منم شیخ زمن
وعظ گوئی خود نیاری در عمل
چشم پوشی ہم چو شیطان دغل
مکروتلبیس و ریا کارت بود
ہر نفس شیطان ترا یارت بود

Marfat.com

(7)

چون شوی استاده از بہر نماز
دل بود در گاؤ خر اے حیلہ ساز
آن نماز تو شود آخر تباہ
فکر یاطلہا کند رویت سیاہ
چون در ایمانت فتد آخر قصور
ہان چرا خوانی نماز اے بے شعور
بر مصلے چون نشینی قبلہ رو
چشم پوشی دل بودجائے گرو
خادمان گویند این شیخ زمان
چشم پوشید ست از خلق و جہان
شیخ را لاہوت باشد منزلش
شد فنا ذات بقا شد حاصلش
از ستائش خویشتن را گم مکن
عیب خود بین عیب برمردم مکن
ای گرفتار آمدی در بند نفس
نفس کافر را مکن بشکن قفس
تا کنی پرواز سوی اصل خویش
جاکنی در آشیاں وصل خویش
اے خوشامد گوی چندین ابلہان
رہزنانند رہزنانند رہزنان

Marfat.com

(8)

چند باشی از مکان خود جدا
چند گردی در بدر اے بیحیا
خود بده انصاف ای اہل دغل
دل پرست از مکر و مصحف در بغل
با تو ہمراز ست شیطان دم بدم
کے شوی در راہ حق ثابت قدم
حب دنیا رشتہ زنار تست
سدرہ ریش ذقن دستار تست
دل نشد ہرگز خلاص از حرص و آز
گہ نہ کردی از حضور دل نماز
گہ نہ کردی سجدہ از روئے نیاز
تا شود در ہائے رحمت بر تو باز
از تضرع سر نہ سودی بر زمین
کوری و بینا نشد چشم یقین
می کنی طاعت تو از بہر ریا
گہ نہ کردی سجدہ از بہر خدا
تابدانند خلق مرد اولیا ست
متقی پرہیز گار و پارساست
صوفیم گوئی ندا ری سینہ صاف
از کرامتہائے خود شیخا ملاف

Marfat.com

(9)

نفس کافر کیش داری در کمین
بہر شہرت می نشینی ای لعین
می کشائی دست از بہر دعا
مزد خواہی از عبادات ریا
می کنی از مکر عالم را مطیع
می دہی تسکین منم فردا شفیع
شیخ می گوئی و تسبیحے بدست
صد بتی داری نہاں ای بت پرست
یک دلی داری در آن صد آرزو ست
چاک دل از دست تو صد جا رفو است
ای رخت از بغض و کبر آراستہ
از نفاق و از حسد پیراستہ
اے بجہل آراستہ زشت و پلید
خویش را گوئی منم چون با یزید
از تکبر می کنی ہر سو نظر
خویش را گوئی کہ ہستم با خبر
بت پرستی می کنی ہم بتگری
شد دلت رشک بتان آزری
بت شکن برہم بزن بت خانہ را
چون خلیل اللہ بنا کن خانہ را

Marfat.com

(10)

چند مغروری تو بر اصل و نسب
از تکبر دور باش ای بی ادب
پیر گشتی صد ہوس داری بدل
جاہلی چون خر فرومانی بہ گل
آرزو ہائے تو ہرگز کم نشد
قامت حرص و ہوایت خم نشد
دل چو آلودست از حرص و ہوا
کے شود مکشوف اسرار خدا
صد تمنا در دلت ای بو الفضول
کے کند نور خدا در دل نزول
دین و دنیا ہر دو کے آید بدست
این فضولیہا مکن ای خود پرست
بر تو قسمت می رسد ای بے خبر
پس چرا قانع نئی بر خشک و تر
حرص تو دلق قناعت پارہ کرد
نفس امارہ ترا آوارہ کرد
ہست دنیا پیر زال د پر فریب
می کند پیر د جوان را ناشکیب
عارفان دادند او را صد طلاق
ہر کہ عاشق شد برو او گشت عاق

Marfat.com

(11)

این سخن در گوش داری اے جوان
مولوی گفتہ زروے امتحان
هم خدا خواهی وهم دنیاے دون
این خیالست و محالست و جنون
بهر دین دل کند از دنیا علیؓ
آن علیؓ شد والی ملک نبی ﷺ
آن وصی مصطفیٰ شیر خدا
آن علی زوجِ بتول پا رسا
زالِ دنیا را چنان زد پشت پا
تا نیاید در نکاح اولیا
بهر دنیا آن یزید ناخلف
دین خود کرده براے او تلف
زالِ دنیا چون در آمد در نکاح
کرد برخود خونِ آن سید مباح
داد بازی هم چوکس را پیر زال
کرد او را در دو عالم پائمال
چون خوری پس خوردهٔ خوانِ یزید
تلخ گردان کام از نانِ یزید
گر بر افتد پرده از روے مجاز
نفرتی گیری ز زالِ حیله ساز

Marfat.com

(12)

زشت روی او چو آید در نظر
از خدا خواہی امان اے بیخبر
آتشی از دور چون گلشن بود
در حقیقت بر سر گلخن بود
نخوت آرد مر ترا مال و منال
گر نداری از تہیدستی منال
نیست رحمت در دل اہل دول
شیوہ اہل دول باشد دغل
اہل دنیا بہر سیم و مال و زر
گر بدست آید خورد خون جگر
آن شنیدی کز برائے عز و جاہ
بیگنہ کردند یوسف راہ بچاہ
از حسد بیرحمی اخوان ببین
حال زار یوسف کنعان ببین
بر سرت باشد ترا گر تاج زر
کس نیاید از تکبر در نظر
بلکہ رو تابی چون نمرود از خدا
گم کنی خود را نہ ترسی از جزا
حرص افزون میشود از مال و زر
قطع گردد حب فرزند و پدر

Marfat.com

(13)

پادشاہاں را ببین کز بہر مال
خون اخوان و پدر دانند حلال
ہیچ جادیدی گدائے بینوا
رو بگراند چون فرعون از خدا
دولت آرد کبررا بیدین کند
نفس کافر کفر را تلقین کند
دوستان حق کہ بیزار اند ازو
چیست حکمت ہیچ میدانی درو
حب دنیا چوں کند بر دل نگاہ
دل چو خارا گردوش سخت و سیاہ
کور گردد روشن چشم یقین
بستہ گردد بعد ازان درہائے دین
بہر طاعت لقمہ باید حلال
تا نیفزاید ترا رنج و ملال
لقمہ شبہ چو افتد در شکم
قوت او می کند سر رشتہ گم
چون بخواہی لقمہ ای نادان ز آز
نفس گرداند دہان حرص باز
بر تو باید دست گر این حیلہ ساز
دست بہر ظلم گرداند دراز

Marfat.com

(14)

چشم شہوت چون کشاید آن لعین
کور گردد دیده اہل یقین
چون تکبر مر ترا رسوا کند
شہوت حرص و ہوا پیدا کند
پس نیاید کار تو علم و عمل
از دغل افتد در ایمانت خلل
نفس کافر تا بود ہمراه تو
آتش دوزخ بود جایگاه تو
گر تو مردی نفس کافر را بکش
ور نداری دسترس بنیشن خمش
گر نداری ہمت مردان دین
چون زنان رودرپس پرده نشین
گر ز دست تو نیاید کار مرد
ہم چو ہیزان درپس مردان مگرد
ای مخنث نی تو مردی نی توزن
مثل شیطان راه مردان راہزن
مرد باید تا نہد بر نفس پا
بگذرد از شہوتِ حرص و ہوا
دست ہمت را برافرازد بلند
نفس را چون صید آرد در کمند

Marfat.com

(15)

دست را کوتاه آرد از ہوس
بشکند با چنگ ہمت این قفس
گر خوری یک لقمہ از وجہ حلال
نور تابد بردل از مہر کمال
گر شوی از لقمہ شبہہ نفیر
نفس را سازی بفضل حق اسیر
دل شود روشن زنور آئینہ وار
پرتو اندازد در آئینہ نگار
چون کشائی چشم ای اہل یقین
ہر طرف تاباں جمال یار بین
یار رامی بین تو در ہر آئینہ
سوز و ساز اوست در ہر طنطنہ
ہر چہ آید در نظر از خیر و شر
جملہ ذات حق بود اے بیخبر
اوست درارض و سما و لا مکان
اوست در ہر ذرہ پیدا و نہان
پاسدار انفاس ای اہل خرد
تا ترا این قافلہ منزل برد
اوست پیدا و نہان و آشکار
جلوہ با گردست در ہرشے نگار

Marfat.com

(16)

ہوش در دم دار ای مرد خدا
یک نفس یک دم مباش از حق جدا
نفی گردان از دل خود ما سوا
تا نگنجد در دولت غیر از خدا
زنگ دل از صیقل لا پاک کن
سینہ با تیغ محبت چاک کن
اسم ذات او چو بر دل نقش بست
سکہ ضرب محبت خوش نشست
گشت چوں بر نقش دل نقش الہ
غیر نقش اللہ را ای دل مخواہ
چون شوی فانی تو از ذکر خدا
راہ یابی در حریم کبریا
چوں بمانی با خدا یابی وصال
خویش را گم ساز ای صاحب کمال
ہر کہ شد در بحر عرفان آشنا
ذرہ ذرہ قطرہ داند از خدا
آب دریا چون زند موج دگر
در حقیقت آب باشد جلوہ گر
نفس آب و چوں حباب است جسم تو
آب چون گردی نہ ماند جسم تو

Marfat.com

(17)

چون الف در لام میگردد نہاں
خویش را گم ساز تا گردد عیاں
گشت واصلؔ چون بدریا آب جو
آب جو را باز از دریا مجو
تا توئی کے یار گردد یار تو
چوں نہ باشی یار باشد یار تو
مولوی فرمود در نظم این بیاں
بر تو گردد روشن اسرار نہاں
تو مباش اصلا کمال انیست و بس
تو درو گم شو وصال انیست و بس
بشنو از من گر تو ہستی ہوشیار
با تو گویم این سخن را گوش دار
ہر کہ این پند از من عاشق شنید
بیشک اندر محفل جاناں رسید
ہر کہ او از خویشتن بیزار گشت
بیشک آنکس محرم اسرار گشت
ہر کہ او سر باخت اندر کوئی او
بنگرد صد بار جاناں سوئی او
یک نگاہے گر کند سوئم نگار
جاں چہ باشد گر بود صد جان نثار

Marfat.com

(18)

عاشق دیوانہ و سر گشتہ ایم
یار جویان گرد ہر در گشتہ ایم
ہر کہ بوئی بشنوم از بوئے او
مست رفتم بیخبر از کوئے او
سنبل از گیسوئی او شد تابدار
لالہ ز رخسار او شد داغ دار
صد زبان در وصف اِو سوسن کشید
غنچہ صد شوق پیراہن درید
نرگس بیمار چشم از سر کشاد
جام زرین بر کف سیمیں نہاد
نخل سرو از قامت زیبائے او
سبز و خرم گشت سر تا پائے او
بلبل و قمری بہ بستان نوحہ گر
ہر یکے با نطق و اقرار دگر
ہر طرف برخاست از وی ہاو ہوے
بر زبان دارند از وے گفتگوے
این شنیدم نغمہ چنگ و رباب
سینہ بریاں شد ز سوز دل کباب
مطرب از شوق طرب چون ساز کرد
این ترانہ را بسوز آغاز کرد

Marfat.com

(19)

یار را می بین تو ہر آئینہ
سوز و ساز اوست در ہر طنطنہ
ہر چہ بینی در حقیقت جملہ اوست
شمع و گل پروانہ بلبل ہم ازوست
ہر چہ آید درنظر از جز و کل
بوم صحرا بلبل بستان و گل
عارفان را نفس چہ زیباچہ زست
صورت ہر نیک و بدرا خود نوشت
مرغ و ماہی مارو اور و شیر ببر
چشمہ و باران و جوان برق و ابر
سنگ خاران لعل و کان یاقوت ودر
ظلمت شب تیرہ نور ماہ و نور
ہرچہ باشد آب و آتش باد و خاک
جملہ را مخلوق کرد از صنع پاک
قادری کو آفریداز قطرہ آب
نقش لیستہ در صدف از جوش آب
گوہر جان مطلع انوار اوست
معدن جان مخزن اسرار اوست
یار در تو پس چرائی بیخبر
یار در خومہ توچہ گردی در بدر

Marfat.com

ای گرفتاری بہ بند نام کونگ
شیشہ ناموس رابسکسن بسنگ
اوست پیدا در تو تو از خویش گم
مرگ آید ناگہاں گوید کہ قم
ناگہاں بر خیزی افتی در مغاک
روز محشر منفعل خیزی ز خاک
ناگہ از گورت برآید این صدا
حسرتا وا حسرتا وا حسرتا
حیف باشد ہم چو نابینا روی
کور و کر بر خیزی و رسوا شوی
اے خلیفہ زادہ بس نابکار
تا بکی بیگانہ گردی ہوشدار
رحم کن بر حال خود ای بو الہوس
باز گردد توبہ کن در ہر نفس
با خدا ہر دم ہمی گوئی دروغ
از دروغ تو چہ افزائی فروغ

☆

Marfat.com

(20)

هر زمان گوئی کہ من توبہ کنم
بیخ اغیار از دل خود بر کنم
چون شود فردا از سرگیرم کار
دل ز خار عشق او سازم فگار
روی دل شویم ز آب توبہ باز
با وضوی خون دل سازم نماز
گوش نفس خویش را مالش دہم
از ہوا وَ ہستی خود وارہم
عہد و پیمان بشکنی چون شب شود
دل پی جویائی این مطلب شود
بگذری از ہرچہ باشد کم و بیش
دل بشو از مکر با طلہائی خویش
ساقی مہرو شراب لعل ناب
مطرب و دلبر و آہنگ رباب
شاہد خورشید روئے و تند خوئے
دلبر غارت گرین عشوہ جوئے
گر بدست آید در آغوشش کشی
شربت ہر تلخ و شیریں را چشی
گر شود موجود اسباب طرب
صرف پیباکی کنی اوقات شب

Marfat.com

ور نباشد این میسر اے گدا
تا سحر باشی درین غم مبتلا
گر نیابی دست خون دل خوری
عصمت بی بی بود بی چادری
چون نداری شرم ای پیما شکن
باز می خواہی مراد خویشتن
عمر با خامی طمع سر می زنی
بلکہ از ابلیس ملعون کمتری
نفس بد کردار تو چون سگ پلید
دست ایمانت بدندان پس گزید
شہوت خواب و خورش داری مدام
از عبادت کاہلی و ناتمام
جہل خرداری توای بیہودہ گرد
آنچہ تو کردی گہی شیطان نکرد
یافت تعلیم از تو شیطان مکرد ریو
از تو آموزند بازی طفل و دیو
مکر و تلبیس از تو شیطان میخورد
ہر زماں صد بستہ بستہ می برد
نفس کافر تابود ہمراہ تو
آتش دوزخ بود جاںگاہ تو
جیفہ مردار داری در نوشت

Marfat.com

سگ صفت زان داری ای آدم سرشت
بہر لقمہ اے سگ مردار خو
می دوی صحرا بصحرا کو بکو
خوار می گردی ز بہر آب و نان
در پئی سگ تا بکی باشی دوان
ہمرہان رفتند بیکس ماندہ
ہم چو لنگا لنگ واپس ماندہ
فکر رفتن کن کہ می آید پلنگ
تا بکے بشینی ای مغلوب لنگ
خواب چون آید ترا اے بیحیا
چون پلنگ مرگ داری در قفا
باش کز بحر عدم خیزد نہنگ
تا قیامت خسپی اندر گور تنگ
تا ترا فرصت بود کارے بساز
اسپ تازی زین کن و بازی بباز
رو کہ در ملک بقا سلطان شوی
ناظر و منظور آن جانان شوی
عاشقان را تاج شاہی بر سراست
ساقی ہر دم بالبالب ساغر ست
ہر کہ او از کید نفس خویش رست
عاقبت بر کرسی مقصد نشست

Marfat.com

اے شرف بشنیدۂ سالک چہ گفت
گریہ کرد این بیت را با سوز گفت
چشم بند و گوش بند لب بہ بند
گر نہ بنی سر حق برماخند
زہد و تقوی نیست ای اہل جنون
بہر شہرت میکنی خود را نگوں
سرکنی پائین و بالا پاکنی
از ریاضت خلق را شیدا کنی
ہم چون مجنون عشقداری در مجاز
ہم چو لیلی رخ نمائی در نیاز
گاہ چون شیریں کنی خون جگر
گہ زنی چون کوہکن تیشہ بسر
ای حقیقت دان گذر کن از مجاز
چند باشی درمقام حرص و آز
چند چینی لالہ و نسرین و ورد
چند بنی رنگ سرخ و سبز و زرد
چند در کثرت نمائی خویش را
یک زمان در خانہ وحدت بیا
آشنا شو آنچنان از یار خویش
تا کہ خود را گم کنی از کار خویش
تا توئی کے یار گردد یار تو

Marfat.com

چوں نباشی یار باشد یار تو
یارب از سودائے خود دلریش دار
زندہ را مردہ بعشق خویش دار
آن چناں با خود بگردان آشنا
تا نگردم یک زمان از و جدا
سوئی خویشم بر کہ راہ گم کردہ ام
زندہ جاوید گردان مردہ ام
زندہ گردان این دل پژمردہ را
زندہ کن باعشق جاناں مردہ را
ہر دلے کز عشق جانے یافتہ
تا ابد روح روانے یافتہ
بر دل ہر کس کہ نور عشق تافت
خویش را با جان جانان زندہ یافت
ای خوش آن دل عشق بروی نقش بست
خاتم دل کند دروے نقش بست
دل کہ بر دلبر رسد زساز عشق
جانکہ بر جانان دہد آواز عشق
دلربا از دلبری عشقت دہد
عشق کو تاجامہ ہستی دہد
عشق کو بی بال و پر طیران کند
عشق کو در لا مکان جولان کند

Marfat.com

عشق کو تا تاج سلطانی نہد
عشق کو ملک سلیمانی دہد
عشق کو تا چشم دل بینا کند
عشق کو تا سینہ پر سودا کند
عشق کو تا عقل را زائل کند
عشق کو تا جام مدہوشی دہد
عشق باید تا فراموشی دہد
عشق دہ تا بیخبر سازد مرا
یا وہ گو بے پا و سر سازد مرا
عشق باید تا دہد جام شراب
عشق سازد ساغر مے آفتاب
بادہ عشق از غم جانانہ است
ہر کہ خورد از خویشتن بیگانہ است
عشق کو تا حالت مستاں دہد
عشق کو جام از کف جانان دہد
ای خوش آن می کو رہاند از خودی
صاف گرداند ز نیکی و بدی
ہیچ می دانی کہ اصل عشق چیست
عشق را زحسن جاناں زند گیست
حسن جان چو نظر در خویش کرد
گشت شیدا عشق را در پیش کرد

Marfat.com

عشق چون جبریل در معراج حسن
بر سر عاشق نہد صد تاج حسن
عاشق و معشوق گردند ہر دو یک
ہم تو ئی معشوق و عاشق نیست شک
ایکہ گشتی واقف از اسرار عشق
نہ قدم مردانہ اندر کار عشق
سر بر آور زیر پائے عشق نہ
بعد ازان در ہوائے عشق نہ
عشقبازی نیست کار بوالہوس
خام طبعان را بدان ہمچو مگس
گر کنی جان را تو بر جانان نثار
در عوض یکجان دہد صد جان نگار
کشتگان عشق را جان دگر
ہر زمان از غیب احسان دگر
ار توانی ای دلادر عشق کوش
این حکایت را ز عاشق دار گوش
ای خنک جانی کہ خود را باختہ
سوختہ خود را و باحق ساختہ
خرم آنکس کو قمار عشق باخت
خویش را بسپرد و باجانان بساخت
ہمت پروانہ بین اے بے خبر

Marfat.com

سوز چون پروانه تا یابی خبر
سوخت چوں پروانه همرنگ دوست
گشت محرم چنگ زد برچنگ دوست
در محبت تا نه سوزی بال و پر
کے شوی همرنگ آتش سر بسر
سوز چوں پروانه در جسم قفس
تا شوی باجان جانان همنفس
زهد و تقوی چیست اے عالی جناب
هر مراد خود نگشتن کامیاب
یک زمان خوشدل نباشی در جهان
وارهی فارغ شوی از این و آن
دل بدست غم چناں داری گرو
شادی عالم [illegible]
دا [illegible] از هر دو عالم بے نیاز
بگذر از روئی حقیقت از مجاز
ای دریغا عمر تو رفته بخواب
اند کے ماند ست اورا زود یاب
عمر تو باشد مثال آب جو
آب رفته باز کے آید بجو
در جهان چوں چند روزی مهمان
این جهان راه بر مثال خواب دان

Marfat.com

خلق را بین لعبتاں نقش آب
چشم چو بر ہم زنی بینی خراب
ہر چہ می بینی بگرداب جہان
چون حباب از چشم تو گردد نہاں
غافلی از کرد ہائے خویشتن
نفس را با تیغ لا گردن بزن
دل مکن از فکر باطلہا سیاہ
از خدا غیر از خدا دیگر مخواہ
چون زبان گویاست در تن مو بمو
مو بمو ذکر خدا نیز گو
دل مدہ با دلبران بے وفا
زانکہ دارند شیوہ جور و جفا
از جہان مہر و وفا معدوم شد
حال مردم یک بیک معلوم شد
آشنایہا برنمہ افتاد از جہان
شرم شستہ شد ز چشم مرو ماں
ای دریغا وضع نیکان شد بدل
در دیار حلم افتادہ خلل
قحط افتاد است در ملک سخا
خشک گشتہ مزرع مہر و وفا
تیغ ممسک شجرہ احسان برید

Marfat.com

ہم چو عنقا ہمت از عالم پرید
ہمتے رفتست از شاہ و گدا
منعمان گشتند گدائے بینوا
ہمتے برخاست از صاحب دلان
دارم از دست زمان صد فغان
این نشانہای قیامت شد پدید
تا قیامت درجان گردد پدید
برکت از کشت و زراعت گشت کم
قامت جود و سخاوت گشت کم
رحم از دلہائی مردم شد نہان
سختی پیدا شدہ برمردمان
خلق نیکو شدہ ز عالم ناپدید
طبع مردم سگ صفت گشتہ پلید
مہر کم شد از دل فرزند و زن
فتنہ برپا گشت از دیر کہن
چونچنان برخاست عالم گشت تنگ
دختران با مادران دارند جنگ
نیست مہرے در دل ہر خاص و عام
پس میفگن خویش را در بند دام
چون عدم شد دانہ مہر و وفا
پس مرد دردام چون مرغ ہوا

Marfat.com

بند بگسل دام را برہم بزن
آشیاں حرص را آتش بزن
جز خدا کس نیست با تو مہربان
دل مدہ غیر از خداوند جہان
شکر نعمت کن کہ آن رب العباد
داد بر تو آنچہ می بایست داد
چشم داد و گوش و بینی ہم زبان
بر تو روشن کرد اسرار نہان
غافلی از یار خود اے بیخبر
چند باشی بیخبر چون گاؤ خر
نیستی آگاہ از لطف خدا
ہم چو عاشق ہر زمان بیند ترا
مہربان ہم شد چو معشوق مجاز
گر بہ بیند جانب عاشق بہ ناز
عاشق صادق کند جان را فدا
مرحبا بر عاشقان صد مرحبا
طالبے کو در پے جانان رود
چشم گردد روئے جانان بنگرد
گر ترا از عشق او باشد خبر
از تو مشاقست او مشتاق تر
گر ترا چشم محبت واشود

Marfat.com

بر تو آن معشوق خود شیدا شود
با تو نزدیک ست آن جان جہاں
در تو چوں جان است آنجانان نہاں
چوں تو داری چشم احول بی بصر
کے در آید روی جاناں در نظر
این حجاب از تست ای محجوب من
بی حجابست ورنہ آن محبوب من
پیش مردن میر اے نیکوسیر
جان بجانان وہ ز حال خود گزر
معشوق تو از خود جان دہی
قالب خود را کنی از جان تہی
در تو گردد جان جانان جلوہ گر
خویش را باچشم معشوقی نگر
عارفے گفتست از روئے عتاب
گوش کن چون این معمائے بیاب
گرنداری شادی از وصل یار
خیز بر خود ماتم ہجران بدار
اے شرف تا چند گردی دور دور
قطع منزلہا بکن اے بے حضور
چند پیمائی رہ دور و دراز
چند افتی در نشیبے در فراز

Marfat.com

یکقدم باشد حریم دوست بس
چند گردی بیخبر اے بو الہوس
منزل جانان بود یک گام تو
بادہ عرفاں بود جام تو
ہر نفس در یاد او گامے بزن
ہر زمان از عشق جام بزن
مولوی فرمود نشنیدی مگر
سنگ گر مے بودی کردی اثر
اے کمان از تیر ہا پر ساختہ
صید نزدیکست و دور انداختہ
از کہ مہجوری و دوری اے فلان
آہ از دست تو دارم صد فغاں
اےکمان تیر از ترا رود دور تر
از چنیں صیدی بود مہجور تر
چشم دل بکشا جمال یار بین
ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین
چشم دبابند تابہ بیند روئے یار
جلوہ کرد ست در ہر شے نگار
نیست پوشیدہ رخ دلدار تو
لیک این نقص است دراںصار تو
گرمی کو در تو اے افسردہ دل

Marfat.com

رفت ہم چون خر فرود در آب و گل
درد مندی کو کہ درمانش نیافت
کو پریشانی کہ سامانش نیافت
کیست مشاقی کہ باشد جان بلب
از فراق او بود در تاب و تب
تا بود این دیو نفست ہم نشین
کے بود بینا ترا چشم یقین
چون تو مقدورے نداری فتح یاب
گریہ کن تا حشر بر حال خراب

......☆......

Marfat.com

حکایت عارف صاحب کمال

بود مردے عارف و صاحب کمال
کوچہ دل بستہ از وہم و خیال
بادشاہی کردہدر اقلیم دل
بود از ایام غفلت منفعل
سالہا کرد عبادت بے ریا
دردلش نگزشت جز ذکر خدا
چون چنیں بگذشت اورا چند سال
خویش را از کاملان کردہ خیال
گفت مسلّم نیست کامل در جہان
چوں عسس ہستیم بر دل پاسباں
شہوت و حرص و ہوس کر دیم دور
از تعلقات دلم دارد نفور
این تصور کرد چون مرد خدا
ناگہاں در گوش او آمد ندا
از تکبر چون نظر کردی بخویش
دور افتادی حجاب آمد بہ پیش
نہ گردد رفع از تو آن حجاب
کے نہی پا در حریم آن جناب
مفعل شید شیخ از اسرار خویش

Marfat.com

شد پریشان توبہ کرد از کار خویش
بازبستہ عہد تازہ با خدا
تا کند در راہ حق جان را فدا
پاک کن آئینہ دل از غبار
تا بیاید عکس از روئے نگار
آنچہ می خواہد دلت ای حیلہ جو
نفس تو صد حجت آرد بہر تو
گر حرامت میکنی بر خود حلال
میشود تسکین دلت با صد خیال
چون مسلط بر تو گردد این مرض
عدل و انصافت بود بہر غرض
جہد کن بانفس تا عادل شوی
باش منصف تا کہ صاحبدل شوی
یا الٰہی چشم بینائی بدہ
در سرم از عشق سودائی بدہ
آتش افگن در دلم مانند طور
شعلہ بر خیزد و گردد زنگ دور
سالہا شد از تو مے خواہم ترا
حاجتم را چون نمے سازی روا
از لسان الغیب این گردد نوید
از در تو کس نگشتہ ناامید

Marfat.com

ہر کہ بر در گاہ تو رو آورد
نا امید از در گہ چون رود
ہر کہ آید بر درت امیدوار
شاہد مقصود یابد درکنار
اے خدائے من بحق مصطفیٰ
از طفیل حرمت آل عبا
روز محشر دار با آل رسول ﷺ
از طفیل مقبلاں گردد قبول

......☆......

Marfat.com

مثنوی بلبل وگل (ترجمہ)

(1)

مرحبا اے پرانے باغ کی بلبل
خوشنما پھول کی بات ہم سے کہہ
مرحبا اے ہمارے اڑنے والے قاصد
ہمیں تو ہر دم ہمارے یار کی خبر دیتا ہے
مرحبا اے مبارک شگون ہد ہد
مرحبا اے شیریں گفتار طوطے
ایک لمحے میں تو سات آسمانوں کو طے کرتی ہے
حرص و ہوا کی سواری کو پامال کرتی ہے
دل میں ہر دم تو چراغ روشن کرتی ہے
ہر لحظہ عشق سے سینے کو داغ داغ کرتی ہے
تجھ سے میرے تن کا فانوس روشن ہوگیا
تجھ سے مجھے محبوب کا وصال حاصل ہوگیا
مرحبا اے دین کے راستے کے راہنما
تجھ سے میرے یقین کی آنکھ روشن ہوگئی
جسم کو تجھ سے پاکیزہ سرشت ملی
آدم خاکی تیری وجہ سے پریشان ہوا
مرحبا اے کائنات کو فیض دینے والی
تیرے وجود سے زندگی نے ترکیب پائی
(زندگی کے بکھرے اجزاء اکٹھے ہوئے)

Marfat.com

(2)

تو خدا کی ذات کے سمندر میں غرق تھی
(میری) یہ تاریک خاک تجھ سے روشن ہوئی
اے کہ لامکان کی چار دیواری میں تھی
تو جدا کیسے ہوئی؟ یہ پوشیدہ راز بتا دے
تو حریم کبریا میں پاک تھی
تجھ میں حرص و ہوا کس سبب سے پیدا ہوئی
عدم کے پردے سے تو بڑی شان سے ٹہلتی آئی
تو نے زندگی کے میدان میں اپناقدم بہت اچھی طرح رکھا
کبھی تو دوزخ میں جاتی ہے (اور وہاں) اپنا مقام بناتی ہے
اے خوش خرام کبھی تو جنت میں جاتی (خوش خرام اچھی چال والا)
کبھی تو فنا کے خطے میں جلوہ دکھاتی ہے
کبھی بقا کے ملک کے جہان میں جاتی ہے
اے میری جان اپنے راز مجھ سے کہہ
دل کی آنکھ اپنے دیدار سے روشن کر
خدا نے تجھے روحانی جنس (نظر نہ آنے والی جنس) سے پیدا کیا
تجھ سے دنیا میں ایک شور برپا ہوگیا ہے
اس لعنتی نفس کے سر پر خاک ڈال
دل کی آنکھ یقین کے نور سے روشن کر

Marfat.com

(3)

آئینے کی طرح محبوب کا عکس دکھا
تاکہ محبوب کے رخسار کا جلوہ نظر آئے
دل کے آئینے کو گردوغبار سے صاف رکھ
اس بے قرار دل میں (عشق کی) آگ بھڑکا
اے ہدایت کے راستے کی راہنما' راستہ دکھا
کیونکہ تو حقیقت کا راستہ دکھانے والی ہے
اگر تو نے (راہ حق کے) طالبوں کا ہاتھ نہ پکڑا
طالب جو ہیں وہ ہرگز پیر کا ہاتھ نہیں پکڑ پائیں گے
تجھ سے میرے ایمان کا ستارہ روشن ہے
میری جان (روح) کے چہرے سے پردہ اٹھا دے
خوش آواز بلبل نے سلسلہ کلام شروع کیا
اس نے کہا سن تاکہ میں رازوں کو بیان کروں
خدا نے مجھے اپنی ذات کے نور سے پیدا کیا
تاکہ میں اس کی ذات کو اس کے صفات سے پہچانوں
میں وحدت کے باغ میں بے نشان تھی
جب میں کثرت میں آئی تو ظاہر ہوگئی
تجھے کچھ معلوم ہے کہ پردے کے پیچھے کون ہے
نغمہ کیا ہے؟ چنگ' رباب اور عود کیا ہیں (چنگ' رباب اور عود سازوں کے نام ہیں)
خدا نے اپنے حسن کو شہود کی آنکھ سے دیکھا
وجود کے ملک میں اس نے خود اپنا جلوہ دکھایا

Marfat.com

(4)

میرے رب کے امر نے ہمارا نام روح رکھا
ساقی وحدت نے ہمارا جام پر کیا
میں اس کے ساتھ ہمیشہ عشق بازی کرتی ہوں
آدم نے عشق کے طفیل ہی اپنا مقصد پایا
کمال کا سورج ہر ذرے پر چمکا
اس کے جمال سے جلال پیدا ہوا
جو خدا کے قہر سے ظاہر ہوا
اس نے شیطان کی طرح بہتری کا منہ نہ دیکھا
جو جمال سے پیدا ہو
وہ وصال کی مجلس میں پہنچ ہی جاتا ہے
روز ازل میں جو کچھ لکھا جا چکا
اس کے بعد لکھا ہوا حرف نہیں مٹے گا
اے فقیر آدمی زہد و تقویٰ کیا ہے؟
سلطان و امیر سے کوئی طمع نہ رکھنا ہے
تو روٹی پانی کے لئے دربدر نہ پھرے
دولت کے لئے اپنی آبرو نہ گنوائے
دولت مندوں کی صحبت ترک کردے
گوشہ اختیار کر تاکہ تو خلل میں نہ پڑے
بادشاہ کے دروازے پر مت جا اس کا منہ نہ دیکھ
اگر وہ تجھے قارون کا خزانہ بھی دے تو اس کی طرف مت دیکھ

Marfat.com

(5)

اگر فاقے کی وجہ جان جسم کے پنجرے سے نکل جائے
مکھی کی طرح اپنا ہاتھ کسی کی روٹی پر نہ مار
کڑواہٹ بہتر ہے گلاب کا میٹھا شربت نہ چکھ
کمینوں کے سامنے روٹی کے لئے خوار نہ ہو
قناعت کے دستر خوان پر ہاتھ مار
تاکہ تجھے (خدا کی) فرمان شکنی (نافرمانی) کی ہمت نہ ہو
قناعت کے گوشے میں سر جھکائے رکھ
تنہائی کے گوشے سے قدم باہر نہ نکال
کیکاؤس (بادشاہ) کے تخت کو ٹھوکر ماردے
سر دے دے مگر لیکن اپنی آبرو ہاتھ سے نہ دے
اگر نقد خزانہ تیرے ہاتھ آجائے
اورتو بلند حوصلہ نہ رکھتا ہو تو (نقدیوں کے اس خزانے) کا کیا فائدہ
حب دنیا سے پرہیز کر پرہیز
روٹی اور دولت کے لئے خون جگر مت پی
کنجوس لوگ بہتری کبھی نہیں دیکھتے
کیونکہ ان کی ہمت کی جیب خالی ہوتی ہے
وہ چاندی سونے کے لئے اپنی آبرو گنواتے ہیں
کنجوسوں کو گدھے اور بیل کی طرح سمجھ
کم ہمت آدمی (لوگوں کی) نظر میں حقیر ہوتا ہے
خواہ وہ سو خوبیاں بھی رکھتا ہو پھر بھی خوار ہوتا ہے

Marfat.com

(6)

لوگ اس کی دلبری کے باعث اس کے مطیع ہو جاتے ہیں
وہ حلقہ دار آسمان میں سربلند ہوتا ہے
جو کوئی عالی ہمت اور سخی ہوتا ہے
خدا اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے
اے فقیر آدمی زہد و تقویٰ کیا ہے؟
سلطان اور امیر سے طمع نہ رکھنا
یہ زہد و تقویٰ نہیں ہے کہ لوگوں کے لئے
تو صوفی بنے اور پرانی گدڑی پہنے
کنگھا، مسواک اور دکھائے کی تسبیح
جبہ، پگڑی پہنے (صوفیانہ لباس) اور دل بے صفا ہو (کھوٹ سے بھرا)
نالائق مرید آگے پیچھے پھرتا ہے
جس طرح بے وقوف گدھا خوراک اور چارے کے لئے پھرتا ہے
جب تو چند لوگوں کو بیہودہ پھرنے والا دیکھتا ہے
اپنے آپ کو کہتا ہے کہ میں مردوں کے اوصاف رکھنے والا مرد ہوں
تو مرد و عورت کے لئے جال پھیلاتا ہے
اپنے آپ کو زمانے کا شیخ کہتا ہے
تو وعظ تو کہتا ہے لیکن اس پر خود عمل نہیں کرتا
مکار شیطان کی طرح تو چشم پوشی کرتا ہے
مکر و فریب اور ریاکاری تیرا کام ہے
ہر دم شیطان تیرا ساتھی ہے

Marfat.com

(7)

جب تو نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے
تو اے حیلہ ساز تیرا دل گائے اور گدھے میں ہوتا ہے (اپنے مال کی طرف)
تیری وہ نماز آخر تباہ ہو جاتی ہے
باطل سوچ تیرا منہ کالا کر دیتی ہے
جب تیرے ایمان میں آخر کمی واقع ہوتی ہے
بھلا اے بے شعور تو نماز کیوں پڑھتا ہے
جب تو قبلہ رو ہو کے مصلے پر بیٹھا ہے
تو آنکھ بند کرلیتا ہے لیکن تیرا دل کسی اور جگہ گروی ہوتا ہے
خادم کہتے ہیں کہ یہ شیخ زمان ہے
اس نے دنیا اور دنیا والوں سے آنکھ بند کر رکھی ہے
شیخ کی منزل عالم بالا ہے
اس کی ذات فنا ہوگئی اور اسے بقا حاصل ہوگئی
تعریف سے اپنے آپ کو گم نہ کر
اپنا عیب دیکھ لوگوں کی عیب جوئی نہ کر
اے نفس کی قید میں آنے والے
اس کافر نفس کو قتل کر اور پنجرہ توڑ دے
تاکہ تو اپنی اصل کی طرف پرواز کرے
(اور) اپنے اصل کے آشیانے میں جگہ پائے
یہ چند بے وقوف خوشامد کرنے والے
راہزن ہیں راہزن ہیں راہزن

Marfat.com

(8)

تو کب تک اپنے مکان سے جدا رہے گا
اے بے حیا تو کب تک در بدر پھرتا رہے گا
اے فریبی تو خود ہی انصاف کر
تیرا دل تو مکر سے بھرا ہوا ہے لیکن تیری بغل میں قرآن ہے
شیطان ہر دم تیرا ہمراز ہے
تو حق کے راستے میں ثابت قدم کب ہوسکتا ہے؟
دنیا کی محبت تیرے لئے زنار کا دھاگا ہے
تیری ٹھوڑی کی داڑھی اور پگڑی تیرے راستے کی رکاوٹ ہے
دل حرص اور لالچ سے پاک نہ ہوسکا
تو نے حضور قلب کے ساتھ نماز نہیں پڑھی
تو نے کبھی نیاز مندی کے ساتھ سجدہ نہیں کیا
تاکہ رحمت کے دروازے تجھ پر کھل جائیں
تو نے عاجزی سے زمین پر کبھی سجدہ نہیں کیا
تو اندھا ہے اور تیری چشم یقین کو بینائی نہ مل سکی
تو ریاکاری سے عبادت کرتا ہے
تو نے خدا کے لئے کبھی سجدہ نہیں کیا
تاکہ لوگ جانیں کہ تو ولی مرد ہے
متقی، پرہیز گار اور پارسا ہے
تو کہتا ہے میں صوفی ہوں لیکن تیرا سینہ صاف نہیں ہے
اے شیخ اپنی کرامتوں کی ڈینگ نہ مار

Marfat.com

(9)

کافر مذہب نفس تیری گھات میں ہے
اے لعنتی تو شہرت کے لئے بیٹھتا ہے
تو دعا کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے
ریاکاری سے کی ہوئی عبادتوں کی مزدوری (صلہ) چاہتا ہے
مکر سے دنیا کو مطیع کرتا ہے
تو لوگوں کو یہ تسلی دیتا ہے کہ میں کل تمہاری شفاعت کروں گا
اپنے آپ کو شیخ بتاتا ہے اور تیرے ہاتھ میں تسبیح ہے
لیکن اے بت پرست تو سو بت پوشیدہ رکھتا ہے
تیرا ایک دل ہے اور اس میں ہزاروں آرزوئیں ہیں
دل کا چاک سو جگہ سے تیرے ہاتھ سے رفو کیا ہوا ہے
اے وہ شخص کہ تیرا چہرہ بغض اور تکبر سے آراستہ ہے
وہ نفاق اور حسد سے سجا ہوا ہے
اے جہالت سے آراستہ برے اور ناپاک شخص

Marfat.com

(10)

تو اپنے آپ کو بایزید جیسا (عظیم صوفی) قرار دیتا ہے
تو تکبر سے ہر طرف دیکھتا ہے
اپنے بارے میں کہتا ہے کہ میں باخبر ہوں
تو بت پوجتا بھی ہے اور بناتا بھی
تیرے دل آزر کے تراشے ہوئے بتوں کے لئے بھی باعث رشک ہے (ان سے بڑھ کر ہے)
تو بت توڑ ڈال اور بت خانے کو درہم برہم کردے
حضرت ابراہیم کی طرح خانہ خدا کو تعمیر کر
تو اپنے حسب نسب کا غرور کب تک کرتا رہے گا
اے بے ادب تکبر سے دور رہ
تو بوڑھا ہوگیا ہے لیکن دل میں ہزاروں خواہشیں رکھتا ہے
تو نادان ہے گدھے کی طرح کیچڑ میں دھنس جائے گا
تیری آرزوئیں کبھی کم نہ ہوئیں
تیرے حرص اورلالچ کا قد نہیں جھکا
جب دل حرص و ہوا سے آلودہ ہو
تو خدا کے راز کیسے ظاہر ہو سکتے ہیں
اے بیہودہ شخص تیرے دل میں سو آرزوئیں ہیں
تیرے دل میں خدا کا نور کیونکر آسکتا ہے

Marfat.com

دین و دنیا دونوں کب ہاتھ آتے ہیں
اے خود پرست یہ فضول حرکتیں مت کر
اے بے خبر تجھے تیرا حصہ مل جاتا ہے
پھر تو خشک و تر پر قناعت کیوں نہیں کرتا
تیری حرص نے قناعت کی گدڑی چاک کر ڈالی
نفس امارہ نے تجھے آوارہ (در بدر) کر دیا
دنیا ایک بڑھیا اور فریب سے بھری ہے
بوڑھے اور جوان لوگوں کو بے قرار کر دیتی ہے
عارفوں نے اس بڑھیا کو سو بار طلاق دی
جواس پر عاشق ہوا (خدا نے) اس کو عاق کر دیا (وہ خدا کا نافرمان ٹھہرا)

......☆......

Marfat.com

(11)

اے جوان یہ بات کان میں ڈال لے
مولوی (مولانا روم) نے یہ بات امتحان (تجربہ) کر کے کہی ہے
تو خدا کو بھی چاہتا ہے اور کمینی دنیا کو بھی
یہ صرف خیال ہے محال ہے اور پاگل پن ہے
حضرت علیؓ نے دین کے لئے دنیا سے دل اچاٹ کر لیا
پھر وہ علیؓ نبی ﷺ کے ملک کے ولی ہوئے
وہ مصطفیٰ کے وصیؐ ہیں اللہ کے شیر
وہ علیؓ کہ حضرت فاطمہؓ جیسی پار سا بی بی کے شوہر ہوئے
انہوں نے دنیا کی بڑھیا کو ایسی ٹھوکر ماری
تاکہ وہ اولیاء کے نکاح میں نہ آئے
اس ناخلف یزید نے دنیا کے لئے
اپنے دین کو اس کے لئے برباد کیا
دنیا کی بڑھیا جب نکاح میں آئی
اس نے سید کے خون کو اپنے اوپر جائز کرلیا
اس بوڑھی دنیا نے جب کسی کی مدد کی
دونوں جہانوں میں اسے پائمال کیا
جب تو یزید کے دستر خوان کا بچا ہوا کھاتا ہے
تو یزید کی روٹی سے اپنا (منہ) تلخ کرتا ہے
اگر مجاز کے چہرے سے پردہ ہٹ جائے
تو اس مکار بڑھیا سے تو نفرت کرے گا

Marfat.com

(12)

جب اس کی بدصورتی تجھے نظر آئے گی
اے بے خبر تو خدا سے امان چاہے گا
آگ دور سے باغ کی طرح نظر آتی ہے
حقیقت میں وہ بالکل بھاڑ لگتی ہے
مال اسباب تجھے مغرور بناتے ہیں
اگر تیرے پاس مال اسباب نہیں ہے تو تو اپنی تہی دستی (مفلسی) پر گریہ وزاری نہ کر
دولت مندوں کے دل میں رحم نہیں ہوتا
دولت مندوں کا طریقہ مکر و فریب ہوتا ہے
تو نے وہ سنا کہ عزت اور مرتبے کے لئے
حضرت یوسف علیہ السلام کو بے خطا ہی کنوئیں میں ڈالا گیا
حسد کی وجہ سے بھائیوں کی بے رحمی دیکھ
کنعان کے رہنے والے یوسف کی حالت زار دیکھ
اگر تیرے سر پر سونے کا تاج ہوگا
تو تکبر کے سبب کوئی تیری نظر میں نہیں آئے گا
بلکہ تو نمرود کی طرح اپنے خدا سے منہ پھیر لے گا
تو اپنے آپ کو گم کر دے گا اور تجھے (روز) جزا کا خوف نہ ہوگا
مال و زر سے حرص بڑھتا ہے
بیٹے اور باپ کی محبت منقطع ہو جاتی ہے

Marfat.com

(13)

بادشاہوں کو دیکھ کر وہ مال کے لئے
بھائیوں اور باپ کا خون حلال جانتے ہیں
تو نے کسی بے سروسامان فقیر کو دیکھا ہے
جس نے فرعون کی طرف خدا سے منہ موڑا ہو
دولت تکبر پیدا کرتی ہے (انسان کو) بے دین بناتی ہے
کافر نفس کو کفر کا سبق پڑھاتی ہے
خدا کے دوست اس سے بیزار ہیں
کیا تو جانتا ہے کہ اس میں حکمت کیا ہے؟
دنیا کی محبت جب دل پر نظر ڈالتی ہے
دل پتھر کی طرح سخت اور سیاہ ہو جاتا ہے
یقین کی روشن آنکھ اندھی ہو جاتی ہے
اس کے بعد دین کے دروازے بند ہو جاتے ہیں
عبادت کے لئے لقمہ حلال ضروری ہے
تاکہ تیرے رنج و ملال میں اضافہ نہ ہو
جب مشکوک لقمہ پیٹ میں جاتا ہے
اس کی قوت اصل مدعا کو کم کر دیتی ہے
اے نادان جب تو حرص کا لقمہ چاہتا ہے
تو نفس حرص کا منہ کھولتا ہے
اگر یہ حیلہ ساز (نفس) تجھ پر قابو پالیتا ہے
تو ظلم کے لئے ہاتھ اٹھ جاتا ہے

Marfat.com

(14)

جب وہ ملعون (نفس) شہوت (خواہشات) کی آنکھ کھولتا ہے
تو اہل یقین کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے
یہ تجھ کو نمرود کی طرح رسوا کرتا ہے
حرص و ہوا کی خواہش پیدا کرتا ہے
پھر علم و عمل تیرے کام نہیں آئے گا
کھوٹے پن کی وجہ سے تیرے ایمان میں خلل پڑے گا
جب تک یہ کافر نفس تیرے ساتھ رہے گا
تو دوزخ کی آگ تیرا ٹھکانہ بنے گی
اگر تو مرد ہے تو کافر نفس کو مار ڈال
اگر یہ قدرت نہیں رکھتا تو خاموش بیٹھ
اگر تو دینداروں کی سی بھی ہمت نہیں رکھتا
تو عورتوں کی طرح پردے کے پیچھے بیٹھ
اگر تو دینداروں کی سی بھی ہمت نہیں رکھتا
تو عورتوں کی طرح پردے کے پیچھے بیٹھ
اگر تجھ سے مرد کا کام بن نہیں پڑتا
تو پھر ہیجڑوں کی طرح مردوں کے پیچھے مت پھر
اے مخنث نہ تو مرد ہے نہ عورت ہے
تو شیطان کی طرح مردوں کا راستہ نہ مار (راستہ خراب نہ کر، گمراہ نہ کر)
مرد کو چاہئے کہ وہ نفس پر پاؤں رکھے (قابو کرے)
اور حرص و ہوا کی شہوت کو چھوڑ دے
(مرد کو چاہئے کہ) ہمت کے ہاتھ کو بلندیوں پر لے جا کر
نفس کو شکار کی طرح کمند میں لائے

Marfat.com

(15)

ہاتھ کو ہوس سے کوتاہ کرے
اس پنجرے کو ہمت کے پنجے سے توڑ دے
اگر تو حلال کے پیسے کا ایک لقمہ بھی کھائے گا
تو کمال کے آفتاب کا نور تیرے دل پر چمکے گا
اگر تو مشکوک لقمے سے نفرت کرے گا
تو تو اپنے نفس امارہ کو خدا کے فضل سے قیدی بنائے گا
دل نور کے آئینے کی طرح روشن ہو جائے گا
محبوب اپنا عکس آئینے میں ڈالے گا (محبوب کا عکس دل کے آئینے میں نظر آئے گا)
اے صاحب یقین جب تو آنکھ کھولے گا
تو تو ہر طرف جمال یار دیکھے گا
تو ہر آئینے میں یار کا جمال دیکھے گا
ہر آواز میں اسی کا سوز و ساز دیکھے گا
خیر و شر میں سے جو کچھ تجھے نظر آتا ہے
اے بے خبر وہ سب کچھ ذات حق ہے
زمین و آسمان اور لامکان میں وہی ہے
وہی ہر ذرے میں ظاہر اور پوشیدہ ہے
اے عقل مند اپنی سانسوں کا خیال رکھ
تاکہ یہ قافلہ تجھے منزل پر لے جائے
وہی ہے ظاہر پوشیدہ اور آشکار
ہر ہر چیز میں محبوب جلوہ گر ہے

Marfat.com

(16)

اے مرد خدا ہر دم ہوشیار رہ
ایک لمحے کے لئے بھی خدا سے جدا نہ ہو
ماسوا کو اپنے دل سے نکال دے
تاکہ تیرے دل میں خدا کے سوا کوئی نہ سمائے
دل کے زنگ کو لاؔ کے صیقل سے پاک کر
(اپنے) سینے کو محبت کی تلوار سے چاک کر
جب اس کے اسم نے ذات دل پر نقش باندھا
محبت کی ٹکسال کا سکہ خوب ڈھلا
جب دل کے نقش پر خدا کا نقش بیٹھا
تو اے دل اللہ کے نقش کے علاوہ کسی اور کے نقش کی خواہش نہ کر
جب تو ذکر خدا میں فنا ہو جائے
تو تو خدا کی بارگاہ میں راہ پائے گا
جب تو خدا کے ساتھ رہے گا تو تجھے وصال نصیب ہوگا
اس لئے اے صاحب کمال اپنے آپ کو گم کر دے
جو کوئی معرفت کے سمندر کا تیراک ہو
وہ قطرے کے ذرے ذرے کو خدا ہی کی طرف سے جانتا ہے
دریا کا پانی جب دوسری موج مارتا ہے
حقیقت میں وہ پانی ہی جلوہ گر ہوتا ہے
(تیرا) نفس پانی ہے اور تیرا جسم بلبلے کی مانند ہے
جب تو پانی ہو جائے گا تو تیرا جسم باقی نہیں رہے گا

Marfat.com

(17)

جس طرح الفؔ لام میں چھپ جاتا ہے
تو اپنے آپ کو گم کر دے تا کہ (ذات حق) ظاہر ہو جائے
جب ندی کا پانی دریا میں پہنچا
پھر ندی کے پانی کو درمیان تلاش مت کر
جب تک تو ہے یار تیرا یار کب ہوگا
جب تک تو نہیں ہوگا (اپنی ہستی مٹا دیگا) تو یار تیرا یار ہوگا
مولانا روم نے نظم میں (مثنوی میں) یہ بیان فرمایا
تجھ پر یہ پوشیدہ راز ظاہر ہو جائیں گے
تو ہرگز نہ رہ (اپنے آپ کو مٹا دے) اصل میں کمال یہی ہے اور بس
تو اس کے اندر گم ہو جا وصال یہ ہے اور بس
اگر تو ہوشیار ہے تو مجھ سے سن
میں تجھے یہ بات بتاتا ہوں تو غور سے سن
جس نے مجھ عاشق سے یہ بات سنی
وہ بے شک محبوب کی محفل میں جا بیٹھا
جو شخص اپنی ذات سے بیزار ہو
بے شک وہی محرم اسرار (بھیدوں کا واقف ہوا)
جس نے اس کو کوچے میں اپنا سر دیا
تو محبوب اس کی طرف سو بار دیکھتا ہے
اگر محبوب میری طرف ایک بار دیکھے
ایک جان کی کیا حقیقت ہے اس پر سوچا نہیں نثار

Marfat.com

(18)

ہم دیوانے عاشق اور سرگشتہ (سرپھرے) ہیں
یار جو تلاش کرتے ہوئے ہم در بدر پھرتے ہیں
میں جب اس محبوب کی ایک مہک سونگھوں
تو میں اس کے کوچے سے مست مست ہو جاؤں گا
سنبل اس کے گیسو سے تابدار ہوا
لالہ اس کے رخسار سے داغ داغ ہوا
سوسن نے اس کی تعریف میں سو سو زبان باہر نکالی
غنچے نے مارے شوق کے اپنا پیراہن پھاڑ ڈالا
نرگس بیمار نے نئے سرے سے آنکھ کھولی
اس نے جام زریں (سنہرا جام) چاندی جیسی ہتھیلی پر رکھا
سرو کا درخت اس کے زیبا قد سے
سر سے پاؤں تک سر سبز و شاداب ہوگیا
بلبل اور قمری باغ میں نوحہ گر ہیں
ہر ایک کی بولی اور اقرار کی نوعیت دوسری ہے
اس سے ہر طرف ایک شور و غوغا برپا ہے
ان کی زبان پر اسی کا ذکر جاری ہے
میں نے چنگ و رباب کا یہ نغمہ سنا
اس کے سوز سے سینہ بھن گیا دل کباب ہوگیا
مطرب نے شوق طرب سے جب ساز چھیڑا
اس نے اس نغمے کو سوز سے گانا شروع کیا

Marfat.com

(19)

یار کو تو ہر آئینے میں دیکھتا رہ
اس کا سوز و ساز ہر آواز میں ہے
جو کچھ تجھے نظر آتا ہے حقیقت میں سب وہی ہے
شمع، پھول، پروانے اور بلبل اسی سے ہیں
جزو کل میں سے جو چیز بھی نظر آتی ہے
(مثلاً) صحرا کا الو باغ کی بلبل اور پھول
عارفوں کے کیا خوبصورت اور کیا بدصورت نقش (سب برابر ہیں)
ہر نیک و بد کی صورت خود اسی کی لکھی ہوتی ہے
مرغ و ماہی (مچھلی) سانپ، چیونٹی، شیر اور ببر
آب حیات کا چشمہ، بارش، بجلی اور ابر
سخت پتھر، لعل، یاقوت اور موتی
تاریک رات کی تاریکی، چاند اور سورج کی روشنی
پانی، آگ، ہوا اور مٹی کا جو کچھ ہے
اس نے سب کچھ اپنی کاریگری سے بنایا ہے
جان کا گوہر اس کے انوار کے طلوع ہونے کی جگہ ہے
جان کی کان اس کے رازوں کا خزانہ ہے
ایسی قدرت والا کہ جس نے پانی کی بوند پر
صدف کے اندر چمکدار موتی کا نقش باندھا
یار تو تیرے اندر ہے پھر تو بے خبر کیوں ہے
یار تو تیرے اندر ہے تو کس لیے پھرتا ہے
اے ننگ و نام کی قید میں گرفتار
ناموس کے شیشے کو پتھر سے توڑ ڈال

Marfat.com

وہ تجھ میں ظاہر ہے اور تو اپنے آپ سے باخبر ہے
اچانک موت آئے گی اور تجھے کہے گی کہ اٹھ
تو اچانک اٹھے گا اور غار میں (قبر) میں جا پڑے گا
حشر کے دن قبر سے شرمندہ اٹھے گا
یکبارگی تیری قبر سے یہ آواز آئے گی
ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس
افسوس ہے کہ تو اندھے کی طرح جائے
اندھے اور بہرے کی طرح اٹھے اور بدنام ہو جائے
اے خلیفہ (حضرت آدمؑ) کے بہت ہی نالائق بیٹے
تو کب تک بیگانہ رہے گا ہوش میں آجا
اے ہوسناک اپنی حالت پر رحم کر
ہر دم توبہ کر اور (اپنے خالق کی طرف) لوٹ جا
تو خدا سے ہر دم جھوٹ بولتا ہے
جھوٹ سے تو کیا فروغ پائے گا
تو ہر وقت کہتا ہے کہ میں توبہ کرتا ہوں
غیروں کی جڑ اپنے دل سے اکھاڑتا ہوں
جب کل کا دن آئے تو نئے سرے سے کام شروع کروں گا
اور دل کو اس کے عشق کے کانٹے سے زخمی کروں گا
دل کے چہرے کو ایک بار پھر توبہ کے پانی سے دھوؤں گا
پھر خون دل سے وضو کر کے نماز پڑھوں گا
اپنے نفس کی گوشمالی کروں گا (سزا دوں گا)
اپنی خواہش اور خودی سے خود کو آزاد کراؤں گا
(ان ساری باتوں کے باوجود) جب رات آتی ہے تو سارے عہد و پیمان کو توڑ دیتا ہے

Marfat.com

دل اس بات کا کھوج لگانے کے درپے ہوتا ہے
اب جو کچھ کم یا زیادہ ہے اس سے گزر جا
دل سے اپنے جھوٹے مکروں کو دھو ڈال
چاند جیسے چہرے والا ساقی اور خالص سرخ شراب
مطرب (گانے والا) اور محبوب اور رباب کا الاپ
سورج جیسے چہرے والا تند و تیز
دین غارت کرنے والا عشوہ طراز (ناز نخرے والا) محبوب
اگر تیرے ہاتھ آجائے تو تو اس کو اپنی آغوش میں لے لیتا ہے
ہر کڑوے اور میٹھے شربت کو تو چکھتا ہے
اگر عیش و عشرت کا سامان میسر آجائے
تو تو رات کا سارا وقت بے فکری سے گزار دیتا ہے
اے فقیر اگر یہ سب کچھ تجھے میسر نہ ہو
تو صبح تک اس غم میں مبتلا رہتا ہے
اگر تجھے یہ چیزیں حاصل نہیں ہوتیں تو دل کا خون پیتا ہے
(یہ بات درست ہے) کہ بی بی کی پاکدامنی چادر نہ ہونے کی وجہ سے ہے
اے عہد شکن (وعدہ توڑنے والے) چونکہ تیرے اندر شرم سرے سے ہی نہیں
اس لئے تو پھر اپنی مراد چاہنے لگ جاتا ہے
تو عمر بھی اپنی خام طبعی کی وجہ سے سر ٹکراتا پھرتا ہے
سچ پوچھیے تو تو لعنتی شیطان سے بھی کمتر ہے
تیرا بدکردار نفس کتے کی طرح پلید ہے
اس نے تیرے ایمان کے ہاتھ کو کاٹ لیتا ہے
تو ہمیشہ شہوت اور کھانے پینے میں لگا رہتا ہے
عبادت کے معاملے میں تو کاہل اور ادھورا ہے

Marfat.com

اے بیہودہ پھرنے والے تو گدھے کی طرح نادان ہے
جو کچھ تو نے کیا وہ تو کبھی شیطان نے بھی نہیں کیا
شیطان نے تجھ سے مکرو فریب سیکھا
لڑکے اور دیو تجھ سے (اس قسم کے) کھیل سیکھتے ہیں
شیطان تجھ سے مکر و فریب کھا جاتا ہے
ہر دم مکر و فریب کی سو گٹھڑیاں باندھ لے جاتا ہے
جب تک کافر (نافرمان) نفس تیرے ہمراہ رہے گا
دوزخ آگ ترا ٹھکانہ نہ ہو گی
تیری تقدیر میں حرام مردار لکھا ہے
اے آدم سرشت اسی لئے تو کتے کی سی عادت رکھتا ہے
اے مردار کھانے والے کتے تو ایک لقمے کے لئے
تو جنگل جنگل اور گلی گلی دوڑتا پھرتا ہے
تو روٹی پانی کے لئے ذلیل و خوار ہو کر پھر رہا ہے
تو کتے کے پیچھے کب تک دوڑتا پھرے گا
تیرے ساتھی چلے گئے اور تو اکیلا رہ گیا ہے
تو ایک لنگڑے لولے کی طرح بے بس ہوگیا ہے
تو یہاں سے چلنے کی فکر کر کیونکہ چیتا آرہا ہے
اپنے لنگڑے پن سے عاجز ہو کر تو کب تک بیٹھا رہے گا
جب موت کا چیتا تیرے پیچھے لگا ہے
تو ایسے بے حیا تجھے نیند کیسے آتی ہے؟
ٹھہر جا کہ تجھے نابود کرنے کے لئے مگرمچھ آ رہا ہے
اور تو قیامت تک تنگ قبر میں سوتا رہے گا
جب تک تجھے فرصت ہے تو کوئی کام کر لے

Marfat.com

عربی گھوڑے پر زین کس لے اور کھیلنا شروع کر
چل تا کہ تو ملک بقا (باقی رہنے والا ملک) کا سلطان بن جائے
اس محبوب کا ناظر (دیکھنے والا) اور منظور (دیکھا جانے والا) بن جائے
عاشقوں کے سر پر بادشاہی تاج ہوتا ہے
(اور اس کی خدمت میں) ساقی ہر دم لبریز پیالے کے ساتھ (کھڑا) ہوتا ہے
جو شخص اپنے نفس کے مکر سے رہائی پا گیا
وہ آخر اپنے مقصد کی کرسی پر جا بیٹھا
اے شرف تو نے نہیں سنا کہ سالک نے کیا کہا
وہ رویا اور اس نے بڑے سوز و گداز سے یہ بات کہی
آنکھ بند کرلے اور ہونٹ بند کرلے
اگر پھر بھی خدا کا راز تجھے نظر نہ آئے تو (بے شک) ہم ہنس (ہمارا مذاق اڑا)
اے دیوانے کیا زہد اور یہ تقویٰ کیا ہے؟
کہ تو شہرت کے لئے خود کو جھکا رہا ہے سر نیچے اور پاؤں اوپر کر رہا ہے
اس ریاضت سے لوگوں کو اپنا شیدا بنا رہا ہے
تو مجنوں کی طرح مجازی عشق رکھتا ہے
لیلیٰ کی طرح خلوص سے چہرہ دکھاتا ہے
کبھی شیریں کی طرح جگر کو خون کرتا ہے
کبھی فرہاد کی طرح تیشہ سر پر مارتا ہے
اے حقیقت کو جاننے والے مجاز (کی منزل سے) گزر جا
تو حرص اور لالچ کے مقام پر کب تک (کھڑا) رہے گا
تو کب تک لالہ' نسرین اور گلاب کے پھول چنتا رہے گا
تو کب تک سرخ' سبز اور زرد رنگ دیکھتا رہے گا
تو اپنے آپ کو کب تک کثرت میں دیکھتا رہے گا

Marfat.com

ایک لمحے کیلئے وحدت کے گھر میں آجا
اپنے یار سے ایسا آشنا ہو جائے کہ تو اپنے کام سے اپنے آپ کو گم کر دے
جب تک تو ہے (تیری ہستی قائم ہے) یار تیرا یار کب بن سکتا ہے
جب تو تو نہیں رہے گا تو یار تیرا یار بن جائے گا
اے خدا اپنے عشق سے دل کو زخمی رکھ
زندہ کو اپنے عشق سے مردہ رکھ
اپنا ایسا آشنا بنا
کہ میں ایک دم بھی تجھ سے جدا نہ ہوں
مجھے اپنی طرف لے چل کیونکہ میں راستہ بھول گیا ہوں
میرے مردے کو زندہ جاوید کر دے
اس مرجھائے ہوئے دل کو زندہ کر دے
مردہ محبوب کو عشق سے زندہ کر دے
جس دل نے عشق سے جان پائی
اس نے ابد تک کے لئے روح رواں پائی
جس کے دل پر عشق کا نور چمکا
اس نے اپنے آپ کو محبوب کے سبب زندہ پایا
کیا بات ہے اس دل کی جس پر عشق نے نقش باندھا
اور اس نے مہر کھود کر اس کو مزین کیا
وہی دل دل ہے جو عشق کے ساز سے دلبر تک پہنچے
جان وہی جان ہے جو محبوب کے پاس پہنچ کر عشق کی آواز لگائے
دلربا (محبوب) اپنی دلبری سے تجھے عشق دے گا
عشق کہاں ہے تاکہ (تجھے) زندگی کا لباس دے
عشق کہاں ہے بغیر بال و پر کے پرواز کرے

عشق کہاں ہے کہ لامکاں میں بھی اپنی جولانی دکھائے
عشق کہاں ہے کہ تاج سلطانی پہنائے
عشق کہاں ہے کہ سلیمان کی سلطنت دے
عشق کہاں ہے کہ دل کی آنکھ کو روشن کرے
عشق کہاں ہے کہ سینے کو جنون سے بھر دے
عشق کہاں ہے کہ عقل کو زائل کرے
عشق کہاں ہے کہ عقل کو زاہل کرے
عشق کہاں ہے کہ مدہوشی کا جام دے
عشق کی ضرورت ہے تاکہ وہ فراموشی عطا کرے
(الٰہی مجھے) عشق عطا کر تاکہ وہ مجھے بے خبر کر دے
مجھے بیہودہ گو اور بے سروپا بنا دے
ہمیں عشق درکار ہے تاکہ جام شراب دے
عشق شراب کے پیالے کو آفتاب بنادیتا ہے
عشق کی شراب محبوب کے غم سے تیار ہوتی ہے
جس نے وہ شراب پی وہ اپنے آپ سے بیگانہ ہوا
عشق کہاں ہے کہ (ہمیں) مستوں کی حالت عطا کرے
عشق کہاں ہے کہ ہمیں محبوب کے ہاتھوں سے جام دے
کیا کہنے اس شراب کے جو خودی سے رہائی دلاتی ہے
نیکی اور بدی (کا فرق) صاف کر دیتی ہے
تجھے کچھ پتہ بھی ہے کہ عشق کی اصل کیا ہے؟
عشق کو محبوب کے حسن سے زندگی ملتی ہے
محبوب کے حسن نے جب اپنے آپ پر ایک نظر ڈالی
وہ اپنا شیدا بنا اور اس نے عشق کو ظاہر کیا

Marfat.com

عشق حسن کی معراج میں لا جبرئیل کی طرح
عاشق کے سر پر حسن کے سو تاج رکھتا ہے
عاشق و معشوق دونوں ایک ہو جاتے ہیں
تو ہی عاشق اور تو ہی معشوق اس میں کوئی شک نہیں
اے کہ تو عشق کے رازوں سے واقف ہوا
عشق کے کام میں مردانہ وار قدم رکھ
سر اٹھا کر عشق کے نیچے رکھ
اس کے بعد عشق کی آرزو میں مشغول ہو جا
عشق بازی ہوس ناک آدمی کا کام نہیں
خام طبع لوگوں (ناپختہ لوگوں) کو (اس معاملے میں) مکھی کی طرح سمجھ
اگر تو (اپنی) جان کو محبوب پر نثار کرے
اس کے بدلے میں محبوب تجھے سو جانیں دے گا
عشق میں مرنے والوں کو دوسری جان ملتی ہے
ہر لحظہ غیب کی طرف سے ان پر نئے نئے احسان ہوتے رہتے ہیں
اے بہادر اگر ہو سکے تو (عشق کے میدان میں) کوشش کر
اور عاشق کی اس بات کو کان میں ڈال
مبارک ہے وہ جان جس نے خود کو عشق میں ہار دیا
اپنے آپ کو جلا کر وہ حق سے جا ملی
اس شخص کے کیا کہنے جس نے عشق کا جوا کھیلا
اس نے اپنے آپ کو مٹا کر محبوب کو پالیا
اے بے خبر پروانے کی ہمت دیکھ
تو پروانے کی طرح جل تاکہ تجھے (حقیقت کی خبر) مل سکے
جب پروانہ جل کر دوست کا ہم رنگ ہوگیا (آگ جیسا ہوگیا)

Marfat.com

تو وہ محرم راز ہوا اور اس نے دوست کے پنجے پر پنجہ مارا
جب تک تو محبت میں بال و پر نہیں جلائے گا
تو آگ کو مکمل طور پر ہم رنگ کیسے بنے گا
پروانے کی طرح جسم کے پنجرے میں جل جا
تاکہ محبوب کی جان کا ہمدم بن جائے
اے بلند مرتبت تقوی کیا ہے؟
اپنی مراد کو حاصل نہ کرنا
دنیا میں ایک لمحے کے لئے بھی خوشدل نہ بیٹھے
اس کو اور اس کو چھوڑ دے اور فارغ ہو جا
دل کو غم کے ہاتھوں اس طرح گروی رکھ دے
کہ دنیا کی خوشی آدھے جو کہ برابر قیمت نہ رکھتی ہو
دل دونوں جہانوں سے بے نیاز ہو
حقیقت کے خیال میں مجاز سے گزر جا
ہائے افسوس تیری عمر خواب غفلت میں گزر گئی
تھوڑی سی رہ گئی ہے اس کو جلد پالے
تیری عمر نہر کے پانی کی طرح ہے
گیا ہوا پانی نہر میں واپس کب آتا ہے
جب تو اس دنیا میں چند روز کا مہمان ہے
تو اس دنیا کو خواب کی طرح جان
تو لوگوں کو پانی کے نقش کی گڑیاں جان
تو ایک پلک جھپکے گا تو یہ خراب ہو جائیں گی (ٹوٹ پھوٹ جائیں گی)
تو دنیا کے بھنور میں جو کچھ دیکھتا ہے
یہ سب بلبل کے طرح تیری آنکھ سے اوجھل ہو جائے گا

Marfat.com

تو اپنے کیے سے غافل ہے
لا کی تلوار سے نفس کی گردن اتار دے
بیہودہ فکروں سے دل کو سیاہ نہ کر
خدا کے سوا غیر کی آرزو نہ کر
جسم کا ہر بال زبان کی طرح بولنے والا ہے
ہر بال سے خدا کا ذکر بھی کر
بے وفا دلبروں کو دل مت دے
اس لئے کہ جور و جفا ان کی عادت ہے
دنیا سے مہر وفا ناپید ہوگئی
ایک ایک آدمی کا حال معلوم ہوگیا
دنیا سے دوستیاں مٹ گئیں
لوگوں کی آنکھ سے شرم جاتی رہی
ہائے افسوس کہ نیکوں کی وضع بدل گئی
بردباری کے ملک میں گڑ بڑ ہوگئی
سخاوت کے ملک میں قحط پڑ گیا
مہر و وفا کی کھیتی خشک ہوگئی
بخیل کی تلوار نے احسان کے درخت کو کاٹ دیا
عنقا کی طرح ہمت دنیا اڑ گئی
شاہ و گدا دونوں کی ہمت چلی گئی
انعام دینے والے لوگ فقیر (خالی ہاتھ) ہوگئے
صاحب دلوں کی ہمت جاتی رہی
زمانے کے ہاتھوں میں سو سو فریادیں رکھتا ہوں
یہ قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوگئی ہیں

Marfat.com

تا کہ دنیا میں قیامت ظاہر ہو جائے
کھیتی باڑی سے برکت کم ہوگئی
جود وسخا کا قد کم ہوگیا
لوگوں کے دلوں سے رحم ناپید ہوگیا
لوگوں پر ایک سختی آگئی
نیک لوگ دنیا سے گم ہوگئے
لوگوں کی طبیعت کتے کی طرح پلید ہو گئی
بیوی اور بیٹے کے دل سے محبت گھٹ گئی
اس پرانے بت خانے (دنیا) میں فتنہ برپا ہوگیا
جب ایسا ہوا تو دنیا تنگ ہو گئی
بیٹیاں ماؤں سے لڑ رہی ہیں
ہر خاص و عام کے دل میں محبت نہیں ہے
بس اپنے آپ کو جال اور پھندے میں نہ پھنسا
جب مہر و وفا کا دانہ معدوم ہوگیا
تو خواہش کے پرندے کی طرح جال میں نہ جا
بند کو توڑ دے اور جال کو درہم برہم کر دے
حرص کے آشیانے میں آگ لگا دے
خدا کے سوا کوئی تیرا مہربان نہیں
خداوند جہاں کے سوا کسی کو دل نہ دے
نعمت کا شکر کر کہ بندوں کے اس خدا نے
ہر وہ چیز تجھے عطا کی جو عطا کی جانی تھی
تجھے آنکھ دی، کان، ناک اور زبانی بھی دی
تجھ پر پوشیدہ راز ظاہر کیے

Marfat.com

اے بے خبر تو اپنے یار سے غافل ہے
تو گاؤخر کی طرح کب تک غافل رہے گا
(گاؤ: گائے بیل؛ خر: گدھا)
تو خدا کے لطف سے آگاہ نہیں ہے
کہ وہ ہر دم تجھے عاشق کی طرح دیکھتا ہے
مجازی معشوق جب مہربان ہوا
تو وہ عاشق کی طرف ناز سے دیکھتا ہے
سچا عاشق (اس پر) اپنی جان فدا کرتا ہے
عاشقوں پر شاباش ہے سو شاباش
جو عاشق محبوب کے پیچھے جاتا ہے
وہ آنکھ بن جاتا ہے اور محبوب کے چہرے کو دیکھتا ہے
اگر تجھے اس کے عشق کی خبر ہو
وہ تجھ سے مشتاق بلکہ مشتاق تر ہے
اگر تیری محبت کی آنکھ کھل جائے
تو وہ محبوب تیرا شیدا ہو جائے
وہ جان جہان تیرے نزدیک ہے
وہ محبوب تیرے اندر جان کی طرح چھپا ہوا ہے
اے اندھے جب تیری آنکھ ہی بھینگی ہے
تو تجھے محبوب کا چہرہ کیسے دکھائی دے سکتا ہے
اے میرے پردے میں چھپے ہوئے یہ پردہ تجھی سے ہے
ورنہ میرا وہ محبوب تو بے پردہ ہے
اے نیک خصلت مرنے سے پہلے مر جا

Marfat.com

اپنی جان محبوب پر قربان کر اور اپنے حال سے گزر جا
تو معشوق کو اپنی جان دے دے
اپنے جسم کو جان سے خالی کر دے
تیرے اندر محبوب کی جان جلوہ گر ہوگی
پھر اپنے آپ کو معشوق کی آنکھ سے دیکھ
ایک عارف (خدا شناس) نے غصے سے کہا
غور سے سن اس معمے کو سمجھ لے
اگر وصل یار کی خوشی تجھے حاصل نہیں
تو اٹھ خود پر جدائی کا ماتم کر
اے شرف تو کب تک چکر لگاتا رہے گا
اے بے حضور منزلوں کو طے کر
تو کب تک دور و دراز کے راستے طے کرتا رہے گا
نیچی جگہ سے کب تک اونچائی پر جاتا رہے گا
دوست کی بارگاہ بس ایک قدم پر (واقع) ہے
اے بو الہوس تو کب تک بے خبری میں گھومتا رہے گا
محبوب کی منزل تیرے ایک قدم پر ہے
معرفت کی شراب تیرے پیالے مین بھری ہے
ہر دم اس کی یاد میں قدم رکھ
ہر دم اس کے عشق کا جام پی
مولوی نے (جو کچھ) فرمایا وہ شاید تو نے سنا نہیں
اگر تو پتھر ہوتا تو اس میں بھی اثر ہو جاتا
اے شخص کمان تیروں سے بھری پڑی ہے
شکار تو نزدیک ہے تو (تیروں کو) دور پھینک رہا ہے

Marfat.com

اے فلاں تو کس سے دور رہا اور بچھڑا ہوا ہے
آہ میں تیرے ہاتھوں سو سو فریادیں کرتا ہوں
اے شخص تیری کمان کا تیر شکار سے دور تڑپ رہا ہے
دل کی آنکھ کھول اور یار کا جمال دیکھ
ہر طرف اور ہر جانب محبوب کا چہرہ دیکھ
ایسے شکار سے تو بچھڑا ہی رہے گا
آنکھ چاہئے تاکہ روئے یار کو دیکھے
محبوب نے ہر چیز میں اپنا جلوہ دکھایا ہوا ہے
تیرے دلدار کا چہرہ چھپا ہوا نہیں ہے
لیکن یہ کوتاہی ہے تیری بصارت کی
اے افسردہ دل! گرمی کہاں ہے؟
تو گدھے کی طرح دلدل میں دھنستا جاتا ہے
ایسا دردمند کہاں ہے، جسے علاج نصیب نہ ہو
ایسا پریشان کہاں ہے جس کو اطمینان نہ ملا ہو
ایسا مشتاق کہاں ہے جو جاں بلب ہو
اس کی جدائی میں تڑپ رہا ہو
جب تک، یہ تیرا شیطانی نفس تیرے ساتھ رہے گا
تو تیرے یقین کی آنکھ بینا نہیں ہو گی
جب تو فتح یابی کی قدرت نہیں رکھتا
تو قیامت تک اپنے خراب حال پر روتا رہ

☆

Marfat.com

ایک صاحب کمال عارف کی حکایت

ایک شخص خدا شناس اور صاحب کمال تھا
اس نے اپنے دل کے کوچے کو وہم وخیال سے بند کر رکھا تھا (وہم وخیال آنے نہیں دیتا تھا)
وہ دل کی ولایت میں بادشاہی کرتا تھا
وہ اپنی غفلت (میں گزرے ہوئے) دنوں سے شرمندہ تھا
اس نے برسوں (خلوص کے ساتھ) بے ریائی سے عبادت کی تھی
اس کے دل میں ذکر خدا کے سوا کوئی چیز نہیں گزری
جب اس کے کئی سال۔ اسی طرح گزر گئے
تو اس نے خود کو کاملوں میں شمار کرنا شروع کر دیا
اس نے کہا میرے جیسا کامل دنیا میں نہیں ہے
میں کوتوال کی طرح اپنے دل کا پاسبان ہوں۔
خواہشات اور حرص و ہوس کو دور کر دیا
(مختلف قسم کے) تعلقات سے مرا دل نفرت کرتا ہے
جب اس مرد خدا نے یہ خیال کیا
تو اس کے کان میں یہ آواز آئی
جب تو نے اپنے آپ کو تکبر کی نظر سے دیکھا
تو (ہم سے) دور جا پڑا اور تیرے آگے پردہ آ گیا

Marfat.com

جب تک تجھ سے وہ پردہ نہیں ہٹتا

تو اس عظیم بارگاہ میں قدم نہیں رکھ سکے گا

شیخ اپنے ان رازوں (خیالوں سے) شرمندہ ہوا

اس نے پریشان ہو کر اس کام سے توبہ کی

اس نے خدا کے ساتھ پھر نیا عہد و پیمان باندھا

تاکہ خدا کی راہ میں اپنی جان قربان کر دے

دل کے آئینے کو غبار سے صاف کیا

تاکہ اس میں محبوب کے چہرے کا عکس نظر آئے

اے حیلہ جو (بہانے باز) جو چیز تیرا دل چاہتا ہے

تیرا نفس اس کے حق میں سو سو دلیلیں لاتا ہے

اگر تو حرام چیز کو اپنے پر حلال کرتا ہے

تیرے دل کو سوخیالوں سے تسکین حاصل ہوتی ہے

جب یہ مرض تجھ پر غالب ہو جاتا ہے

پھر تیرا عدل و انصاف غرض سے خالی نہیں ہوتا

اپنے نفس کے ساتھ جدوجہد کرتا تاکہ تو عادل ہو جائے

تو انصاف کر تاکہ صاحب دل ہو جائے

اے الٰہی مجھے چشم بینا عطا کر

میرے سر کو عشق کا سودا دے

Marfat.com

میرے دل میں طور کی آگ لگا دے

(اس طرح) کہ شعلہ اٹھے اور زنگ دور ہو جائے

برسوں ہوگئے کہ میں تجھے تجھ سے چاہتا ہوں

تو میری حاجت روائی کیوں نہیں کرتا

غیب کی زبان سے یہ خوشخبری مل رہی ہے

کہ تیرے دروازے سے کوئی ناامید نہیں پھرا

جو تیری درگاہ کا رخ کرے گا

تو وہ تیری درگاہ سے نا امید کیوں جائے گا

جو شخص تیرے دروازے پر امید لے کر آتا ہے

وہ شاہد مقصود کو اپنی آغوش میں پاتا ہے (مراد پوری ہوتی ہے)

اے میرے خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل

اور آل عبا (حضرت علیؓ حضرت فاطمہؓ حسنؓ حسینؓ) کے طفیل

قیامت کے دن آل رسول ﷺ کا ساتھ نصیب فرما

(میری دعا) مقبولوں کے طفیل قبول ہو جائے

......☆......

Marfat.com

ہماری دیگر کتب

تفسیر حقانی	مولانا محمد عبدالحق حقانی
علم القرآن	مرتبہ: سید قاسم محمود
القرآن اور علم النفس	محمد عثمان نجاتی
فلسفہ سائنس اور قرآن	رائے خدا بخش کلیار ایڈووکیٹ
اللولوالمرجان	ترجمہ۔ سید شبیر احمد
اصول الحدیث	ڈاکٹر خالد علوی
حفاظت حدیث	ڈاکٹر خالد علوی
حدیث نبویؐ اور علم النفس	محمد عثمان نجاتی
سیرۃ النبی ﷺ	علامہ شبلی نعمانی
رحمۃ للعالمینؐ	قاضی محمد سلیمان منصور پوری
رسول عربیؐ	نور بخش توکلی
حیات محمدؐ	محمد حسین ہیکل
محسن انسانیتؐ	نعیم صدیقی
انسان کاملؐ	ڈاکٹر خالد علوی
سیرت قرآنیہ سیدنا رسول عربیؐ	پروفیسر محمد اجمل خان
حیات سرور کائناتؐ	مارٹن لنگس
سیرت طیبہ محمد رسول اللہؐ	مولانا عبدالمقتدر ایم۔اے
نبی اکرمؐ بطور ماہر نفسیات	سیدہ سعدیہ غزنوی
اسوۂ حسنہ اور علم نفسیات	سیدہ سعدیہ غزنوی

ISBN 969-503-334-2

الفیصل
ناشران و تاجران کتب
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

Title Design By: Agah Nisar 7210011